﴿... اِنَّ الفَضلَ بِیَدِاللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ﴾ (آل عمران: ۷۴) ﴿... عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا﴾ (بنی اسرائیل: ۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۲ جمعۃ المبارک ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۵ء شمارہ ۴۳

ارشادات عالیہ

روحانی علوم اور روحانی معارف صرف بذریعہ الہامات و مکاشفات ہی ملتے ہیں

"یہ بات تو سچ ہے کہ قرآن کریم ہدایت دینے کے لئے کافی ہے مگر قرآن کریم جس کو ہدایت کے چشمہ تک پہنچاتا ہے اس میں پہلی علامت یہی پیدا ہو جاتی ہے کہ مکالمہ طیبہ الٰہیہ اس سے شروع ہو جاتا ہے جس سے نہایت درجہ کی انکشافی معرفت اور چشم دید برکت و نورانیت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ عرفان حاصل ہونا شروع ہو جاتا ہے جو مجرد تقلیدی اٹکلوں یا عقلی ڈھکوسلوں سے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کیونکہ تقلیدی علوم محدود و مشتبہ ہیں اور عقلی خیالات ناقص و ناتمام ہیں اور ہمیں ضرور حاجت ہے کہ براہ راست اپنے عرفان کی توسیع کریں۔ کیونکہ جس قدر ہمارا عرفان ہوگا اسی قدر ہم میں ولولہ و شوق جوش مارے گا۔ کیا ہمیں باوجود ناقص عرفان کے کامل ولولہ و شوق کی کچھ توقع ہے؟ نہیں کچھ بھی نہیں۔ سو حیرت اور تعجب ہے کہ وہ لوگ کیسے بدفہم ہیں جو ایسے ذریعہ کاملہ وصول حق سے اپنے تئیں مستغنی سمجھتے ہیں جس سے روحانی زندگی وابستہ ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ روحانی علوم اور روحانی معارف صرف بذریعہ الہامات و مکاشفات ہی ملتے ہیں اور جب تک ہم وہ درجہ روشنی کا نہ پالیں تب تک ہماری انسانیت کسی حقیقی معرفت یا حقیقی کمال سے بہرہ یاب نہیں ہو سکتی"۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ [مطبوعہ لندن] صہ ۳۲۷، ۳۲۸)

ہر انسان صاحب عرش بن سکتا ہے
اگر وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی معیت کی کوشش کرے
کیونکہ عرش کو اٹھانے والے آپؐ اور آپؐ کے ساتھی ہیں
اور فرشتے اس مضمون میں مددگار ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۵ء)

لندن (۲۰ اکتوبر) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کے تعلق میں عرش کے مفہوم سے متعلق گزشتہ دو خطبات کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم میں واضح طور پر کہیں بھی ظاہر طور پر فرشتوں کے عرش کو اٹھانے کا ذکر نہیں ملتا۔ ہاں استنباط کے طور پر، تفسیری ترجمہ کے طور پر فرشتوں کا ذکر ملتا ہے۔ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کا ایک حوالہ پیش کر کے وضاحت فرمائی کہ فرشتوں کا صفات الٰہیہ کے ظہور سے تعلق ہے اور عرش کو اٹھانے سے یہ مراد ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی صفات کو ظاہر کرتے ہیں اور انہیں انسانوں میں چلانے اور ان کی افزائش کی تحریک کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس پہلو سے ان صفات کو اٹھانے والا تو انسان ہی بنتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ الانسان یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل پر جس طرح صفات باری تعالیٰ جلوہ گر ہوئی ہیں فرشتوں کے سردار پر بھی اس طرح وہ صفات جلوہ گر نہیں ہوئیں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ سورہ فاتحہ میں مذکور چار امہات الصفات کے مظہر کامل آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں اور یہی چار صفات ہیں جو قیامت کے روز آٹھ بن جائیں گی۔ صفات کے بڑھنے کے مضمون پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ الفاطر کی بعض آیات کی روشنی میں نہایت لطیف انداز میں وضاحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید میں جو ذکر ملتا ہے کہ قیامت کے دن فرشتے عرش الٰہی کے چاروں طرف گھیرا ڈالے ہوئے تہ بہ تہ ہونگے اس مضمون پر ایک حدیث نبوی پوری طرح روشنی ڈال رہی ہے اور اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کون سا عرش ہے جس کے گرد یہ فرشتے تہ بہ تہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وہ حدیث پڑھ کر سنائی جس میں ذکر ہے کہ فرشتے ایسی مجالس کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں جہاں اللہ کا ذکر ہو رہا ہو۔ یہاں تک کہ وہ اپنے پروں کے ساتھ اس طرح اکٹھے ہو کر گھیر لیتے ہیں کہ زمین سے سماء دنیا تک سارے جو کو بھر دیتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہر انسان صاحب عرش بن سکتا ہے اگر وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی معیت کی کوشش کرے کیونکہ عرش کو اٹھانے والے آپؐ اور آپؐ کے ساتھی ہیں اور فرشتے اس مضمون میں مددگار ہیں اور فرشتوں کی مدد اور تائید کے بغیر آغاز سے آخر تک یہ مضمون تکمیل پا ہی نہیں سکتا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات پڑھ کر سنائیں اور ان کے مضامین کو تفصیل سے بیان فرمایا جن میں یہ ذکر ہے کہ عرش کوئی مخلوق چیز نہیں اور نہ کوئی جسمانی چیز ہے جو اٹھائی جائے۔ عرش کی نسبت جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ استعارات ہیں۔ خدا تعالیٰ کے تنزہ اور تقدس کا نام عرش ہے۔

مختصرات

جماعت احمدیہ اس یقین پر قائم ہے کہ نظام خلافت ہدایت کا وہ آسمانی ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا ہے اور یہ انعام جماعت احمدیہ کا ایسا امتیاز ہے جس کی کوئی مثال نہیں۔ اس آسمانی نظام ہدایت سے رابطہ کا ایک اہم ذریعہ ایم ٹی اے کی صورت میں ہمیں عطا ہوا ہے جس سے عالمگیر جماعت احمدیہ اکناف عالم میں استفادہ کر رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ بتازہ ارشادات اور فرمودات کے تعارف پر مشتمل یہ مختصر اشاریہ اسی غرض سے شائع کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے جملہ افراد پیارے آقا کے زندگی بخش ارشادات سے آگاہ ہوسکیں اور قدم بقدم پیروی کی سعادت پاسکیں۔

ہفتہ ۷ اکتوبر ۱۹۹۵ء۔

حسب معمول آج کے پروگرام "ملاقات" میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کی کلاس میں شرکت فرمائی۔ گزشتہ کلاس کے تسلسل میں حضور انور نے بچوں کو "اسلامی اصول کی فلاسفی" کتاب کے بارہ میں مزید تفاصیل سے آگاہ فرمایا اور جلسہ اعظم مذاہب اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی اس معرکۃ الآراء کتاب کی عظمت کے بارہ میں تاریخی واقعات اور کوائف سے آگاہ فرمایا۔

[نوٹ: جماعت احمدیہ ۱۹۹۶ء میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت پر سو سال ہو جانے کی مناسبت سے کتاب کی وسیع اشاعت اور استفادہ کے پروگرام ترتیب دے گی۔ اس پس منظر میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ۳۰ دسمبر اور ۷ اکتوبر کے بچوں والے پروگرام میں حضور انور نے جو تفاصیل بیان فرمائی ہیں ان سے ساری جماعت کو بھرپور استفادہ کرنا چاہئے اور رہنمائی حاصل کرنی چاہئے]۔

اتوار ۸ اکتوبر ۱۹۹۵ء۔

آج حسب پروگرام انگریزی دان احباب سے مجلس سوال و جواب ہوئی۔ اس مجلس میں دیگر مہمانوں کے علاوہ ایک جاپانی پروفیسر بھی شامل ہوئے جو کوبے (جاپان) کے رہنے والے ہیں اور ان دنوں سویڈن کی گوتھن برگ یونیورسٹی میں Visiting پروفیسر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ آج کی مجلس میں حضور انور نے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے:

☆ آئرلینڈ کی موجودہ صورت حال یہ ہے کہ وہاں پر قیام امن کا منصوبہ تعطل کا شکار ہو چکا ہے۔ فریقین کا باہمی اعتماد اٹھ چکا ہے۔ اس صورت حال میں اسلامی نقطہ نظر سے ان کی کیا مدد کی جا سکتی ہے؟

☆ کیا ابلیس اور شیطان دو الگ الگ وجود ہیں؟ ان میں کیا فرق ہے؟

☆ ایک نرس کو اپنے پیشہ کے اعتبار سے مرد مریضوں کی بھی نگہداشت کرنی پڑتی ہے۔ ایسی صورت میں اسلامی پردہ کی کیا صورت ہوگی اور کام کرتے وقت کس قسم کے پردہ کا اہتمام کرنا ضروری ہے؟

☆ اخبارات اور ٹی وی کی ان خبروں پر تبصرہ کہ حال ہی میں بعض مورتیوں نے دودھ پینا شروع کر دیا ہے وغیرہ۔

☆ مختلف مذاہب کے اندر ارتقاء کی کیا صورت ہے؟ مثلاً آج کی احمدیت، سو سال پہلے کی احمدیت سے کس طرح مختلف ہے اور مستقبل میں کن حالات کا سامنا ہو سکتا ہے؟

☆ حضرت عثمانؓ کے دور میں قرآن مجید کے نسخوں کو جلائے جانے کے واقعہ پر عیسائی لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ اس واقعہ کی اصل حقیقت کیا ہے؟

☆ عورت کی حکمرانی کے بارہ میں اسلامی تعلیم کیا ہے؟

سوموار، منگل ۹، ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۵ء۔

پروگرام کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان دو دنوں میں ہومیوپیتھی کی کلاسز نمبر ۱۱۲ اور ۱۱۳ لیں۔

بدھ، جمعرات ۱۱، ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۵ء۔

حسب معمول ان دو دنوں میں ترجمۃ القرآن کی کلاسز ہوئیں جن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علی الترتیب سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۱۴۲ تا ۱۵۳ اور ۱۵۴ تا آخر سورۃ الانعام، نیز سورۃ الاعراف کی پہلی بارہ آیات کا آسان فہم ترجمہ اور ضروری مقامات کی تشریح بیان فرمائی۔ یہ ترجمۃ القرآن کی ۸۴ ویں اور ۸۵ ویں کلاسیں تھیں۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا

نبوت اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک عظیم نعمت ہے جو خاص طور پر اس وقت نازل ہوتی ہے جب بنی نوع انسان کی اکثریت ضلالت اور گمراہی کی تاریکیوں میں بھٹک رہی ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے جو اس لئے دنیا پر جلوہ گر ہوتا ہے کہ تا نوع انسانی کو اندھیروں سے نجات ملے اور لوگ ان ہلاکت خیز گڑھوں اور خندقوں سے بچائے جائیں جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ سفلی جذبات اور ارضی تعصبات سے مغلوب ہو کر عدل اور راستی کے طریق سے ہٹنا اور جھوٹ اور ظلم کی راہوں پر قدم مارنا یہ سب وہ ظلمات ہیں جن میں منکرین نبوت مبتلا ہوتے ہیں اور ان میں سب سے خوفناک ظلمت جس سے نکالنے کے لئے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے ہیں وہ شرک کی ظلمت ہے جو تمام تاریکیوں کی ماں اور تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس زمانے کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کامل متابعت اور آپؐ کے فیض روحانی کے طفیل آپؐ ہی کی پیش گوئیوں کے مطابق حضرت مسیح و مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا کہ وہ ایمان کو ثریا سے واپس لا کر دوبارہ دنیا میں علمی و عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کریں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: "خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں"۔

گویا آپ کی بعثت کے ساتھ ہی نور اور ظلمت کی ایک عالمی جنگ کا آغاز ہوا اور خدائی وعدوں کے مطابق اس کا نور دنیا میں پھیلتا چلا جا رہا ہے اور ظلمتیں کافور ہوتی چلی جا رہی ہیں اور یہ عظیم جہاد جاری ہے۔ احمدیت کا سورج ہر روز نئے افق اور نئی منازل پر بلند سے بلند تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور شپرہ چشم اس کی تیز روشنی کی تاب نہ لاتے ہوئے بھٹکتے پھرتے ہیں اور اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح اپنے جھوٹ اور افتراء پردازی کے سیاہ بادلوں سے اس آسمانی نور کی روشنی کو چھپا دیں مگر ان کی کچھ پیش نہیں جا رہی۔ چنانچہ حال ہی میں برمنگھم (برطانیہ) سے شائع ہونے والے ایک رسالہ "صراط مستقیم" کے مدیر مسئول اپنے اگست و ستمبر کے اداریہ میں لکھتے ہیں:

"اس دور میں فتنہ قادیانیت سے کون واقف نہیں؟ انگریزوں کے لگائے ہوئے اس پودے کے زہریلے اثرات امت مسلمہ کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود مسلم و غیر مسلم افراد کو اپنے نرغے میں لے رہے ہیں"۔

اس بیان میں اپنی تمام معاندانہ کوششوں کی ناکامی و نامرادی کے اعتراف کے باوجود وہ جماعت احمدیہ پر الزام تراشی و افتراء پردازی سے باز نہیں آئے اور بوکھلاہٹ اور مایوسی کے عالم میں ایسی بات کہہ گئے ہیں جس کی زد براہ راست خدا تعالیٰ کی توحید پر پڑتی ہے۔ حیرت ہے کہ جس کی زمین بڑھ رہی ہے، جو غالب آ رہا ہے اور "امت مسلمہ (؟) کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود" غالب آ رہا ہے وہ تو انگریز کا ہے اور جو شکست کھا رہا ہے، جو کھایا جا رہا ہے، جو نامرادی کا بین کر رہا ہے وہ خدا کا ہے۔ اس سے بڑی گستاخی خدا تعالیٰ کی شان میں اور کیا ہو سکتی ہے؟ کیا امت مسلمہ (؟) کا خدا انگریزوں سے بھی کمزور ہے کہ انگریزوں کا لگایا ہوا پودا "امت مسلمہ کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود" پھولتا پھلتا جا رہا ہے؟ وہ خدا جس نے اپنے پاک کلام میں یہ وعدہ فرمایا تھا کرنا ہم پر واجب ہے۔ کیا نعوذ باللہ وہ اپنے وعدوں سے پھر گیا اور اس نے امت مسلمہ کی تائید چھوڑ کر ان کے دشمن انگریزوں اور عیسائیوں کی تائید شروع کر دی ہے؟۔

کیا اچنبھی بات ہے کافر کی کرتا ہے مدد   وہ خدا جو چاہئے تھا مومنوں کا دوست دار

حقیقت یہ ہے کہ جہل کی تاریکی اور سوء ظن کی تند باد ان کے سینوں سے ایمان کو اڑا لے گئی ہے اور بدگمانی نے انہیں مجنون و اندھا کر دیا ہے۔ اور احمدیت کی مخالفت میں یہ خدائے بزرگ و برتر کو الزام دینے میں بھی عار محسوس نہیں کرتے۔ نہ انہیں خدا پر ایمان حاصل ہے اور نہ اس کی اعلیٰ صفات کا اندازہ۔ "پاک و برتر ہے وہ جھوٹوں کا نہیں ہوتا نصیر"۔ وہ صادق الوعد ہے، وہ ہمیشہ سچوں کا یار اور ان کا مددگار ہوتا ہے۔ جس "امت مسلمہ" کی سرتوڑ کوششوں کی ناکامی و نامرادی کا بین انہوں نے کیا ہے وہ حسب فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نام کی مسلمان ہے اور اسلام کی حقیقت سے دور جا پڑی ہے اس لئے خدا تعالیٰ کی نصرت کے وعدوں کی حق دار نہیں رہی۔ لہذا ان کے لئے مناسب یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی گستاخی سے باز آ جائیں اور اس کی ذات والا صفات پر زبان دراز نہ کریں بلکہ اپنے اعمال و کردار کا جائزہ لے کر سچی توبہ اور انابت الی اللہ سے کام لے کر اس جماعت کے ساتھ شامل ہوں جسے آج خدا تعالیٰ کی تائیدات حاصل ہیں۔ ہاں وہ جماعت مومنین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امام مہدیؑ پر ایمان لا کر "الجماعۃ" کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ وہی ہے جس پر خدا کا ہاتھ ہے اور وہی ہے جو اس کی نصرت و تائید سے تمام عالم میں شاہراہ غلبہ اسلام پر تیزی سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ احمدیت نہ انگریز کا کاشتہ پودا ہے نہ کسی اور انسان کا بلکہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تمہاری زمین دن بدن اطراف سے کم ہوتی چلی جا رہی ہے اور احمدیت کی زمین پھیلتی جاتی ہے۔ کیا پھر بھی تم غالب آنے والے ہو؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ غالب وہی آئے گا جس کے سر پر اس قادر و توانا غالب خدا کا ہاتھ ہو گا جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور آج وہ ہاتھ جماعت احمدیہ مسلمہ کے سر پر ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے...... اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے...... پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا...... جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو! یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو"۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۹، ۵۰)

احادیث النبی ﷺ

عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

حضرت ایوب بن موسیٰؓ اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَھُمْ

(ابن ماجہ ابواب الادب باب بر الوالد)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

بقیہ مختصرات

جمعۃ المبارک ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۵ء.

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اردو میں عام سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔ سوالات یہ تھے۔

☆ جو بچے Left Handed ہیں کیا ان کو دائیں ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنا ضروری ہے؟

☆ قرآن کریم کی ان دو آیات "لاتزر وازرۃ وزر اخریٰ" اور "ولیحملن اثقالہم واثقالاً مع اثقالہم" کی تطبیق کیسے کی جا سکتی ہے؟

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین وجوہات سے عربوں سے محبت کرنے کی تاکیدی ہدایت فرمائی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اسلام کی بین الاقوامی حیثیت ہونے کے باوجود صرف عربوں کے بارہ میں یہ خصوصی ہدایت کیوں فرمائی ہے؟

☆ حضرت موسیٰؑ کی قوم بنی اسرائیل تھی اور اس کے ساتھ ہی یہود کا ذکر آتا ہے۔ کیا یہ دونوں ایک ہی ہیں یا علیحدہ علیحدہ ہیں۔ نیز لفظ یہود کے کیا معنی ہیں؟

☆ کیا نیک کاموں میں فال لینا جائز ہے؟

☆ جب ہم کسی کی قبر پر جا کر دعا کرتے ہیں تو کیا صاحب قبر کو معلوم ہو جاتا ہے کہ کون دعا کے لئے آیا ہے؟

☆ خدام الاحمدیہ کے عہد میں ایک فقرہ آتا ہے کہ خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے ان کی پابندی کرنا ضروری سمجھوں گا۔ سوال یہ ہے کہ کیا خلیفہ وقت کوئی غیر معروف فیصلہ کر سکتا ہے؟

☆ بعض انبیاء کی وفات بیماری سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے ان مقربین کو آسان موت کی بجائے ایسی تکالیف میں سے کیوں گزارتا ہے؟

☆ اکثر علم اور یقین ہونے کے باوجود عمل کے دائرہ میں بہت کمزوری رہ جاتی ہے۔ اس کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے؟

☆ اقوام متحدہ کی پچاسویں سالگرہ کے موقعہ پر پوپ کو خطاب کے لئے بطور خاص بلایا گیا۔ مسلمانوں کے خلاف ان قوموں کا سیاسی اتحاد تو پہلے سے ہے، پوپ کی تقریر سے عیسائیوں کے مسلمانوں کے خلاف مذہبی اتحاد کا بھی اشارہ ملتا ہے۔ ایسی صورت میں مسلمانوں کو کیا طریق اختیار کرنا چاہئے؟

☆ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حق مہر کی مقدار، مرد کی چھ ماہ کی آمد سے لے کر سال بھر کی آمد تک تجویز فرمائی ہے۔ اس کا پس منظر اور حکمت کیا ہے؟

☆ غلطی اور گناہ میں کیا فرق ہے؟

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امر کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک امر تشریعی اور ایک امر خلقی یا کونی۔ ان سے کیا مراد ہے؟

☆ حق مہر کے سلسلہ میں ایک مزید سوال۔ آج کل تو عورتیں بھی کماتی ہیں اور خود کفیل ہیں۔ کیا پھر بھی ان کے لئے حق مہر مقرر کرنا ضروری ہے؟

(ع - م - ر)

دعائیں کریں اور جھوٹ سے خود بھی نجات حاصل کریں اور اپنی اولادوں کو بھی سچائی پر گامزن کریں

علماء سوء سے متعلق آنحضرتؐ کی پیش گوئیاں

اور دیوبندی کردار

(دوست محمد شاہد - مؤرخ احمدیت)

حضرت اقدس خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین، فخرالنبیین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰؐ کی صداقت کے لاتعداد نشانوں میں سے ایک بھاری نشان یہ بھی ہے کہ آنحضرتؐ نے جہاں دین مصطفوی کے آخری دور میں عالمی غلبہ کی خبر دی وہاں اس کی راہ میں حائل استعماری طاقتوں کے علاوہ علماء سوء کے خروج کے فتنہ کی بھی واضح پیش گوئیاں فرمائیں۔

اس سلسلہ میں کراچی کے ہفت روزہ "ختم نبوت" (۳۰ جون تا ۶ جولائی ۱۹۹۵ء) کے صفحہ ۱۷، ۱۸ پر "عصر حاضر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ میں" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع ہوا ہے جو جناب مولوی محمد یوسف صاحب لدھیانوی دیوبندی کے قلم سے نکلا ہے۔ انہوں نے مشکوٰۃ کے حوالہ سے حضرت علیؓ کی ایک مشہور حدیث "علماء سوء کا فتنہ" کی سرخی کے ساتھ شائع کی ہے جو یہ ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک زمانہ آتا ہے جس میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے، ان کی مسجدیں بڑی بارونق ہونگی مگر رشد و ہدایت سے خالی اور ویران۔ ان کے (نام نہاد) علماء آسمان کی نیلی چھت کے نیچے بسنے والی تمام مخلوق سے بدتر ہونگے، فتنہ ان ہی کے ہاں سے نکلے گا اور ان ہی میں لوٹے گا (یعنی وہی فتنہ کے بانی ہونگے اور وہی مرکز و محور بھی)"۔

لدھیانوی صاحب نے اپنے مضمون میں اس حدیث کے پہلے حصے کی وضاحت میں (پہلی قسط سمیت) ستائیس (۲۷) احادیث پیش کی ہیں جو موجودہ دنیائے اسلام کی دردناک صورتحال پیش کرتی ہیں۔ بالخصوص فتح الباری کے حوالہ سے لکھا ہے کہ:

"حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آخری زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگ بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ ہو جائیں گے .... وہ آلات موسیقی، رقاصہ عورتوں اور طبلہ اور سارنگی وغیرہ کے رسیا ہونگے اور شرابیں پیا کریں گے"۔

حیرت ہے کہ لدھیانوی صاحب اپنے مضمون میں علماء سوء کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ وضاحتی احادیث جو بکثرت موجود ہیں بالکل گول کر گئے۔ حتی کہ انہوں نے علماء سوء کی نسبت درج حدیث بھی نظرانداز کر دی ہے کہ:

"تکون فی امتی فزعة فیصیر الناس الی علمائھم فاذاھم قردة و خنازیر"۔

(کنزل العمال جلد ۷ صـ ۱۹۰، مرتب حضرت علی المتقی الہندی مطبوعہ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد، اشاعت ۱۳۱۴ھ)

یعنی آنحضرتؐ نے فرمایا: میری امت پر ایک زمانہ سخت اضطراب کا آئے گا لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی غرض سے جائیں گے تو وہ انہیں بندر اور سور پائیں گے۔

اس عبرت انگیز حدیث میں عہد حاضر کے علماء سوء کی ذہنی کیفیتوں، شرمناک اعمال، بدزبانیوں، سیاہ کاریوں اور تباہ کن منصوبوں کا پورا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا گیا ہے جس کا انکار کوئی حقیقت بین آنکھ نہیں کر سکتی۔ اس حقیقت کی تفصیل بہت طویل ہے مگر میں صرف خلاصے پر اکتفا کروں گا اور وہ بھی زیادہ تر احراری، دیوبندی کردار کے حوالے سے۔

بندر کی دو خصوصیات بالکل واضح ہیں۔ (۱) وہ نقال ہے (۲) دوسروں کے اشارے پر رقص کرتا ہے۔

حدیث نبوی ہے:

"اتیت لیلة اسری بی علی قوم تقرض شفاھھم بمقاریض من نار کلما قرضت وفت فقلت یا جبریل من ھؤلاء قال خطباء من امتک الذین یقولون مالا یفعلون و یقرؤن کتاب اللہ ولا یعملون بہ"

(بیہقی بحوالہ منتخب کنزالعمال برحاشیہ مسند امام احمد بن حنبل جلد ۴ صـ ۴۳، ۴۴ حاشیہ)۔

فرمایا، اسراء کی رات میں ایک قوم کے پاس آیا جس کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے تھے مگر وہ پھر بھی بڑھ جاتے تھے۔ میں نے جبریل سے کہا یہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو کہیں گے مگر کریں گے نہیں۔ وہ کتاب اللہ پڑھیں گے لیکن اس پر عمل پیرا نہیں ہونگے۔

بالکل یہی کیفیت احراری اور دیوبندی ملاؤں کی ہے جس کا اعتراف دیوبندیوں کے مایۂ ناز خطیب اور احراری شریعت کے امیر سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے بایں الفاظ کیا کہ:

"یار لوگوں نے شریعت کو نہ ماننے کے لئے مجھے امیر شریعت بنا رکھا ہے"۔

(فرمودات امیر شریعت حصہ اول صـ ۷۸ مرتبہ حکیم مختار احمد الحسینی ناشر مکتبہ تعمیر حیات دفتر جمعیت علمائے اسلام، چوک رنگ محل لاہور)

☆ یہ لوگ کس طرح مدت تک ہندوؤں کے آلہ کار رہے یہ تاریخ کا ایک کھلا ورق ہے۔ آغا شورش کاشمیری صاحب، خان کابلی صاحب اور مولوی عزیزالرحمان جامعی صاحب (ابن مولوی حبیب الرحمان صاحب لدھیانوی) سب کو مسلم ہے کہ مجلس احرار نے ۲۹ دسمبر ۱۹۲۹ء کو آل انڈیا کانگرس کے پلیٹ فارم پر جنم لیا اور اس کے قیام کا مقصد گاندھی اور نہرو کے اشارہ ابرو پر لبیک کہنا تھا۔ چنانچہ نامور دیوبندی عالم مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے کانگرس کے ان آلہ کار اور پٹھو علماء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"البتہ دو کاموں کے خوب ہیں ایک تو جو بات گاندھی کے منہ سے نکل جائے اس کو قرآن و حدیث میں ٹھونسنا اور اس پر منطبق کرنا۔ دوسرا یہ کہ جہاں کوئی بات ہوئی۔ لاؤ چندہ ان دونوں چیزوں میں کمال حاصل کر لیا ہے۔ دیکھ لیجئے اتنا زمانہ گزر گیا گاندھی نے کسی نئی بات کا اعلان نہیں کیا سب خاموش ہیں۔ اب وہ کسی نئی اسکیم کی فکر میں ہوگا۔ جستجو کر رہا ہوگا۔ تو جہاں اس نے کسی چیز کا اعلان کیا پھر دیکھنا قرآن و حدیث میں بھی وہ چیز نظر آنے لگے گی اور کوئی چیز تو سو اس تمام تحریک کی ایسی نہیں جو کسی مسلمان لیڈر یا علماء کی تجویز کردہ ہو دیکھ لیجئے۔

اول ہوم رول گاندھی کی تجویز، بائیکاٹ اسکی تجویز، کھدر اس کی تجویز، خلافت کا مسئلہ اس کی تجویز، ہجرت کا سبق اس کی تجویز غرضیکہ جملہ تحریکات میں جس قدر اجزاء ہیں سب اس کی تجویزات ہیں۔ ان کا صرف یہ کام ہے جو اس نے کہا لبیک کہہ کر ساتھ ہو لئے کچھ تو غیرت آنا چاہئے۔ ایسے بدفہموں نے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کیا۔ سخت صدمہ اور افسوس ہے۔ پھر غضب یہ ہے کہ اس کو قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اس کو فرض واجب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس سے علیحدہ رہنے والے کو گمراہ اور مرتکب کبائر کا سمجھتے ہیں۔ خدا معلوم پڑھ لکھ کر کہاں ڈبویا"۔

(الافاضات الیومیہ حصہ اول صـ ۱۰۵، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ لاہور)

☆ اسی طرح مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی نے جمعیت علماء ہند کے اجلاس میں دیوبندیوں کے شرمناک طرز عمل پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔

"بہت سے خیر خواہ ہندو مسلم اتفاق کے عواقب اور عوام الناس اور بعض لیڈروں کی ان غلط کاریوں پر متنبہ فرما رہے ہیں جو اس اتفاق کے جوش سے پیدا ہوئی ہیں۔ مثلاً قربانی گاؤ میں بعض جگہ تشدد و مزاحمت کیا جانا۔ یا قربانی کے جانور کو سجا کر رضا کاران خلافت کا گئوشالہ میں پہنچانا۔ یہ قشقہ لگانا یا ہندوؤں کی ارتھیوں کے ساتھ خصوصاً "رام رام ست" کہتے جانا۔ یا یہ کہنا کہ امام مہدیؑ کی جگہ امام گاندھی تشریف لائے ہیں۔ یا یہ کہ اگر نبوت ختم نہ ہو گئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے۔ یا قرآن و حدیث میں بسر کی ہوئی عمر کو نثار بت پرستی کرنا۔ یا یہ دعا کرنا کہ اگر میں کوئی مذہب تبدیل کروں تو سکھوں کے مذہب میں داخل ہوں وغیرہ وغیرہ۔

بلاشبہ میں بھی جب اپنی قوم کے بڑے سربر آوردہ افراد کو سنتا ہوں کہ وہ اس قسم کے محرمات یا کفریات کے مرتکب ہوتے ہیں اور وہ باتیں زبان سے بیدھڑک نکال دیتے ہیں جن کو سن کر ایک سچے مسلمان کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو میرا دل پاش پاش ہو جاتا ہے"۔

(تحریک موالات پر زبردست تقریر۔ صفحہ ۲۲، ۹ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ۔ ناشر جمعیت علماء ہند)

☆ کانگریس نے ۴۶ - ۱۹۴۵ء میں تحریک پاکستان کو ڈائنامیٹ کرنے کے لئے احراری دیوبندی لیڈروں کو کس طرح ہزاروں روپے دئے اور ان کی بندربانٹ کیسے ہوئی؟ اس کی کہانی شورش کاشمیری کی زبانی سنئے:۔

"دوسری چیز جو میرے نزدیک جماعت احرار کی ویرانی کا باعث ہوئی اور جس کا علم سب سے پہلے مجھی کو ہوا وہ روپیہ تھا جو مظہر علی نے کانگرس اور یونینسٹ پارٹی سے وصول کیا اور اپنے گھر میں رکھا تھا۔

مولانا داؤد غزنوی اولاً دس ہزار روپے کی پہلی قسط لے کر دفتر احرار میں آئے تو اس وقت مظہر علی کے پاس صرف میں تھا۔ مجھے کہا ذرا نیچے چائے کے لئے کہہ آؤ۔ میں نیچے گیا، مولانا نے دس ہزار کے نوٹ غڑپ سے جیب میں ڈال لئے، میں ابھی لوٹا نہیں تھا کہ مولانا داؤد غزنوی مسکراتے ہوئے نیچے آ گئے۔ میں نے کہا مولانا چائے آ رہی ہے۔ کہنے لگے "چائے پی اور پلا آیا ہوں" پچاس ہزار کی دوسری قسط (تفصیل آئندہ صفحوں میں آئے گی) مولانا نے لالہ بھیم سین سچر کی معرفت وصول کی، یونینسٹ پارٹی کا روپیہ اس کے علاوہ تھا۔

چودھری ہری سنگھ لہری خضر وزارت میں کانگرس کی طرف سے وزیر بلدیات تھے۔ انہوں نے لاہور کارپوریشن کی خاص نشست کے لئے قیصر مصطفیٰ کو نامزد کیا۔ قیصر اندر پہنچتے ہی میئرشپ کے امیدوار ہو گئے۔ مقابلہ میاں امیرالدین اور نواب مظفر علی قزلباش کے چھوٹے بھائی ذوالفقار علی قزلباش میں تھا۔ رسہ کشی اس نقطہ پر تھی کہ ایک ووٹ کا فرق تھا، وزارت کا قیصر کے ووٹ پر استحقاق تھا۔ قیصر نے آنکھیں پھیر لیں کہ مجھے میئر منتخب کرو نہیں تو ووٹ امیرالدین کو دونگا اور یہی ہوا۔ اپنا ووٹ لیگ کو دے کر ذوالفقار کو ہرا دیا۔

جماعت نے قیصر کی اس حرکت پر مظہر علی سے استفسار کیا تو وہ جھنجھلا گئے۔

"قیصر نے کون سی غلطی کی ہے؟ وہ کانگرس کا زر خرید نہیں"۔

"سوال زر کا نہیں، زر تو آپ لے چکے ہیں سوال اصول کا ہے۔ اولاً آپ نے صوبہ بھر میں لیگ کا مقابلہ کیا۔ ثانیاً قیصر کو وزارت نے نامزد کیا، اس کے امیدوار کو ووٹ دینا اس کا اخلاقی فرض تھا، پہلے وہ خود امیدوار کھڑا ہو گیا، سودا کرنا چاہا، بات نہ بنی تو لیگ کو ووٹ دے کر پانسہ پلٹ ڈالا، احرار سے پوچھا تک نہیں۔ بلکہ الٹا احرار کے خلاف بغاوت کی ہے شیخ صاحب نے کہا۔ مظہر علی تیز ہو گئے۔ "قیصر نے جو کیا درست کیا، وہ کسی سے فیصلہ لینے یا کوئی اس پر فیصلہ تھوپنے کا مجاز نہیں اور نہ اسے کسی نے خریدا ہے"۔

شیخ صاحب بولے، "بہر حال اس کا فعل احرار کی رسوائی کا باعث ہوا ہے"۔ اس کو دو سال کے لئے جماعت سے خارج کر دینے کی تجویز آئی ہے۔ مظہر علی بھڑک اٹھے۔ ڈنڈا اٹھا کر جانے لگے، شاہ جی نے روکا۔ مولوی صاحب کہاں جا رہے ہیں آپ؟ تشریف رکھیں آپ کے خلاف شورش نے کچھ الزام لگائے ہیں، مولوی صاحب ٹھٹھک کر ٹھہر گئے۔

مظہر علی نے جہاں سے جو کچھ لیا تھا میں نے اس کی تفصیلات پہلے ہی قاضی احسان احمد کو بتا دی تھیں۔ وہ پھوٹ پھوٹ کے روتے رہے۔ پھر مولانا غلام غوث کو آگاہ کیا۔ انہیں تعجب ہوا کہنے لگے ثابت کر سکو گے؟

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW

FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:

041 777 8568
FAX 041 776 7130

میں نے کہا ضرور۔ فرمایا نہ ہو سکا تو؟ میں نے کہا تو مجھے جماعت سے نکال دیجئے۔ مولانا حبیب الرحمان کانگرس کی رقم کے راز دار اور حصہ دار تھے انہوں نے ٹالنا چاہا مگر شورش برپا ہو چکی تھی۔

میں نے استغاثہ شروع کیا "کانگرس سے مولانا نے ساٹھ ہزار روپیہ لیا۔ دس ہزار کی پہلی قسط اور پچاس ہزار کی دوسری قسط۔ پہلی قسط مولانا داؤد غزنوی نے دفتر احرار میں دی تھی، دوسری قسط لالہ بھیم سین سچر کی معرفت آئی۔ صاحبزادہ فیض الحسن اس رقم میں سے اپنا حصہ لے چکے تھے۔ اس لئے معاملہ ٹھپ کرنا چاہتے تھے۔ اجلاس اگلی صبح پر ملتوی ہو گیا۔ صاحبزادہ مجھے رات بھر مولانا کے مکان پر لے جا کر سمجھاتے رہے۔ میں دوسرے دن اجلاس میں ذرا تاخیر سے پہنچا تو معلوم ہوا صاحبزادہ صاحب نے کہا ہے کہ شورش اپنا الزام واپس لیتا ہے۔ مجھ سے پوچھا گیا، میں نے انکار کیا۔ قصہ کوتاہ مظہر علی مان گئے، کہ انہوں نے کانگرس سے ساٹھ ہزار روپے وصول کئے ہیں۔ یونینسٹ پارٹی کے روپیہ کا ذکر چھڑا تو مولانا غلام غوث نے مجھ سے کہا آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟۔ میں نے کہا ایک سرکاری ملازم دستخطی رسیدیں دکھانے کے لئے تیار ہے لیکن وہ آپ کے اور شاہ جی کے سوا کسی اور کو دکھانے پر آمادہ نہیں، مظہر علی نے تیس ہزار روپے کی رقم بھی مان لی، اس کے علاوہ تین ہزار روپے احرار کی مختلف شاخوں سے اکٹھا ہو کر آئے تھے۔ مظہر علی نے کل پچانوے ہزار روپے احرار کی مختلف شاخوں سے اکٹھا ہو کر آئے تھے۔ مظہر علی نے کل پچانوے ہزار روپیہ کی رقم تسلیم کی لیکن کہا یہ کہ نصراللہ خان کے سوا ہر امیدوار کو حصہ رسد پہنچا ہے۔ امیدواروں نے کہا ہمیں الیکشن لڑنے کے لئے رقم ضرور ملی ہے لیکن یہ کبھی نہیں بتایا گیا کہ کانگرس یا یونینسٹ پارٹی سے آئی ہے۔ ہمیں یہ تاثر دیا گیا تھا کہ جماعت کا اپنا روپیہ ہے۔ مظہر علی نے کل رقم کا نصف جماعتی اخراجات پر ڈالا۔ تقریباً تیس ہزار احرار امیدواروں میں تقسیم کر چکے تھے۔ باقی بیس ہزار میں سے دس ہزار اپنے الیکشن کا خرچ بتایا، دس ہزار روپے کے بارے میں کہا کہ وہ روزنامہ آزاد کے لئے محفوظ کر رکھا ہے۔

شاہ جی یہ کتھا سنتے ہی ڈھائیں مار مار کر رونے لگے، مظہر علی تم نے ہمیں ڈبو دیا، مجھے نیلام کر دیا، احرار کی رہی سہی گنوا دی، ہماری قربانی کو جنس بنا دیا، کیا خبر تھی کہ عمر بھر کا دوست اس طرح دغا دے گا۔ میری بوڑھی ہڈیوں ہی کا سودا کرنا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مظہر علی چھڑی اٹھا کر دفتر احرار سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے اور وہ دس ہزار روپیہ جو اخبار کے لئے بچ رہا تھا انہی کی بھینٹ ہو گیا۔

("بوئے گل نالہ دل دود چراغ محفل" صہ ۲۳۸ تا ۲۴۴۔ مؤلفہ شورش کاشمیری۔ مطبوعات چٹان لاہور۔ جولائی ۱۹۷۲ء)

☆ تقسیم ہند سے قبل ہندوؤں کے یہ زرخرید غلام پاکستان کے خلاف نہایت خوفناک اور زہریلے پراپیگنڈے میں سرگرم رہے جس کا ایک نمونہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ مشہور احراری لیڈر شیخ حسام الدین نے کہا۔

"اسلام کے باغی پاکستان سے ہم اس ہندو، ہندوستان کو پسند کریں گے جہاں نماز روزہ کی اجازت کے ساتھ اسلام کے باقی عدل و انصاف کے پروگرام کے مطابق نظام حکومت ہو گا۔ یعنی ہر شخص کو صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کی زندگی کی پیروی میں محض ضروریات زندگی مہیا کی جائیں گی اور کسی کو کسی دوسرے پر سیاسی یا اقتصادی فوقیت نہ ہو گی۔ جن لیگ یوں اور کانگرسیوں کو سیاسی اور اقتصادی مساوات سے گھن آتی ہے۔ وہ سن لیں کہ وہ ہمارے دینی بھائی ہیں نہ وطنی بھائی۔ وہ لٹیروں کا ذہن رکھتے ہیں۔ ان کا اور احرار کا ساتھ نہیں نبھ سکتا۔

سب کو علم ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ کارل مارکس کی پیدائش سے ۵۸ سال پہلے فوت ہوئے۔ ان کے قول کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد یہ تھا کہ امراء اور سلاطین کی لوٹ کھسوٹ سے عوام کو بچایا جائے۔ قیصر و کسریٰ کو اور ان کے سرمایہ دارانہ نظام اور امیرانہ رسم و رواج کو برباد کیا جائے اور لوگوں کو امتیازی زندگی بسر کرنے سے منع کیا جائے (حجۃ اللہ البالغہ صہ ۶۴)

گویا نظام اسلامی کو چلانا اور امراء اور سلاطین کی لوٹ کھسوٹ سے لوگوں کو بچانا پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مشن تھا۔ پس اگر محمد علی جناح اسلام کے اقتصادی اور سیاسی نظام کے خلاف کسی سرمایہ داری کے نظام کو چلائے تو نفع کیا؟ اور اگر جواہر لعل اور گاندھی، خلفائے راشدین کی پیروی میں سوہنائی میں نابرابری کے سارے نقوش کو مٹائے چلے جائیں تو بطور مسلمان کے ہمیں نقصان کیا؟"۔

(تاریخ احرار مؤلفہ مفکر احرار افضل حق صاحب صہ ۶۰ ناشر مکتبہ احرار اسلام پاکستان لاہور، طبع ثانی مارچ ۱۹۶۸ء)

خنزیر

خنزیر ایک منحوس اور نہایت درجہ ناپاک جانور ہے مگر یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ "امیر شریعت" سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اس کا منہ چومنے اور ان کے چرانے کی تمنا لئے اس جہاں سے رخصت ہوئے۔ وہ اپنی اس دلی خواہش کا اظہار عجیب و غریب پیرائے میں کیا کرتے تھے۔ ایک بار کہا۔

"اس ملک سے انگریز نکلیں۔ نکلیں کیا نکالے جائیں۔ اس کے بعد آزادی کے خطوط پر غور کیا جائے گا۔ بابو! تم نکاح سے پہلے چھوارے بانٹنا چاہتے ہو ..... اگر ایسے وقت میں سور بھی میری مدد کریں گے تو میں ان کا منہ چوم لینے کے لئے تیار ہوں"۔ (فرمودات امیر شریعت صہ ۲۲)

☆ ۱۶ فروری ۱۹۵۳ء کا واقعہ ہے کہ انہوں نے بیرون دہلی دروازہ لاہور میں تقریر کے دوران کہا۔

"کوئی ہے جو میری یہ ٹوپی خواجہ ناظم الدین کے پاؤں پر رکھ دے ..... اگر وہ محسن کائنات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس اور عزت کا تحفظ کر دیں تو میں اپنی زندگی ان کا خدمت گار رہوں گا حتی کہ ان کے گلے میں اگر سور بھی ہوں گے تو انہیں بھی چراتا رہوں گا"۔

(شاہ جی صہ ۲۶۱، ۲۶۲۔ مؤلفہ نذیر مجیدی لائلپوری۔ طبع اول، ناشر جدید بک ڈپو اردو بازار لاہور)

خنزیر جانوروں میں سب سے بڑھ کر نجاست خور بے شرم اور برباد کرنے والا جانور ہے۔ لہذا دور آخر کے بدکردار ملاؤں کو یہ نام دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حقیقت بے نقاب فرمائی کہ یہ رسوائے عالم گروہ نہایت درجہ بدزبان ہو گا اور حیا سوز اور تباہ کن حرکات میں ملوث ہونے کے باعث اسلام کی بدنامی کا موجب ہو گا۔ اس امر کے منصہ شہود پر آنے کا عملی اعتراف دیوبند کے اہل قلم اصحاب کو بھی ہے جس کا ثبوت مندرجہ ذیل شہادتوں سے بخوبی مل سکتا ہے۔

☆ شورش کاشمیری صاحب نے اپنی کتاب "سید عطاء اللہ شاہ بخاری" کے صفحہ ۶۹ تا ۷۱ میں شاہ جی کی (نام نہاد "تحریک خلافت" کے دوران) ایام اسیری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ شاہ جی کی رائے میں وہ دن ان کی زندگی کا حاصل تھے۔ شورش صاحب نے ازاں بعد مولانا عبدالمجید سالک کے حوالہ سے حسب ذیل واقعہ بھی درج کیا ہے جس میں شاہ جی کے مغلظات کا بھی ذکر ہے۔ لکھا ہے۔

"جیل کی زندگی میں لطیفوں کی کمی نہ تھی۔ ایک دن شاہ صاحب نے قصہ سنایا کہ پٹنہ کے ایک مولوی صاحب وعظ فرما رہے تھے جس میں "لا تنابزوا بالالقاب" کی تفسیر کے سلسلے میں انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ کسی کی چڑ مقرر نہ کرنی چاہئے جس سے دوسرا شخص چڑ جائے۔ مجلس وعظ میں ایک مقامی تحصیل دار صاحب بیٹھے تھے۔ انہوں نے پاس بیٹھے ہوئے ایک صاحب سے کہا لوگ یونہی چڑ جاتے ہیں اگر کوئی شخص کسی کو چڑانے کی کوشش کرے اور وہ نہ چڑے تو کوئی بات ہی نہیں۔ مخاطب نے جواب دیا نہیں حضرت چڑ کی بات سے آدمی چڑ ہی جاتا ہے۔ اس سے تغافل کرنا بڑا مشکل ہے۔ تحصیل دار صاحب قائل نہ ہوئے تو دوسرے شخص نے خاموشی اختیار کر لی۔ دو چار منٹ گزرے تھے کہ اس شخص نے تحصیل دار صاحب سے پوچھا کیوں صاحب! آپ کے ہاں شلجم کا اچار ہے۔ جواب ملا نہیں صاحب میرے ہاں شلجم کا اچار نہیں ہے۔ کوئی دو منٹ کے بعد اس نے پھر وہی سوال کیا۔ کیوں صاحب، آپ کے ہاں شلجم کا اچار ہے۔ تحصیل دار صاحب نے جواب دیا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ نہیں ہے۔ یہ بہت خوب کہہ کر پھر چپ ہو گئے۔ لیکن ابھی پانچ منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ پھر پوچھا، تحصیل دار صاحب آپ کے ہاں شلجم کا اچار تو ہو گا۔ تحصیل دار صاحب برہم ہو گئے اور کہنے لگے کیا آپ نے مجھے مسخرا مقرر کر رکھا ہے۔ تین دفعہ تو کہہ چکا ہوں کہ شلجم کا اچار نہیں ہے لیکن آپ برابر وہی پوچھتے جا رہے ہیں۔ اس شخص نے معافی مانگی اور خاموش ہو گیا۔ لیکن ابھی دو ہی منٹ ہوئے تھے کہ اس نے پھر وہی سوال دہرایا۔ کیوں صاحب آپ کے ہاں شلجم کا اچار ہے۔ اب تحصیل دار صاحب کے ضبط کا پیمانہ چھلک گیا۔ کہنے لگے "عجیب بدتمیز ہو تم، یہ کیا بکواس ہے، شلجم کا اچار ہے، شلجم کا اچار ہے۔" ساری مجلس وعظ ان کی طرف متوجہ ہو گئی۔ مولوی صاحب نے وعظ روک دیا اور اس شخص نے فقط اتنا کہا کہ صاحب میں نے تو صرف یہ پوچھا تھا کہ شلجم کا اچار ہے۔ تحصیل دار صاحب نے جوتا پکڑ لیا۔ اب آگے آگے وہ شخص اور پیچھے پیچھے تحصیل دار صاحب بھاگتے ہوئے مجلس وعظ سے نکل کر بازار میں پہنچ گئے۔ وہ بار بار پیچھے مڑ کر پوچھتا شلجم کا اچار ہے؟ تحصیل دار صاحب گالیاں دیتے ہوئے اس کو مارنے دوڑتے۔ یہاں تک کہ شلجم کا اچار شہر بھر میں مشہور ہو گیا۔ تحصیل دار صاحب جدھر سے گزرتے لوگ بہانے بہانے شلجم کے اچار کا ذکر چھیڑ کر ان کو چڑاتے اور وہ چڑ کر گالیاں بکتے۔ لطیفہ نہایت دلکش تھا۔ دن بھر یاروں میں اس کا چرچا رہا۔ تین چار دن کے بعد دوستوں نے سازش کی کہ سید عطاء اللہ شاہ کو چڑایا جائے۔ چنانچہ سب سے پہلے صوفی اقبال احمد، شاہ جی کی کوٹھڑی کے سامنے پہنچے اور انگشت شہادت سے اشارہ کر کے پوچھا شاہ جی آپ کے پاس پن ہو گی۔ شاہ جی نے کہا نہیں بھائی میرے پاس پن نہیں ہے۔ کوئی ایک منٹ بعد اختر علی خان پہنچے اور اسی طرح انگشت شہادت کے پوروے سے اشارہ کر کے پوچھا کیوں شاہ جی آپ کے پاس پن ہو گی۔ شاہ جی نے ان کو بھی جواب دیا کہ پن نہیں ہے۔ دو منٹ کے بعد ایک اور صاحب پہنچے، شاہ جی پن ہے؟ شاہ جی کے مزاج کا پارہ چڑھنے لگا۔ باہر نکل آئے اور کہنے لگے کیا تم سب کے ٹانکے ادھڑ چکے ہیں کہ باری باری آ کر مجھ سے پن مانگتے ہو، اتنے میں ایک اور دوست پہنچ گئے اور نہایت متانت سے فرمانے لگے، شاہ جی آپ کے پاس پن تو ہو گی؟ شاہ جی نے انہیں بری طرح ڈانٹا۔ اس کے بعد جو ہر طرف سے شاہ جی پن ہے کے سوالات شروع ہوئے تو شاہ جی اتنے غصے میں آئے کہ مادر و خواہر کی مغلظات تک سنا دیں۔ خیر ہم نے بڑی کوشش اور خوشامد در آمد سے ان کے غصے کو ٹھنڈا کیا اور بتایا کہ ہم تو صرف شلجم کے اچار والے لطیفے کو دہرا رہے تھے"۔

☆ احراری مؤرخ جانباز مرزا نے "حیات امیر شریعت" میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا ایک انٹرویو سپرد قلم کیا ہے جو انہوں نے روزنامہ امروز ملتان کو اپنے آخری ایام میں دیا تھا۔ نامہ نگار کا ایک سوال اور اس کا جواب درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"شاہ جی! آپ کو ذیابیطس کی شکایت کب سے ہے؟ جواب دیا یہ مرض سکھر جیل میں میرے ساتھ آ لگا تھا۔ ابھی تک سنگت نبھا رہا ہے"۔

"ان دنوں جب کہ آپ اس قدر بیمار ہیں اور پبلک لائف سے بھی ریٹائر ہو چکے ہیں کبھی دیرینہ رفقاء سے کوئی ملنے آیا؟" جواب میں مسکرائے اور کہا "بیٹا جب تک یہ کتیا (زبان) بھونکتی تھی، سارا برصغیر ہند و پاک ارادت مند تھا۔ اس نے بھونکنا چھوڑ دیا ہے تو کسی کو پتہ ہی نہیں رہا کہ میں کہاں ہوں"۔

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر

جرمنی سے پاکستان یا کسی بھی ملک کے
ہوائی سفر کے لئے
ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

ماہ دسمبر میں پی۔ آئی۔ اے۔ یا کسی بھی دوسری ائر لائن سے پاکستان کے سفر کے لئے ابھی سے اپنی نشست بک کروا لیں۔ ارادہ بدلنے پر Cancellation چارجز نہیں لئے جائیں گے۔

Irfan Khan,
Goldwing Trade & Travel Frankfurt
Tel: 069 - 567262, Fax: 069 - 5601245

خطبہ جمعہ

عبادت کے بغیر انسان کی انسانیت مکمل نہیں ہوتی اور انسانیت کی تکمیل کے بغیر دنیا کے مسائل حل ہو ہی نہیں سکتے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۸ ستمبر ۱۹۹۵ء مطابق ۸ تبوک ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام من ہائم (جرمنی)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾ .

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْہُوْدًا ﴿۷۹﴾
وَ مِنَ الَّیْلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۸۰﴾
وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۱﴾

(بنی اسرائیل: ۷۹ تا ۸۱)

گزشتہ جلسہ سالانہ یو کے کے بعد سے طبیعت میں خصوصیت سے یہ فکر رہی کہ اللہ تعالیٰ نے جو اس کثرت سے ہمیں انعامات کے پھل نوازے ہیں جن کے نتیجے میں بھوک مٹنے کی بجائے اور بھی بڑھ گئی ہے تو آئندہ ان کو سنبھالنے کی ذمہ داریاں کیسے ادا کریں گے۔ کیونکہ جب میں نے گرد و پیش پر نظر ڈالی، ان جماعتوں پر خصوصیت سے نگاہ کی جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پھلوں کی بارش ہو رہی ہے تو مجھے محسوس ہوا کہ ابھی ان جماعتوں میں بھی تربیت کی بہت کمی ہے اور کثرت کے ساتھ مربی ہمیں مہیا نہیں ہیں۔ پھر ان نئے آنے والوں کی تربیت کر کے اس بات کا اہل بنانا کہ جب اوروں کو دعوت دیں تو ان کی تربیت کی بھی اہلیت رکھیں یہ ایک بہت بڑا اور اہم کام ہے جس کے نتیجے میں ایک دائمی فکر میں غلطاں ہو گیا اور خصوصیت سے دعا کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود ہی اس کے حل کی کوئی راہ دکھائے۔ اب ایک مقام پر کھڑے ہو کر ٹھہرنا ویسے ہی انسانی فطرت کے خلاف ہے اور دل یہی چاہتا ہے کہ اللہ پہلے کی طرح ہی دگنی اور چوگنی رحمتوں کی بارشیں بڑھاتا رہے۔ پس یہ وہ پہلو ہے جس کے متعلق میں آج آپ سے کچھ کلام کرنا چاہتا ہوں۔ کل ہی اس فکر میں مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ بات سمجھائی کہ جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے انہیں آیات میں ان فکروں کا حل موجود ہے۔ اگر جماعت نے بکثرت پھیلنا ہے اور پھیلنے کے نتیجے میں جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں اللہ کی رضا کے مطابق ادا کرنا ہے تو یہ وہ آیات ہیں جن میں ان مسائل کا سب حل موجود ہے۔

سب سے اہم بات قیام صلوٰۃ ہے "اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق الیل و قرآن الفجر" اور یہ قیام صلوٰۃ داعین الی اللہ کے لئے بھی جتنا ضروری ہے اتنا ہی ان کے لئے ضروری ہے کہ نئے آنے والوں کو بھی نماز پر قائم کر دیں۔ اور یہ مہم اگر ساتھ ساتھ جاری نہ رہے تو ان آنے والے پھلوں کو سنبھالنا پھر تقریباً ناممکن ہو جائے گا۔ لیکن جہاں تک میں نظر ڈالتا ہوں لازم ہے کہ انصاف کی نظر ڈالوں اور خوش فہمی کی نگاہ نہ ڈالوں تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ جماعت میں ابھی نماز با جماعت کے قیام کی طرف پوری توجہ نہیں ہے۔ بلکہ اگر روزمرہ کے جماعت کے حالات، نوجوانوں کے حالات، لڑکوں اور لڑکیوں کے حالات پر نظر ڈالیں تو معلوم ہو گا کہ بہت سے ان میں سے ایسے ہیں جو حقیقت میں نماز پڑھنا جانتے نہیں۔ جانتے ہیں تو رسمی نماز میں شمولیت کی حد تک تو جانتے ہیں مگر وہ با جماعت نماز جس کا ان آیات میں ذکر ہے اس سے ابھی وہ بہت دور ہیں۔

"اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق الیل و قرآن الفجر" ایک مسلسل گھیرے میں ڈالنے والی آیت ہے۔ جو دن کے مختلف وقتوں کو گھیر رہی ہے اور منظر یہ پیش کر رہی ہے کہ ایسا شخص جو خدا کی عبادت میں مصروف ہے، اس کا حق ادا کرتا ہے وہ "دلوک الشمس" سے لے کر یعنی سورج کے ڈھلنے کے وقت سے لے کر دوسری صبح تک یعنی جب تک رات اندھیری رہے اور گہری رہے عبادت ہی میں مصروف رہتا ہے یا عبادت کے قیام کا حق ادا کرتا رہتا ہے۔ اب کتنے ہیں ہم میں جو واقعتاً اس آیت کے مصداق نماز کو ادا کرتے ہیں۔ ایسے تو بہت سے بن رہے ہیں جو پہلے پوری نماز نہیں پڑھا کرتے تھے اب خدا کے فضل کے ساتھ بار ہا کہنے کے بعد، مختلف تنظیموں کو احساس دلانے کے بعد اور ان کی کوششوں سے نماز کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ مگر نماز کی طرف متوجہ ہونا کافی نہیں ہے کیونکہ عبادت کے قیام کے بغیر دنیا کا قیام ممکن نہیں۔ ہم نے دنیا کو قائم کرنا ہے اور دنیا کو توحید پہ قائم کرنا ہے اور توحید پر قائم کرنے کے لئے قیام عبادت ایسا لازمہ ہے جیسے اوپر کی منزل کے لئے بنیادوں اور نچلی منزل کی تعمیر لازم ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ آپ اوپر کی منزل تعمیر کر لیں اور یا نچلی منزل ہی نہ ہو یا نچلی منزل ہو بھی تو بنیادوں کے بغیر کیونکہ ایسی عمارت کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ پس یہ جو باتیں میں آپ سے کر رہا ہوں گہری فکر کی باتیں ہیں۔
جب ہر سال اللہ تعالیٰ فضلوں کی بارش نازل فرماتا ہے تو یہ درست ہے کہ نعرہ ہائے تکبیر سے کل عالم گونج اٹھتا ہے اور ہمارے دلوں میں ایک ایسا حیرت انگیز ہیجان پیدا ہو جاتا ہے جس کی دنیا والوں کو کچھ بھی خبر نہیں۔ مگر یہ ہیجانی کیفیت تو آنی جانی ہے۔ جو دائم رہ جانے والی چیز ہے وہ ایسی نیکی ہے جسے قرآن کریم باقیات میں سے شمار کرتا ہے۔ جس کی تعریف میں باقی رہنا داخل کر دیا گیا ہے "الصالحات" کے ساتھ الباقیات کی ایک ایسی شرط قرآن نے لگا دی ہے کہ جس کے بعد عارضی نیکی کا کوئی تصور بھی باقی نہیں رہتا۔ نیکی وہی ہے جو زندگی کا ساتھ دے، جو ہمیشہ کے لئے جزو بدن بن جائے، جو رگوں میں دوڑتی پھرتی رہے جیسے خون دوڑتا پھرتا ہے جس کے بغیر زندگی کا تصور ممکن نہ ہو۔ پس نماز بھی ایسی ہی نیکیوں میں سے اول درجے کی نیکی ہے جسے ہماری سانسوں میں رس بسنا چاہئے، جسے ہمارے خون میں دوڑنا چاہئے، جسے ہمارے وجود کا ایک اٹوٹ حصہ بن جانا چاہئے۔ یہ وہ نماز ہے جو آپ کو بھی اور مجھے بھی قائم کرے گی اور ہمیں اس قابل بنائے گی کہ ہر بڑھتے ہوئے بوجھ کو خوشی سے اٹھائیں اور خدا سے مزید کی توقع رکھتے چلے جائیں۔

پس پہلی بات تو نماز کے قیام کی طرف توجہ دلانا تھی اور اسی سلسلے میں میں آپ سے خصوصیت کے ساتھ یہ گزارش کروں گا کہ جو نومبایعین ہم میں آتے ہیں ان پر اس پہلو سے نظر رکھنا اور ان میں نمازی بنانا ہمارا اولین کام ہے۔ اور اس غرض کے لئے ہر جماعت میں جہاں آئندہ دعوت الی اللہ کے نئے منصوبے بنائے جا رہے ہیں بلکہ بہت سی جگہ ان پر عمل شروع ہو چکا ہے وہاں احمدی جماعت کا گروہ ایسا وقف رہے جس کا کام محض قیام صلوٰۃ ہو۔ وہ اپنوں میں بھی اور نئے آنے والوں میں بھی جو اپنے بن رہے ہیں ان میں بھی نماز با جماعت کے قیام کی مسلسل جدوجہد کرتا رہے۔ اور کسی خوش فہمی پر مبنی رپورٹ پیش نہ کرے بلکہ اعداد و شمار پر مشتمل جن کا باقاعدہ مسلسل وہاں انضباط ہوتا رہے، جس کو کاپیوں پر درج کیا جائے اور ہر ذمہ دار کارکن اپنے پاس اس کا ریکارڈ رکھے۔ وہ ہمیشہ اس کے اپنے لئے بھی یاد دہانی بنتا رہے اور جب وہ آئندہ مرکز میں رپورٹ بھیجے تو یقین کے ساتھ بھیجے کہ یہ کام اس حد تک ہو چکا ہے۔

اس کے لئے بہت سے طریق ہیں جنہیں اپنانا چاہئے۔ ایک دفعہ میں نے ایک سلسلہ شروع کیا تھا قیام عبادت کا، کہ قیام عبادت کیا چیز ہے، یہ خطبات کا سلسلہ تھا۔ اور اس ضمن میں بہت سی ایسی باتیں کی تھیں جو قرآن اور حدیث اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کے حوالے سے ایسی تھیں کہ ان کے نتیجے میں مجھے جو کل عالم سے اطلاعیں ملتی رہیں، یہ محسوس ہوا کہ خدا کے فضل سے دلوں میں ایک حرکت پیدا ہوئی ہے اور عبادت کے قیام کی طرف سچی توجہ پیدا ہوئی ہے۔ مگر یہ باتیں ایک دفعہ کر کے ختم کرنے والی باتیں نہیں ہیں۔ یہ تو تذکیر ہے جو ہمیشہ جاری رہتی ہے اور جاری رہنی چاہئے۔ یہ وہ یاد دہانیاں ہیں جو اگر بار بار نہ کروائی جائیں تو نفس خود بخود بھول جاتا ہے۔ اس لئے ان سے بھی استفادہ کیا جائے۔ ان خطبات کے سلسلے سے بھی، دیگر ذرائع سے بھی مل بیٹھ کر سوچیں اور مجلس عاملہ میں یا دنیا بھر کی مجالس عاملہ میں یہ مسئلہ زیر غور آئے کہ نئے حالات کے تقاضے ہیں کہ ہم قیام نماز کی طرف پہلے سے بہت زیادہ توجہ کریں۔ سینکڑوں گنا بھی کہا جائے تو یہ مبالغہ نہیں ہے کیونکہ اگر سینکڑوں گنا توجہ بھی زیادہ ہو جائے تب بھی پوری طرح حق ادا نہ ہو سکے گا کیونکہ عبادت تو زندگی کے قیام کا مقصد ہے۔
عبادت کی خاطر جن و انس کو پیدا کیا گیا ہے اور عبادت کے بغیر انسان کی انسانیت مکمل نہیں ہوتی اور

انسانیت کی تکمیل کے بغیر دنیا کے مسائل حل ہو ہی نہیں سکتے۔ اس لئے بعض پہلوؤں سے جب ہم نظر کرتے ہیں تو کہتے ہیں انصاف کو قائم کرو تو دنیا کے مسائل حل ہو جائیں گے یہ درست ہے۔ مگر انصاف کو کیسے قائم کریں گے اگر بندہ اپنے خدا سے انصاف نہ کرتا ہو۔ اور خدا کے حق ادا نہ کرتا ہو تو بنی نوع انسان کے حق کیسے ادا کرے گا۔ ان حقوق کی طرف فطرتاً توجہ پیدا ہی نہیں ہو سکتی جب تک حقیقتاً اپنے خالق، اپنے رب، اپنے مالک کے حقوق کی طرف دل کی گہرائی سے توجہ پیدا نہ ہو۔

اگر جماعت نے بکثرت پھیلنا ہے اور پھیلنے کے نتیجہ میں جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں اللہ کی رضا کے مطابق ادا کرنا ہے تو یہ وہ آیات ہیں جن میں ان مسائل کا سب حل موجود ہے

پس اول طور پر نماز کو قائم کرنے کے لئے نہ صرف یہ کہ منصوبہ بنائیں بلکہ ابھی سے بنائیں۔ کوئی وقت اس پر ضائع نہ کریں اور ہر دنیا کی جماعت ملکی سطح پر بھی اور چھوٹی سطحوں پر بھی یہ منصوبے بنائے اور ایسی ٹیمیں مقرر کرکے جن کا کام بس یہی ہو، وہ اسی بات کے لئے وقف ہو کے رہ جائیں کہ ہم نے نماز کی اہمیت بتانی ہے، نماز پر قائم کرنا ہے، نماز کے ترجمے سکھانے کے انتظام کرنے ہیں، نماز پڑھنے سے جو روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں ان کی طرف توجہ دلانی ہے اور مسلسل یہ کام ان تھک طور پر کرتے چلے جانا ہے اور ہارنا نہیں۔ ایک لحہ بھی اس ذمہ داری سے نہ غافل ہونا ہے، نہ مایوس ہونا ہے۔ اگرچہ شروع میں بسا اوقات مشکلات بھی پیش آتی ہیں مگر اکثر مشکلات اپنی بے وقوفیوں سے پیش آتی ہیں۔ اگر انسان اپنے دائرے کو سمجھتا ہو کہ کتنا میرا دائرہ ہے اور اس سے آگے بڑھنا نہ چاہے، نہ بڑھنے کی حیثیت رکھتا ہے تو پھر مایوسی نہیں ہو سکتی پھر تذکیر کا کام بغیر مایوسی کے چلتا ہے۔

قیام صلوٰۃ، داعیین الی اللہ کے لئے بھی جتنا ضروری ہے اتنا ہی ان کے لئے ضروری ہے کہ نئے آنے والوں کو بھی نماز پر قائم کر دیں

سب سے بڑی ذمہ داری تذکیر کی یعنی نصیحت کے ذریعے دنیا میں عظیم روحانی انقلاب برپا کرنے کی ذمہ داری حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کندھوں پر ڈالی گئی۔ آپؐ نے دن رات اس کو ادا کیا، دن رات بظاہر مایوس کرنے والے حالات کا سامنا رہا اور سالہا سال تک وہ دنیا جو آپ کے گرد و پیش میں بستی تھی ان کے دلوں کو ان پتھروں کی طرح پایا جن میں کوئی چیز سرایت نہیں کر سکتی۔ اس کے باوجود ایک لحہ کے لئے بھی مایوس نہیں ہوئے۔ آپؐ کے لئے مایوسی کا تو تصور بھی گناہ ہے۔ جب کہ حضرت زکریا جو آپؐ کے مقابل پر ایک معمولی شان کے نبی تھے وہ اپنے رب کے حضور عرض کرتے ہیں کہ اے میرے رب میرے بال سفید پڑ گئے ہیں، میری ہڈیاں گل گئی ہیں "ولم اکن بدعائک رب شقیا" (مریم:۵) ۔ مگر میں وہ بدبخت نہیں ہوں جو تیرے سے دعا کرنے سے مایوس ہو جاؤں۔ تو مایوسی کا مومن کے کاموں کے ساتھ کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اپنے دائرہ کار میں رہے اور ہمیشہ دعا میں لگا رہے۔ اگر یہ دو باتیں یقینی طور پر ساتھ ہوں تو پھر کبھی کوئی مومن کسی پہلو سے بھی کسی وقت بھی مایوس نہیں ہو سکتا۔ دائرہ کار میں رہنا ہی دراصل دعا کو پیدا کرتا ہے۔ بسا اوقات میں نے نصیحت کرنے والے دیکھے ہیں خواہ وہ اپنے گھر میں بچوں کو نصیحت کریں یا باہر ماحول میں نصیحت کا کردار ادا کریں وہ پہلے اس وجہ سے مایوس ہوتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ گویا تبدیلی کر دینا ان کا کام ہے۔ حالانکہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کام بلاغ ہے یعنی پہنچانا ہے، لیکن نہایت عمدگی کے ساتھ پہنچانا ایسا پہنچانا کہ جس سے اوپر پہنچانے کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا، نصیحت کرنے کے کام کو اپنے درجہ کمال تک پہنچانا، یہ مطلب ہے بلاغ کا۔ تو اگر یہ پتہ ہو کہ میرا کام بلاغ ہے اور بلاغ کے بعد پھر میں مسیطر نہیں بنتا، نہ بن سکتا ہوں۔ حقیقت میں نصیحت کے ذریعے تبدیلی کر دکھانا اور بات ہے اور کامل یقین کے ساتھ اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے نصیحت کرتے چلے جانا ایک اور بات ہے۔ پس قرآن کریم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے وہ یہی ہے کہ تیرا کام صرف بلاغ ہے اور بلاغ کا مطلب جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کسی بات کو عمدگی کے ساتھ پہنچا دینا کہ اس سے بہتر طریق پر پہنچائی جا نہ سکتی ہو۔ پہنچانے کے تمام حقوق ادا کر دینا۔ پھر اس کے بعد کسی زبردستی کے تصور کو دل میں جگہ نہ دینا کیونکہ

دنیا بھر کی مجالس عاملہ میں یہ مسئلہ زیر غور آئے کہ نئے حالات کے تقاضے ہیں کہ ہم قیام نماز کی طرف پہلے سے بہت زیادہ توجہ کریں

بلاغ کے بعد پاک تبدیلی یا بندے کا کام ہے یا خدا کا جو اس بندے کو یہ توفیق دے۔ مگر پہنچانے والے کا فرض نہیں ہے کہ زبردستی کسی کو نیک بنا دے اور نہ زبردستی کوئی انسان کسی کو نیک بنا سکتا ہے۔ یہ محض جاہلانہ باتیں ہیں۔ یہ جو مختلف اسلامی ممالک میں بعض دفعہ زبردستی نیک بنانے کی تحریکیں اٹھتی ہیں یہ قرآن کریم سے کلیۃً جہالت کے نتیجے میں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کردار سے قطعی لاعلمی کے نتیجے میں ہیں۔

کوئی انسان کبھی کسی دوسرے شخص کو خواہ اپنی اولاد ہی کیوں نہ ہو زبردستی نیک نہیں بنا سکتا۔ حضرت نوحؑ کا حال آپ نے پڑھا اور سنا ہے بار بار سنتے اور پڑھتے ہیں یا آپ نہیں جانتے کہ حضرت نوحؑ نے بلاغ کا حق کیسے ادا کیا تھا۔ قرآن کریم میں ایک ایسا دردناک منظر کھینچا گیا ہے کہ وہ اپنے رب سے مخاطب ہو کے کہتے ہیں اے خدا میں نے سب کچھ کر دیکھا ہے۔ میں نے اونچی آواز میں بھی ان کو بلایا، میں نے سرگوشیوں میں بھی ان کو دعوت دی، میں راتوں کو بھی اٹھ کر ان کے لئے نکلا اور دن کی روشنی میں بھی انہیں پیغام پہنچاتا رہا۔ کبھی میں نے ان کو ڈرایا، کبھی خوش خبریاں دیں، کبھی منت سماجت کی۔ غرضیکہ جو کچھ میری طاقت میں تھا سب کچھ کر دکھایا مگر اے خدا یہ بدلنے کا نام نہیں لیتے۔ پس اب تجھ پر معاملہ ہے۔ پھر خدا نے جو معاملہ کیا یہ وہی بہتر جانتا ہے کہ کس قوم کے ساتھ کیا معاملہ ہونا چاہئے۔ مگر یاد رکھیں کہ یہ بلاغ اس طاقت کا تھا اور اس میں اتنی گہرائی اور سچائی پائی جاتی تھی کہ قرآن کریم نے ہمیشہ کے لئے حضرت نوحؑ کے بلاغ کو قرآن کریم میں یعنی اس دائمی سچائی میں محفوظ فرمایا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ نوح میرے بندے کی ذاتی طاقت تو بس اتنی سی تھی کہ خود اس کا اپنا بچہ بھی اس کی نصیحتوں کے نتیجے میں نیک نہ بن سکا تو پھر اور کون ہے جو نوح سے بڑھ کر ابلاغ کا دعویٰ کرے اور نوحؑ سے بڑھ کر با اثر ہونے کا دعویٰ کرے۔

پس نہ خدا کے کسی نبی کو کبھی یہ توفیق ملی کہ زبردستی کسی کے اندر نیکی پیدا کر دے نہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اللہ نے یہ تقاضا فرمایا کہ اٹھ اور تلوار پکڑ اور ان کے ٹیڑھے دلوں کو سیدھا کر دے یا تلوار کی دھار سے دو نیم کر ڈال بلکہ یہ فرمایا کہ "انما انت مذکر لست علیھم بمصیطر" اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم "انما انت مذکر" تو تو ایک نصیحت کرنے والے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ محض نصیحت کرنا تیرا کام ہے۔ "لست علیھم بمصیطر" تو ان پر داروغہ مقرر نہیں فرمایا گیا۔ اب دیکھیں کہ جو شخص اپنی حیثیت کو پہچانتا ہو جیسا کہ اللہ کے نبیوں نے پہچانا اور اپنے دائرہ کار میں رہے تو پھر کیسی بے اختیاریوں اور بے بسیوں کا سامنا اس کو کرنا ہو گا۔ ایک طرف محمدؐ رسول اللہ کا دل تھا جس کی تمنا تھی کہ ساری کائنات کو خدا کے قدموں میں لا ڈالے لیکن اپنی بستی، اپنے مکہ کی بستی بھی آپؐ کی آواز پر لبیک نہیں کہہ رہی تھی۔ اور حکم یہ تھا کہ تجھے اختیار زبردستی کا نہیں۔ ایسی صورت میں کیوں دل سے دعائیں نہ اٹھیں۔ اگر دل سچا ہے اور دل کی بے قراریاں سچی ہیں، اگر یہ بے اختیاری کا احساس انسان کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے تو ایک ہی راہ ہے کہ جو دعائیں دل سے اٹھ کر عرش تک راہ پاتی ہیں اور اس راہ کے سوا اور کوئی راہ نہیں ہے۔

ہم نے دنیا کو قائم کرنا ہے اور دنیا کو توحید پر قائم کرنا ہے اور توحید پر قائم کرنے کے لئے قیام عبادت ایسا لازمہ ہے جیسے اوپر کی منزل کے لئے بنیادوں اور نچلی منزل کی تعمیر لازمہ ہے

پس جب میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ ان نئے آنے والوں کو بھی نمازی بنا دیں، آپ بھی نمازی بنیں، اپنے گرد و پیش کو بھی نمازی بنائیں تو میں جانتا ہوں کہ ہماری استطاعت میں کچھ بھی نہیں ہے مگر بلاغ تو ہے نا۔ اور اگر ہم اپنی حیثیت سمجھتے ہوں اور جیسا کہ میں نے مثال دی تھی بعض نادانوں کی اپنے بچوں کو نصیحت قبول نہ کرنے پر ان پر غیظ و غضب کا مظاہرہ نہ کرتے ہوں، ان پر گالیاں دے کر دل کی بھڑاس نہ نکالتے ہوں، ان پر ہاتھ اٹھا کر اپنے دل کا غصہ نہ اتارتے ہوں تو پھر ان کے لئے سوائے دعا کے چارہ ہی کچھ نہیں رہ جاتا۔ بلاغ اور مسلسل بلاغ اور پھر دعائیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS

MTV AHMADIYYA — SKY — TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD,
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TELEPHONE 0276 20916 FAX 0276 678740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

الصلوٰۃ والسلام کو جب ایک صحابی کے متعلق یہ شکایت پہنچی کہ وہ اپنے بچوں پر تربیت کے لحاظ سے بہت سختی کرتا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور آپ کی ناراضگی میں بے حد بے قراری پائی جاتی تھی۔ آپؑ نے کہا تم کیا سمجھتے ہو اپنے آپ کو، تم تو مشرک ہو رہے ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہارے بچوں کی تربیت تمہارے اختیار میں ہے۔ تم اپنے نفس کا غیظ اتار رہے ہو تربیت کا کوئی شوق نہیں، نہ تمہیں تربیت کی اہلیت ہے۔ مغلوب الغضب ہو کر تم بچوں کو مارتے ہو اور مزید گنہگار بنتے ہو۔ کیوں دعا نہیں کرتے۔ کیونکہ انسان جب نصیحت کر کے بے چارگی محسوس کرتا ہو، بے بسی محسوس کرتا ہو تو دعا کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ اور دعا میں یہ طاقت ہے کہ وہ عظیم انقلاب برپا کرے لیکن اس دعا میں نہیں جو محض خشک ہونٹوں سے اٹھتی ہو، جس کے پیچھے یہ ابلاغ کا تفصیلی پس منظر نہ ہو۔

پس محنتیں کرنی ہونگی۔ پورے اخلاص کے ساتھ تمام سوسائٹی کو نماز کے ذریعے زندہ کرنے کا عزم لے کر اٹھنا ہو گا اور ہر نئے آنے والے کو نماز کا پیغام دینا ہو گا۔ مگر پاک، نیک نصیحت کے ذریعے، نیک نمونوں کے ذریعے، تھوڑا تھوڑا سکھا کر پیار اور محبت سے۔ اگر زیادہ نہیں تو شروع میں ایک نماز ہی کا عادی بنائیں۔ اور پھر رفتہ رفتہ اللہ کے حوالے اس طرح کرتے چلے جائیں کہ اللہ خود ان کو سنبھال لے اور آئندہ ان کی تربیت براہ راست خدا کے سپرد ہو۔ ہم واسطہ تو ہیں مگر حقیقت میں وہ سب تربیت اللہ ہی کی ہے۔ مگر اسی کا بنایا ہوا نظام ہے کہ کچھ عرصے تک انسانوں کو دوسروں کی تربیت کا ایک واسطہ بنا دیتا ہے۔ جب تک وہ چاہے وہ واسطہ چلتا ہے۔ جوں جوں تربیت کامیاب ہوتی چلی جاتی ہے یہ واسطہ بیچ سے اٹھتا جاتا ہے یہاں تک کہ جس کی تربیت کی جائے اس کو پھر کبھی کوئی ضرورت نہیں رہتی کہ اس کا مربی روز آ آ کے اس کو نصیحت کرے۔ بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ جس کی تربیت کی جائے وہ اپنے مربی سے بھی بہت آگے نکل جاتا ہے۔

> ہر جماعت میں جہاں آئندہ دعوت الی اللہ کے نئے منصوبے بنائے جا رہے ہیں بلکہ بہت سی جگہ ان پر عمل شروع ہو چکا ہے وہاں ایک احمدی جماعت کا گروہ ایسا وقف رہے جس کا کام محض قیام صلوٰۃ ہو۔ وہ اپنوں میں بھی اور نئے آنے والوں میں بھی جو اپنے بن رہے ہیں ان میں بھی نماز با جماعت کے قیام کی مسلسل جدوجہد کرتا رہے

پس اس پہلو سے نماز ادا کرنے کی طرف توجہ دیں، اپنے گھروں میں قائم کریں، اپنے گرد و پیش قائم کریں اور خصوصیت کے ساتھ داعی الی اللہ نماز پر قائم ہو جائیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ ان کو جو سلسلے میں نئے نئے داخل ہوئے ہیں خواہ وہ مسلمانوں میں سے ہوں یا غیر مسلموں میں سے ہوں ان کو نماز کی اہمیت بتانے کے لئے ایک نظام جاری کریں اور اس نظام کی مسلسل نگرانی رکھیں۔ تاکہ ایک آپ کا طبقہ جو نئی زمینیں فتح کرنے کے لئے تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے اس کے پیچھے پیچھے یہ سنبھالنے والا طبقہ بھی قائم ہوتا چلا جائے جو نئے آنے والوں کو سنبھالے اور ان کے تمام حقوق ادا کرے اور ان کی ساری ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو۔ یہی وہ ایک طریق ہے جس کے ذریعے سے ہم خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مزید تیزی کے ساتھ بھی آگے بڑھ سکتے ہیں اور ہمیں پچھلے پھلوں کی فکر نہیں رہے گی کیونکہ پچھلوں کو سنبھالنے کا نظام بھی ہم جاری کر چکے ہونگے۔ تو ان آیات میں سب سے پہلی توجہ نماز کی طرف ہوئی اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس سے بہتر گر غلبہ اسلام کو استقلال اور استقامت بخشنے کا اور کوئی نہیں۔

دوسری بات جو ان آیات کریمہ میں سمجھائی گئی ہے وہ اس سے اگلا قدم ہے "اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق الیل وقرآن الفجر۔ ان قرآن الفجر کان مشہودا" قرآن کی تعلیم بھی ساتھ ساتھ دو اور "قرآن الفجر" بتاتا ہے کہ وہ دور جب کہ پو پھوٹ رہی ہو اور نیا دن چڑھ رہا ہو اس وقت قرآن کی تلاوت بہت ضروری ہے۔ "قرآن الفجر" کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ صبح کے وقت تلاوت کی جائے اور یہ بہت ہی پیاری چیز ہے۔ جن گھروں میں صبح کی تلاوت کی عادت ہو اللہ کے فضل کے ساتھ، اللہ تعالیٰ ان کی فجر قرآن ہی کے ذریعے پھوڑتا ہے۔ "قرآن الفجر" ان کے لئے ایک نیا پیغام لے کر آتا ہے۔ لوگوں کی صبح تو سورج کے چڑھنے سے ہوتی ہے مگر ان کی صبح قرآن کا نور صبح ان کے گھروں میں پھوٹنے سے ہوتی ہے اور اس سے بہتر اور کون سی صبح ہو سکتی ہے۔

> یہ جو مختلف اسلامی ممالک میں بعض دفعہ زبردستی نیک بنانے کی تحریکیں اٹھتی ہیں یہ قرآن کریم سے کلیۃً جہالت کے نتیجہ میں ہیں

مگر اس کے ساتھ ایک اور پیغام بھی ہے "قرآن الفجر" یہ وہی فجر ہے جس کا سورہ فجر میں ذکر فرمایا گیا ہے۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا نور ایک اندھیری رات سے پھوٹا ہے تو پھر "حتی مطلع الفجر" سلام ہی سلام تھا۔ "ھی حتی مطلع الفجر" یہاں تک کہ مطلع الفجر ہوا اور وہ مجسم سلامتی تھا۔ تو فجر کا ایک معنی ایک عظیم روحانی انقلاب ہے جو اندھیری راتوں کو روشنیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ پس جس نسبت سے میں اس آیت کی تفسیر آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں اس نسبت سے تقاضا یہ ہے کہ یہاں فجر کا ترجمہ نئے روحانی دور سے کیا جائے جب کہ ایک نئی صبح پھوٹنے والی ہے یا پھوٹ رہی ہو۔ اس روحانی انقلاب کے وقت قرآن سے کام لو، قرآن کی تلاوت ہی ہے جو اس فجر کو حقیقت میں روشن بنا دے گی۔ اس لئے عبادت کے قیام کے بعد قرآن کریم کی تعلیم کی طرف ایک گہری توجہ ہے۔

اس سلسلے میں کچھ مزید باتیں کہ ہم کس طرح ان مسائل کو حل کریں گے اور خدا تعالیٰ نے کون کون سے راستے ہمارے لئے کھولے ہیں انشاء اللہ میں الوداعی خطاب میں آپ سے کروں گا۔ لیکن اس وقت میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ قرآن الفجر کے بعد پھر فرمایا ہے "ومن الیل فتہجد بہ نافلۃ لک" کہ عبادت کا قیام بھی کافی نہیں ہے جب تک اس میں نوافل کے اضافے نہ ہوں اور خصوصیت کے ساتھ رات کو محنت نہ کی جائے۔ پس قیام تہجد مشکل مسائل کا حل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ تہجد کی نماز ہی وہ نماز ہے جس کی رسائی سات آسمانوں سے پرے تک لازماً ہوتی ہے۔ اور دوسری نمازوں کی دعاؤں کا تہجد کی نماز کی دعاؤں سے رشتہ تو ہے مگر نسبت وہ کوئی نہیں ہے۔ حیرت انگیز تبدیلیاں لانے کی طاقت تہجد کی دعائیں رکھتی ہیں۔ ورنہ روزمرہ صبح کی پانچ نمازیں تو پڑھنے والے بے شمار ہیں۔ وہ جو ان میں سے چند راتوں کو اٹھتے ہیں یا چند ان میں سے جو راتوں کو اٹھتے ہیں اور خدا کی خاطر جب دنیا ان کو نہیں دیکھ رہی ہوتی محض اپنے رب کی محبت کے اظہار کے لئے اندھیروں میں کھڑے ہو جاتے ہیں ان کی دعائیں ایک غیر معمولی طاقت رکھتی ہیں۔ اور ان کی دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ عظیم الشان مقامات مومن کو عطا ہوتے ہیں۔

تو فرمایا "ومن الیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً" اب نماز کتنی پیاری چیز ہے اور تلاوت قرآن بھی دیکھو کتنی اچھی چیز ہے مگر ان کے نتیجے کے طور پر مقام محمود کا وعدہ نہیں فرمایا۔ مقام محمود کا وعدہ فرمایا تو تہجد کے ساتھ وعدہ فرمایا "فتہجد بہ نافلۃ لک" یہ قرآن جو ہے جس کی صبح تلاوت کا ہم نے حکم دیا ہے اس قرآن ہی کے ذریعے رات کو تہجد پڑھا کر اور اسی کے ذریعے اندھیروں کا جہاد کر۔ "نافلۃ لک" یہ فرض نہیں ہے، محض نفل ہے۔ مگر اتنا طاقتور نفل کہ فرمایا "عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً" ہرگز بعید نہیں بلکہ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے مقام محمود پہ فائز فرما دے۔

> پورے اخلاص کے ساتھ تمام سوسائٹی کو نماز کے ذریعہ زندہ کرنے کا عزم لے کر اٹھنا ہو گا اور ہر نئے آنے والے کو نماز کا پیغام دینا ہو گا مگر پاک، نیک نصیحت کے ذریعہ، نیک نمونوں کے ذریعہ، تھوڑا تھوڑا سکھا کر پیار اور محبت سے

اب مقام محمود کی تعریف وہ فرما دی کہ جو کوئی کھڑا مقام نہیں ہے بلکہ مسلسل جاری و ساری مقام ہے۔ ایسا مقام ہے جو ہاتھ پکڑ کر ساتھ ساتھ آگے بڑھتا ہے اور قدم نہیں روکتا بلکہ قدم آگے بڑھانے میں ممد ثابت ہوتا ہے۔ پس یہ وہ مقام نہیں ہے جس کو میم کی پیش سے پڑھا جاتا ہے جو ایک معین جگہ کا نام

MARMALADE - YOGHURT - KONFITURE

FILLER

FULLY AUTOMATIC FILLING AND SEAMING
HAMBA 2400 TUMBLE FILLER
OUTPUT: 2.400 TUMBLER PER HOUR
VOLUME: 55mm/75mm ALSO 95 mm
REQUIREMENT: 3 kw - WEIGHT: 600 kg
FOR FURTHER INFORMATION, PLEASE CONTACT:

2nd HAND MAC

BONGARTSTR. 42/1, 71131 JETTINGEN, GERMANY
TELEPHONE AND FAX NO. 07452/78184

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
081 478 6464 & 081 553 3611

ہے۔ عربی میں مقام بھی ایک لفظ ہے جو اکثر استعمال ہوا ہے یعنی قرآن کریم میں اکثر آیات میں لفظ مقام استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے ایک ٹھہری ہوئی جگہ۔ ایسی جگہ جہاں آپ اتر سکتے ہیں، جہاں آپ رات بسر کر سکتے ہیں یا کچھ دیر کے لئے بسیرا کر سکتے ہیں یا لمبے ڈیرے ڈال سکتے ہیں۔ ہر ایسی جگہ جو آپ کے

صدق، قیام عبادت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پائے صدق عبادت پر ہے اور عبادت کے بغیر کسی کو پائے صدق نصیب نہیں ہو سکتا

ٹھہرنے کی جگہ ہو یا جانوروں کے ٹھہرنے کی جگہ ہو اسے مقام کہا جاتا ہے۔ مگر یہاں اللہ تعالیٰ نے مقام نہیں فرمایا "عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً" دیکھو ممکن نہیں بلکہ عین ممکن ہے بلکہ لازم ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ مقام محمود تک پہنچا دے اس تہجد کے ذریعے جس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور مقام کسی ٹھہری ہوئی جگہ کا نام نہیں ہے۔ مقام خدا کے حضور ایک مرتبے کا نام ہے اور خدا کے حضور مومن کا مرتبہ کسی ایک جگہ نہیں ٹھہرتا بلکہ مسلسل بڑھتا ہے اور اس کے بغیر وہ مرتبہ ہے ہی نہیں جو مرتبہ بڑھنے والا نہ ہو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس مضمون کو مزید کھولتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق" جب مقام محمود تجھے عطا ہو گا یا ہو رہا ہے اور ایسے مقام کے اندر تو سفر کر رہا ہے جہاں پہلے بھی مقام مل چکے ہیں لیکن آئندہ مسلسل ملتے رہیں گے۔ "عسی ان یبعثک" کا یہ ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تعلق میں لازم ہے بلکہ اس کے سوا کوئی ترجمہ ممکن نہیں ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ پہلے مقام محمود عطا نہیں ہوا تھا آئندہ خدا عطا کرے گا مراد یہ ہے کہ ممکن نہیں بلکہ یقینی ہے کہ خدا تجھے مقام محمود عطا کرتا چلا جائے۔ "یبعثک" کا معنی "کرتا چلا جائے" کریں تو پھر مضمون ٹھیک بیٹھتا ہے ورنہ اکھڑ جاتا ہے اور اگلی آیت اسی کی تائید فرما رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ دعا کر کہ اے میرے رب "ادخلنی مدخل صدق" اے میرے رب مجھے داخل فرما اس مقام میں صدق کے ساتھ "واخرجنی مخرج صدق" اور اس سے نکال دے صدق کے ساتھ۔ تو کیا مقام محمود سے نکلنے کی دعا سکھائی گئی ہے؟۔ یہ سوچنے کی بات ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ دعا سکھائے کہ اے میرے رب مجھے مقام محمود عطا تو کر دینا مگر زیادہ دیر نہ ٹھہرانا وہاں میری اگلی دعا بھی سن لے مجھے جلدی سے اس مقام سے نکال کر باہر کر۔ ہرگز نہیں۔ یہ نہایت ہی جاہلانہ ترجمہ ہے۔ اس کا ایک ہی ترجمہ ممکن ہے کہ اے میرے خدا ایک مقام سے نکال کر دوسرے مقام میں داخل کرتا چلا جا، ایک مقام میں داخل فرما اور پھر میں دعا کروں گا کہ اے خدا یہ مقام میرے لئے چھوٹا ہو گیا ہے۔ اور قرب کے مقامات کا خواہاں ہوں اس مقام سے میری سیری نہیں ہو رہی پس مجھے اس سے نکال۔ مگر کہاں؟ ایک اور مقام محمود میں تاکہ یہ سلسلہ جاری رہے اور اس سلسلے میں میرے لئے سلطان نصیر عطا فرماتا چلا جا۔ کیونکہ بلند سے بلند تر مقامات کی طرف جانا خود انسان کی اپنی طاقت سے ممکن نہیں ہے۔ لازم ہے کہ اس کو غیب کی طرف سے ایسے سلطان عطا ہوں اللہ کی طرف سے جو اس کی نصرت کی طاقت رکھتے ہوں۔

عبادت کے بغیر انسان کی انسانیت مکمل نہیں ہوتی اور انسانیت کی تکمیل کے بغیر دنیا کے مسائل حل ہو ہی نہیں سکتے

پس حقیقت میں جب میں نے آپ سے ذکر کیا کہ میں جب سے جلسہ سالانہ یو کے ہوا ہے اس مضمون پر غور کر رہا ہوں اور فکر مند ہوں اور دعا بھی کرتا ہوں، تو کل جب اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا جواب سمجھایا تو یہ جو آیت میں نے ابھی پڑھی ہے اور اس کے ساتھ سلطان نصیر کا جو ذکر ہے اس کے ذریعہ مجھے یہ مفہوم حقیقت میں روشن ہوا اور پھر توجہ اس طرف ہوئی کہ ان آیات کو اچھی طرح اکٹھا پڑھا جائے تو سارا مضمون کھل کر سامنے آجائے گا۔ یہاں سلطان نصیر کی طرف توجہ اس لئے میرے دل میں پیدا ہوئی کہ ہم بھی تو ایک مقام محمود سے ایک اور مقام محمود کی طرف سفر کر رہے ہیں لیکن یہ مقامات ٹھہرے ہوئے مقامات نہیں ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے جب ہماری دعائیں تھیں، التجائیں تھیں اور کچھ تعجب بھی ہوتا تھا کہ کتنی بڑی بات مانگ رہے ہیں۔ ہم خدا سے سال میں ایک لاکھ بیعتوں کی دعا کرتے تھے تو اس سے پہلے جو بیعتیں ہوتی تھیں وہ بھی تو اللہ کے فضل تھے، وہ بھی تو ایک قسم کے مقام محمود تھے مگر جب ایک لاکھ بیعت کا مقام آیا تو دل حمد سے بھر گیا اور خوشیوں سے لبریز ہو گیا کہ بہت بڑی منزل طے کی ہے ایک مقام محمود ایسا ملا ہے جس کی مدت سے تمنا رکھتے تھے۔ مگر بہت جلد وہ مقام پرانا ہو گیا۔ بہت جلد دل میں یہ احساس ہوا کہ جب تک دو نہ مانگیں ہماری تشنگی نہیں بجھے گی۔ پس اے خدا ہمیں اس مقام سے نکال دے، واپسی کی طرف نہیں بلکہ آگے کی طرف نکالنے کی دعا دل سے طبعی طور پر اٹھی ہے اور مسلسل اٹھتی رہی اور زیادہ شدت کے ساتھ اٹھتی رہی۔ "اخرجنی مخرج صدق" اے خدا جس طرح صدق کے ساتھ تو نے اس مقام محمود میں داخل فرمایا تھا اب اس مقام سے نکال لیکن ایک اور بڑے مقام کی طرف جو اس سے زیادہ شاندار اور زیادہ سکینت بخشنے والا ہو۔ پس اللہ نے آپ کے دیکھتے دیکھتے ہمیں وہ دوسرا مقام محمود بھی عطا فرما دیا۔

اور جب وہ مقام آیا تو دل پھر حمد سے بھر گئے طبیعتوں کو ایک سکینت نصیب ہوئی کہ اب تو ہم دو لاکھ احمدیوں کی خوش خبری پا کر اپنے دلوں کو ٹھنڈا کر رہے ہیں مگر بہت جلد وہی سکینت ایک قسم کی بے چینی اور ایک نئی پیاس میں تبدیل ہو گئی۔ اور ہم نے یہ دعائیں مانگنی شروع کیں کہ اے خدا بہت مزہ آیا، بے حد تیرے احسان مند ہیں۔ شکروں کا تو حق ادا نہیں کر سکتے۔ مگر تو نے جو فطرت ہمیں بخشی ہے یہ پیاسی فطرت ہے۔ جب ایک نعمت کو پا لیتی ہے تو اس نعمت سے واقفیت کے نتیجے میں نعمت کا احساس بھی کم ہوتا چلا جاتا ہے اور جتنا زیادہ نعمت سے واقفیت بڑھتی جائے وہ احساس، اس کے وجود کا احساس، اس کے شکر کا احساس کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس ہمیں اس مقام سے بھی نکال، ایک اور مقام محمود میں داخل فرما اور پھر چار لاکھ کی تمنا دل میں مچلنے لگی اور لگتا تھا کہ بہت بڑی دعا ہے۔ لیکن اللہ نے آپ کے دیکھتے دیکھتے اور میرے دیکھتے دیکھتے وہ چار لاکھ کی تمنا بھی دیکھیں کس شان سے پوری فرمائی اور ہمیشہ دگنے سے کچھ بڑھا کر دیا۔

ایک عجیب کیفیت تھی اس جلسے پر جب چار لاکھ بیعتیں ہو رہی تھیں۔ بہت سی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ان آنکھوں سے بھی جو حاضرین کی، موجود لوگوں کی آنکھیں تھیں۔ اور ان آنکھوں سے بھی جو دور سے نظارہ کر رہی تھیں ٹیلی ویژن کے ذریعے۔ اور کثرت سے مجھے دور دراز کے ملکوں سے خط ملے کہ ہماری نظریں اپنے ہی آنسوؤں سے دھندلا جاتی تھیں۔ جو نظارہ ہمیں جان سے بھی زیادہ پیارا تھا خوشی کے آنسوؤں سے روتے روتے وہ نظارہ بسا اوقات نظروں سے غائب ہو جاتا تھا۔ ایک عجیب کیفیت تھی جس کا بیان ممکن نہیں ہے۔ تو بہت لطف آیا کئی دنوں، ہفتوں ہم انہیں کیفیات میں ڈوبے ہوئے انہی خوابوں میں بسے رہے۔ مگر پھر میں جانتا ہوں کہ جیسے میرے دل کی حالت تھی ویسے ہی آپ سب کی بھی ہو گی کہ اے خدا اب یہ خوشیاں دیکھ لیں ان کے مزے اڑا لئے مگر تو تو کہتا ہے کہ ہر مقام محمود کے بعد نکلنے کے رستے ہیں اور وہ نکلنے کے رستے اور مقامات محمود میں ہیں۔ پس ہمیں اس مقام میں سے بھی نکال لیکن صدق کے ساتھ نکال۔ جیسے پہلے صدق سے داخل فرمایا تھا اسی طرح صدق سے نکال اور ایک اور مقام محمود میں داخل فرما دے اور ہم پھر آئندہ سال بیعتوں کو دگنا ہوتا ہوا دیکھیں۔

نیکی وہی ہے جو زندگی کا ساتھ دے، جو ہمیشہ کے لئے جزو بدن بن جائے، جو رگوں میں دوڑتی پھرتی رہے جیسے خون دوڑتا پھرتا ہے، جس کے بغیر زندگی کا تصور ممکن نہ ہو

پس امسال جس کے ذکر سے میں نے بات چلائی ہے اللہ نے بے انتہا احسان فرمایا ہے۔ جو تصور میں بھی آ نہیں سکتی تھی کہ ہماری طاقت میں یہ ہو گی ہماری گناہ گار آنکھیں خدا کے ان احسانات کو دیکھیں گی۔ ہم سب نے دیکھا اور پھر آنکھوں نے تشکر اور حمد کے آنسوؤں کے دریا بہا دئے کہ اے خدا کیسی تیری شان ہے ایک مقام محمود سے تو نے دوسرے مقام محمود میں داخل کرنے کے لئے ہمیں پہلے سے نکالا اور صدق کے ساتھ نکالا۔ لفظ صدق میں ہی اس بات کی چابی ہے کہ اگلا بھی مقام محمود ہی ہو گا حالانکہ دوبارہ مقام محمود کا ذکر نہیں فرمایا۔ مگر پہلے بھی داخل ہوتے وقت لفظ "صدق" رکھ دیا جس کا مطلب تھا کہ سچائی کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں، اچھی چیز ملے گی۔ سچائی کبھی اندھیروں میں داخل نہیں کیا کرتی۔ سچائی کبھی ظلمات کے تحفے لے کر نہیں آتی۔ پس صدق میں اس سارے مضمون کو سمجھنے کی چابی ہے۔ جب فرمایا "اخرجنی مخرج صدق" تو مطلب یہ تھا کہ جیسے صدق سے داخل فرمایا ویسے ہی صدق سے نکالنا اور یہ صدق اور بھی نیکیوں کے پھل ہمارے لئے لائے۔ پس اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شمار ممکن نہیں۔ اس نے صدق کے ساتھ ہمیں اس مقام محمود سے نکال کر پھر آٹھ لاکھ سے اوپر کے مقام محمود میں داخل فرما دیا۔ اب بھی یہی تمنا ہے، اب بھی یہ دعائیں ہیں "رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطاناً نصیراً" تو ساری جماعت جو سلطان نصیر بن کر ان دعاؤں کو پورا کرنے میں مدد

محمد صادق جیولرز

MOHAMMAD SADIQ JUWELIER

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Hamburg:
Hinter der Markthalle 2
Near, Thalia Theater Karstedt,
20095 Hamburg,
Tel: 040/30399820

Frankfurt:
S. Gilani,
Tel: 069/685893

گار بنی ہوئی ہے اپنی دعاؤں کو پورا کرنے میں میری مدد گار بنی ہوئی ہے یہ وہ سلطان نصیر ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں عطا ہو رہے ہیں۔ اور پھر مزید دلوں میں جب خدا غیب سے وحی کے ذریعے جماعت کی طرف ان کے دلوں کی توجہ پھیرتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احمدیت کی محبت ان کے دلوں میں بھر دیتا ہے تو پھر اور بھی سلطان نصیر ہمیں عطا ہوتے ہیں۔ پھر بہت سے اور ذرائع ہیں سلطان نصیر عطا کرنے کے جن کا مشاہدہ عالمگیر جماعت کرتی آ رہی ہے اور انشاء اللہ کرتی چلی جائے گی۔ مگر لفظ صدق کا ایک تعلق ماقبل سے بھی ہے اور اسی تعلق نے میری توجہ ابتدائی آیات کی طرف پھیری۔ صدق قیام عبادت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پائے صدق عبادت پر ہے اور عبادت کے بغیر کسی کو پائے صدق نصیب نہیں ہو سکتا۔ پس بات گھوم کر پھر وہیں پہنچ جاتی ہے کہ اگر آپ نے ہر مقام محمود میں داخل ہونے کے بعد ہر مقام محمود سے ایک اور مقام محمود میں نکلنے کی دعا کرنی ہے تو یاد رکھیں اس دعا کے تقاضے پورے کرنے ہونگے، اس مضمون کی نوعیت کو گہرائی سے سمجھنا ہوگا، اس کا عرفان حاصل کرنا ہوگا ورنہ یہ بات ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے گی۔

> **جو راتوں کو اٹھتے ہیں اور خدا کی خاطر جب دنیا ان کو نہیں دیکھ رہی ہوتی محض اپنے رب کی محبت کے اظہار کے لئے اندھیروں میں کھڑے ہو جاتے ہیں، ان کی دعائیں ایک غیر معمولی طاقت رکھتی ہیں اور ان کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ عظیم الشان مقامات مومن کو عطا ہوتے ہیں**

پس ان باتوں کو سمجھتے ہوئے میں تمام عالمگیر جماعتوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے لئے بھی اور ہم سب کے لئے بھی یہی دعا کریں جو میں نے ابھی آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی ہے یعنی آغاز سے لے کر آخر تک اس دعا میں جب آپ کہتے ہیں صدق کے ساتھ داخل فرما تو اس بات کو شامل کر لیں کہ ایسے صدق کے ساتھ داخل فرما جو محمدؐ رسول اللہ کو عطا فرمایا تھا۔ اس صدق میں قیام عبادت بھی تھا، اس صدق میں تلاوت قرآن کریم بھی تھی، اس صدق میں راتوں کو صبح میں تبدیل کرنے کی طاقت بھی موجود تھی، اس صدق میں راتوں کو اٹھ کر خدا کے حضور تہجد کرنے کی توفیق بھی شامل تھی اور ایسے تہجد ادا کرنے کی توفیق شامل تھی جس کے بعد عرش سے لازمی طور پر یہ وعدہ اترتا ہے کہ تجھے خدا ضرور مقام محمود میں داخل فرمائے گا۔ اور جب داخل فرمائے گا تو پھر اس سے نکلنے کی دعا کرنا مگر صدق کے ساتھ۔ اور جب صدق سے اس سے نکلنے کی دعا کرو گے تو یاد رکھنا کہ سلطان نصیر کی دعا نہ بھولنا کیونکہ جتنی منزلیں بلند ہوتی چلی جائیں اتنے ہی خوف بھی لاحق ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اتنے ہی مزید طاقتور اور غالب مدد گاروں کی بھی ضرورت پیش آتی رہتی ہے۔ اتنے ہی حسد بھی بڑھتے جاتے ہیں، دشمنیاں بھی پہلے سے بڑھ کر آپ کو ہلاک کرنے کی تمنائیں کرتی ہیں، آپ کو گزند پہنچانے کی راہوں میں بیٹھتی ہیں، دن رات کوشش کرتی ہیں کہ کسی طرح ان کے بڑھتے ہوئے قدم روک لیں۔ پس وہ منظر بھی اب ابھر کر سامنے آتا چلا جا رہا ہے۔ پہلے سے کئی گنا زیادہ مشتعل ہو کر جماعت کے دشمن منصوبے بنا رہے ہیں کہ کسی طرح آپ کی ترقی کی راہیں روک لیں اور آپ کی راہ میں ایسی کمین گاہوں میں بیٹھیں کہ آپ کو کچھ خبر نہ ہو اور وہ اچانک آپ پر حملہ آور ہوں۔ اور ان چیزوں کے منصوبے بنانے کی قطعی معین اطلاعیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہنچا دی ہیں۔ پس اس مضمون کا سلطان نصیر سے ایک اور تعلق بھی قائم ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ دعا مانگو اللہ سے کہ جہاں دشمن طاقتور ہے اور دنیاوی طاقتوں کے بل بوتے پر، دنیاوی سلطانوں کے بل بوتے پر وہ خدا کے بندوں کو گزند پہنچانے کے منصوبے بنا رہا ہے۔ اے خدا جب ہمیں مزید روحانی ترقیات عطا فرما تو ساتھ ساتھ سلطان نصیر بھی عطا کرنا۔ کیونکہ ہم میں تو اپنی حفاظت کی طاقت نہیں ہے۔ ہم تو عاجز اور کمزور بندے ہیں۔ پس ان معنوں میں اگر آپ سلطان نصیر کی دعا بھی گہرائی کے ساتھ سوچ کر کرتے رہیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کو کوئی فکر نہیں ہے۔ کسی غم کی ضرورت نہیں، کسی کھوئے ہوئے پر حزیں ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو گا۔ آپ کو قدم قدم پر، لحہ لحہ سلطان نصیر عطا کرتا چلا جائے گا۔ پھر آپ دندناتے ہوئے شاہراہ ترقی اسلام پر آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور ان دعاؤں کے ساتھ جب آپ آگے بڑھیں گے تو مجال نہیں کسی دشمن کی خواہ وہ ایک ادنیٰ انسان ہو یا دنیا کا طاقتور بادشاہ ہو کہ آپ کی ترقی کی راہ روک سکے اور آپ کو گزند پہنچا سکے۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو اور یہ گر جو اس نے ہمیں سکھایا ہے اسے سمجھنے اور مزید گہرائی سے اس کا عرفان حاصل کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین۔ اللھم آمین)۔

> **صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے**
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بقیہ:-

سوال و جواب

مشابہ ہو جائے گی جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے اور اگر وہ ۷۲ فرقوں میں بٹے تھے تو یہ امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ یہ بیان کرنے کے بعد ساری حکمت واضح فرما دی کہ جب یہود ۷۲ فرقوں میں بٹ چکے تھے تو جو ان کا آسمانی علاج کیا گیا ویسے ہی آسمانی علاج اس امت کا ہو گا جو بچے گی اور وہ آسمانی علاج کیا تھا؟ مسیحیت۔ جب یہود ۷۲ فرقوں میں بٹ چکے، جب بظاہر ان کی تقدیر لکھی جا چکی تھی۔ زندگی کی کوئی رمق باقی نہ رہی تب مسیح پیدا ہوئے اور انہی میں سے سب کو اکٹھا کر کے Mould کر کے نہیں بلکہ ان میں سے پھر نیک اور متقی لوگوں کو باہر نکالا اور تقویٰ کی تعلیم دے کر ان کو از سر نو ایک امت میں تبدیل کرنا شروع کیا۔ امت موسیٰؑ کی تھی اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ یہ خیال غلط ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے الگ امت پیدا کی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو فرماتے ہیں میں تو کتاب کا ایک شعشہ بھی تبدیل کرنے کے لئے نہیں آیا اور یہی وہ تعلیم ہے جو آپ کے بھائی یعقوب نے آپ سے سمجھی اور وہ لوگ جیمز کہلاتے ہیں انہوں نے آپ سے سمجھا، آپ کے بارہ حواریوں نے آپ سے سمجھی اور ان حواریوں نے اپنا تعلق یہودی مذہب سے یا تورات سے نہیں توڑا۔ وہ جانتے تھے کہ مسیحیت ایک نیا مذہب نہیں ہے بلکہ پہلے مذہب کا تسلسل ہے۔ اس میں روحانیت کو واپس لایا گیا ہے جس کا فقدان ہو گیا تھا۔ پس بعد کے عیسائیوں نے اگر سینٹ پال کی پیروی میں یہودیت سے اپنا تعلق کاٹا ہے تو اس میں حضرت مسیحؑ اور ان کے حواریوں کا کوئی قصور نہیں ہے۔ آپ عیسائیت کی تاریخ پڑھ کر دیکھ لیں۔ آج بھی تمام عیسائی محققین اس بات پر متفق ہیں کہ وہ لیڈر شپ جو مسیح نے پیچھے چھوڑی تھی وہ مسلسل اس بات پر اصرار کرتے رہے کہ حضرت مسیح کوئی نیا مذہب نہیں لائے بلکہ پہلے مذہب کی ہی تجدید فرمائی ہے۔ اور اس کا کوئی شعشہ تبدیل نہیں فرمایا۔ اس لئے وہ کلیۃً موسوی مذہب کی پیروی کے اندر رہتے ہوئے حضرت مسیحؑ کے تابع ہوئے۔ جو بعد میں رو چلی ہے وہ سینٹ پال کا مذہب ہے اور انہوں نے عیسائیت کی شکل ہی بالکل بدلا دی۔

پس میں آپ کو اس حوالے سے بتا رہا ہوں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تو آپ سینٹ پال کی بات نہیں کر رہے۔ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان حواریوں کی باتیں کر رہے ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰؑ سے تربیت پائی تھی۔ آپ فرماتے ہیں ویسا ہی دور شروع ہو گا اور مسیح نازل ہو گا۔ پس نزول مسیح کی یہ حقیقت ہے اور ہمارے نزدیک امت کے اختلاف دور کرنے کے لئے وہی علاج جو پہلے کارگر ثابت ہو چکا ہے اس کا اعادہ ضروری تھا۔ پس اگر بیماری یہودیت ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کا علاج مسیحیت ہے۔ اب آگے یہ بحثیں چلیں گی کہ پرانا مسیح واپس آئے گا یا امت محمدیہ میں مسیح پیدا ہو گا۔

حضور نے سائل سے مخاطب ہو کر فرمایا، آپ نے چونکہ اختلاف کی بات کی تھی میں نے اختصار کے ساتھ اس کی تاریخ بیان کر دی ہے اور اس کی نوعیت پر روشنی ڈالی ہے۔

(باقی آئندہ شمارے میں، انشاء اللہ)

احمدی بھائیوں کی اپنی قابل اعتماد ٹریول ایجنسی
ہوائی سفر کیلئے
INDO-ASIA REISEDIENST
کی خدمت کے نئے انداز
دنیا کے گرد پھیلے ہوئے پانچ براعظموں میں کسی بھی ملک میں سفر کرنے کیلئے مناسب داموں پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ حاصل کریں اور
اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں کے بارعایت ٹکٹ کے حصول کیلئے ہماری خدمات سے مستفید ہوں
جلسہ سالانہ قادیان کیلئے
بکنگ جاری ہے
P.I.A کی خصوصی پیشکش
۴ افراد پر مشتمل کنبہ کیلئے ٹکٹ میں ۱۰ فیصد رعائت
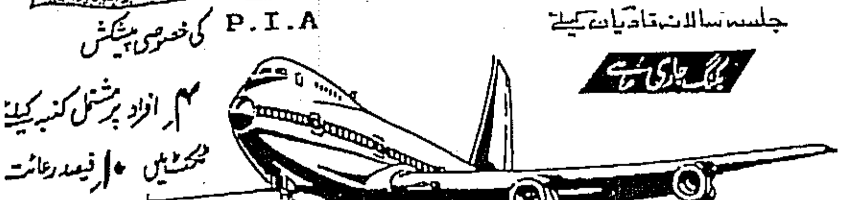
امریکہ اور کینیڈا کیلئے —— Last Minute Price
سٹٹگارٹ میونخ ہمبرگ Düsseldorf سے کراچی ab 980,-
عمرہ یا حج کی ادائیگی ہر مسلمان کی دلی آرزو ہے، پاکستان جاتے ہوئے اس اہم ترین سفر کے لئے ہم سے رابطہ کیجئے اور اپنی نشست محفوظ کرا لیجئے۔ مسافروں کا آرام ہمیشہ ہماری اوّلین ترجیح رہا ہے
آپ جرمنی کے کسی بھی ایئرپورٹ سے براستہ فرینکفرٹ ڈائریکٹ لاہور اور اسلام آباد فضائی سفر کر سکتے ہیں
نیز ہمارے ہاں انگریزی اور اردو کا جرمن زبان میں ترجمہ کرانے کا بندوبست بھی موجود ہے
آپ کی خدمت کے منتظر
منیر احمد چوہدری (ایئرپورٹ سپیشلسٹ) عبدالسمیع (ویٹے وکیل والے)
Indo - Asia Reisedienst
Am Hauptbahnhof 8-60329 Frankfurt
Tel. : 069 - 236181

سوال و جواب

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۹۵ء کو محمود ہال لندن میں ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں بعض غیر از جماعت احباب نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس موقع پر معزز مہمانوں کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گفتگو افادہ احباب کے لئے ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر پیش کر رہا ہے۔ اسے مکرم یوسف سلیم ملک صاحب نے مرتب کیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (مدیر)

اسلام میں اختلافات اور فرقے کیوں ہیں

ایک مہمان دوست کا سوال تھا کہ اسلام، اللہ رب العزت نے وحی کے ذریعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا۔ ہمارا یقین ہے کہ وہی اسلام براہ راست حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے پہنچا دیا۔ اب ہم تک جو اسلام پہنچا ہے وہ براہ راست حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے نہیں پہنچا، مختلف ایجنسیوں کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے جس میں صحابہ کرام یا دیگر تبع تابعین کا کردار ہے۔ اگر یہ اسلام وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا تھا اور جس پر ہم گامزن ہیں تو پھر اس میں اختلافات اور فرقے کیوں ہیں؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کا جو سوال ہے اس کو مزید واضح کرنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ براہ راست ہمیں نہیں پہنچا۔ تو اب چودہ سو سال تو ہو چکے ہیں براہ راست آپ تک کیسے پہنچ سکتا تھا۔ سلسلہ بہ سلسلہ بات آگے بڑھتی ہے۔ صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس دوران جب کہ بات مختلف زمانوں میں مختلف لوگوں کی وساطت سے آگے بڑھی، اس میں کہیں انسانی عمل دخل تو نہیں ہو گیا۔ صرف یہ سوال ہے جو اٹھتا ہے۔ لیکن وہ کتاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں ہی تحریر میں آگئی اور جس پر کثرت سے دوسرے گواہ بھی بن گئے، حفظ بھی کروائی گئی اور صحابہ میں کثرت سے حفاظ پیدا ہوئے یہاں تک کہ ایک موقع پر ایک سریہ میں ستر حفاظ قرآن شہید ہو گئے تھے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں صرف تحریر پر اکتفا نہیں کیا جاتا تھا بلکہ کثرت کے ساتھ قرآن حفظ کرنے کا رواج تھا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دیکھا کہ بعض قبیلے اپنی قراءت میں قرآن کریم کو کچھ اختلاف سے پڑھ رہے ہیں تو اس وقت آپ نے جو تحریریں تھیں ان کو اکٹھا کروایا اور حفاظ کی گواہیاں ساتھ لگائیں اور چونکہ اس زمانے میں اعراب یعنی زیر، زبر اور پیش وغیرہ نہیں لگا کرتے تھے اس لئے اس کی ضرورت پیش آئی کہ حفاظ کی مدد سے قرآن کریم کی قراءت کے متعلق قطعی طور پر فیصلہ کر لیا جائے کہ یہ وہ قراءت تھی جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تائید حاصل تھی یعنی آپؐ نے جس طرح جبرائیل سے سنا تھا وہ اس طرح تھا۔ اس کو مصحف عثمان کہا جاتا ہے۔ پس جو مصحف عثمان ہے وہ بعینہ وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اس طرح مجھے جبرائیل نے اللہ کا پیغام پہنچایا ہے۔ اس لئے بعد میں جو واسطے پڑے ہیں وہ واسطے صرف ایسے ہیں جیسے ایک کتاب کے Reprint ہو رہے ہیں۔ اور ریپرنٹ کے واسطے چاہے لاکھ ہو جائیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اصل اسی طرح رہتا ہے۔

اختلاف کا مسئلہ

اب رہا اختلاف کا مسئلہ، تو اس وقت امت میں قرآن کریم کے متعلق جو اختلاف پائے جاتے ہیں ان کی بنیاد اس بات پر نہیں ہے کہ بعض کہتے ہیں قرآن کریم یہ ہے اور بعض کہتے ہیں وہ ہے۔ ان اختلافات کی بنیاد انہی آیات پر ہے جن کو سب قرآن کی آیات تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے معنے سمجھنے میں اختلاف ہے اور معنے سمجھنے کے اختلاف کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یہ تو صرف الٰہی کلام سے نہیں دنیا میں مصنفین اور شعراء کے کلام سے بھی ان کی وفات کے بعد اختلاف شروع ہو جاتا ہے کہ ان کا یہ مطلب تھا یا یہ مطلب تھا۔

پس جہاں تک معنوی اختلاف کا تعلق ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان ایک پہلو سے غور کرتا ہے تو اس کے ایک معنے سمجھ آتے ہیں۔ ایک اور انسان کسی اور پہلو سے غور کرتا ہے تو اسے کچھ اور معنے سمجھ آتے ہیں۔ یہ اختلافات اعتقادی ہوتے ہیں یا فہم کے اختلافات سے تعلق رکھتے ہیں۔ کچھ فقہی اختلافات ہوتے ہیں ان کا قرآن کریم کی آیات کو سمجھنے کے اختلاف سے زیادہ ان روایات سے تعلق ہوتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرز عبادت اور اسلام کو سمجھنے کے بعد اس کی تشریحات سے تعلق رکھتی تھی۔ یہ بھی ایک وسیع مضمون ہے کہ وہ اختلاف کیوں پیدا ہوئے۔

مجددیت کا اہم کردار

پس یہ لازم تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصال کے بعد جوں جوں وقت گزرتا امت میں کچھ اختلاف ضرور پیدا ہوتے۔ قرآن کی تبدیلی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے سمجھنے کے اختلاف کی وجہ سے یا اعمال بجالانے کی طرز کے تعلق میں۔ یہ وہ اختلافات ہیں جو رفتہ رفتہ ہر صدی آگے بڑھ سکتے تھے اور بڑھتے رہے لیکن ان کے حل کے طور پر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو خوش خبری دی گئی کہ ہر صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ ایسے مجدد کو مبعوث فرمائے گا جو دین کو ان لوگوں کے لئے از سر نو تازہ اور پاک اور صاف کر کے دکھائے گا۔ چنانچہ تمام اہم امور پر جن میں اختلاف کچھ سنگین ہوتے نظر آتے تھے ان میں مجددین نے بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے اور اس طرح اسلام کو پاک اور صاف رکھنے میں مجددیت نے ایک بہت بڑا کردار ادا کیا۔

موجودہ اختلافات کا اصل سبب

جو اختلافات آپ آج دیکھ رہے ہیں یہ اور نوعیت کے اختلاف ہیں۔ ان کا اس تاریخی تدریجی عمل سے تعلق نہیں ہے۔ یہ وہ اختلافات ہیں جن کا تعلق تقویٰ کی کمی سے ہے۔ جو اختلافات دیانت داری سے ہوں۔ ایک زاویہ سے مضمون کو دیکھنے سے یا دوسرے زاویہ سے دیکھنے سے ہوں ان اختلافات سے کوئی نقصان نہیں پہنچا کرتا بلکہ انسانی ذہن ترقی کرتا ہے اور اختلافی مسائل میں جو مشق ہوتی ہے اس سے نئے نئے گوشے سامنے آتے ہیں۔ چنانچہ اس کی مثال آپ نے دیکھنی ہو تو (تفسیروں میں دیکھیں) مفسرین کی اکثر بحثیں ایسی ہیں جن میں اختلافات کے باوجود فساد نہیں ہے۔ تفسیر کی بڑی بڑی عظیم کتابیں لکھی گئیں۔ حضرت امام رازی کی جو تفسیر کبیر ہے وہ تفسیر کے مضمون میں حرف آخر سمجھی جاتی ہے اور وہ کثرت سے اختلافات کا ذکر فرماتے ہیں لیکن ان اختلافات کے نتیجہ میں عقل صیقل ہوتی ہے، امکانات ابھر کر سامنے آتے ہیں لیکن فساد پیدا نہیں ہوتا۔

آپ کو جو اختلاف آج تکلیف دہ محسوس ہو رہا ہے وہ امت کا ایسا اختلاف ہے جس نے امت کو پارہ پارہ کر دیا ہے اور جس نے ملی وحدت کو توڑ دیا ہے اور یہ اختلاف ہے جو دراڑیں بن گیا ہے۔ عمارتیں جب پرانی ہو جائیں تو بعض دفعہ سطحی لکیریں پڑتی ہیں یعنی چونے اور پلستر کے اوپر کچھ لکیریں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس سے عمارت کو نقصان نہیں ہوا کرتا۔ دوبارہ پینٹ کر دیں تو صاف ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر وہ دراڑیں گہری ہو جائیں تو پھر اوپر سے چلتی ہوئی نیچے تک پہنچ جاتی ہیں اور اس صورت میں پھر یا تو غیر معمولی اصلاحی کام کی ضرورت پیش آتی ہے یا پھر عمارت کو کالعدم قرار دے کر متروک کر دیا جاتا ہے۔ یہ جو اس قسم کا اختلاف ہے یہ پہلی امتوں میں ہمیں ملا تبھی شریعتیں بدلیں لیکن قرآن کریم نے یہ خوش خبری دی کہ قرآن کریم کی تعلیم چونکہ بذات خود محفوظ رہے گی اس لئے ایسا اختلاف امت میں دائمی طور پر پیدا نہیں ہو گا جو قرآن کو متروک کرنے پر مجبور کرے۔ یہ کتاب حفاظت یافتہ ہے اور حفاظت کر سکتی ہے۔ اس خوش خبری کے نتیجہ ہی میں مہدویت اور مسیحیت کا تصور سامنے آتا ہے۔ ایک عرصہ تک امام جو مجددین تھے وہ اختلافات کا حل کرتے رہے لیکن جب ایسی نوعیت آگئی کہ مسلمان مسلمان سے ایسے لڑ پڑا کہ گویا کہ ایک امت کا جزو نہیں رہے تو یہ قطعی بات ہے کہ یہ اختلاف بنیاد کو پھاڑ نہیں سکا یعنی قرآن وہی رہا ہے۔ قرآن میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکا۔ پس قرآن کی بنیاد پر از سر نو اوپر کے خطرناک اختلافات کو دور کرنا جس امام کے سپرد اللہ تعالیٰ نے فرمانا تھا اسی کا نام مہدی ہے اور اسی کا نام مسیح ہے۔ اس کا ثبوت احادیث میں یوں ملتا ہے کہ جہاں مہدی اور مسیح کے آنے کی غرض و غایت بیان فرمائی ہے وہاں اس کا حکم اور عدل ہونا بیان فرمایا گیا ہے یعنی مہدی کو بھی حکم اور عدل بیان کیا گیا ہے اور مسیح کو بھی حکم اور عدل بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کی تشریح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ امت کے اوپر انصاف کی کرسی پر بیٹھے گا اور اللہ تعالیٰ سے حاصل کردہ ہدایت کی روشنی میں ان کے اندر کے اختلافات کو حل کرے گا اور اسلام کے نئے سرے سے ایک مؤثر تحریک بننے میں وہ اہم کردار ادا کرے گا۔ یہ وہ مضمون ہے جو اختلافات کا ہے۔

اختلافات کی اصل وجہ تقویٰ کی کمی ہے

پس اختلافات کی جو موجودہ صورت ہے اس کا قرآنی اختلافات سے تعلق نہیں ہے۔ اس کا تعلق اس رخنے سے ہے جسے ہم تقویٰ کی کمی کہتے ہیں۔ جب تقویٰ کی کمی پیدا ہو جائے تو ایک دوسرے کے وہ اختلافات جن کو پہلے بزرگ بڑے حوصلے کے ساتھ برداشت کرتے رہے ان کے برداشت کرنے کا حوصلہ اٹھ جاتا ہے۔ پھر کفر کے فتوے اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے فتوے چلتے ہیں۔ پھر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کے خون کو مباح قرار دیتا ہے، اس کا قتل جائز سمجھتا ہے۔ پھر یہ معاملہ آگے بڑھتا ہے یہاں تک فتوے جاری کئے جاتے ہیں کہ یہ فرقہ اگرچہ مسلمان کہلاتا ہے مگر سکھوں، ہندوؤں سے بدتر ہے (معاف کرنا میں سکھوں کا لفظ اس لئے بول رہا ہوں کہ ہمارے سامنے ایک سکھ بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس کی تائید میں میں نہیں کہہ رہا میں بتا رہا ہوں کہ جب یہ فقرے پڑھیں گے تو اس کے پس منظر کا علم ہو۔ وہ جو باتیں کرتے ہیں قرآن ان کی تعلیم نہیں دے رہا۔ مگر یہ باتیں ان کے جھوٹے ہونے کا ثبوت ہیں) وہ کہتے ہیں وہ لوگ جو کتاب پر ایمان لے آئے، جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر ایمان لے آئے، ان کا یہ عقیدہ چونکہ ہماری اس تشریح کے خلاف ہے جو ہم قرآن کی سمجھتے ہیں اس لئے ان کا ایمان سکھوں، ہندوؤں، مشرکوں، عیسائیوں اور یہودیوں سب سے بدتر ہے۔ یعنی ان کو اسلام کہیں دکھائی دیتا ہے تو اسلام سے باہر دکھائی دیتا ہے اور اسلام کے اندر ہر فرقہ دوسرے فرقے کو اسلام سے اس طرح بے تعلق دیکھتا ہے جیسے اس کا دور کا بھی تعلق نہیں رہا جب کہ باہر کے دائرہ میں رہنے والے لوگ نسبتاً زیادہ مسلمان دکھائی دینے لگتے ہیں۔ یہ وہ افتراق ہے جو ملت واحدہ کو پارہ پارہ کر دیتا ہے۔ ایسے افتراق کے وقت حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسیحیت کی ضرورت پیش آتی ہے، مہدویت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر اور الٰہی رہنمائی حاصل کئے بغیر یہ اختلاف از خود حل نہیں ہوا کرتے۔

آسمانی علاج

اس مضمون کو ظاہر فرمانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کی مثال دے کر ہمیں سمجھایا۔ آپ نے فرمایا ایک ایسا زمانہ آئے گا جب کہ میری طرف منسوب ہونے والی امت، یہود کے اسی طرح مشابہ ہو جائے گی

باقی صفحہ نمبر ۹ پر

Kenssy
Fried
Chicken
TELEPHONE 539 3773
589 HIGH ROAD,
LEYTONESTONE,
LONDON E11 4PB
PROPRIETOR: MASOOD HAYAT

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۴۳)

کاربوویج کے مختلف خواص کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۱۴ نومبر ۱۹۹۴ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن (۱۴ نومبر ۱۹۹۴ء) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھک کلاس میں کاربوویج پڑھائی اور اس دوا کی اہم علامات اور متعلقہ تفاصیل اپنے ذاتی تجربات کے حوالے سے ارشاد فرمائیں۔

کاربوویج (Carbo Veg)

اس کی بنیادی بات خون کا Stagnant ہو جانا، سست ہو جاتا ہے۔ کیپلریز میں بھی خون کی حرکت سست ہو جاتی ہے اور جگہ جگہ نیلے نشان خون جمنے کی علامت کے طور پر نظر آتے ہیں۔ اس میں وریدیں (Veins) خراب ہوتی ہیں مگر شریانیں (Arteri-es) ٹھیک ہوتی ہیں۔ جسم سخت ٹھنڈا ہوتا ہے۔ Extremeties پر اثر زیادہ ہوتا ہے جہاں دوران خون مدھم پڑ جاتا ہے۔ ہاتھوں کا سونا اور ٹانگوں کی Numbness اس کی علامات ہیں۔ خاص طور پر پنڈلیوں کے اعصاب پر اثر ہوتا ہے۔ پنڈلیوں کے اعصاب کو دوسرا دل بھی کہا جاتا ہے۔ یہ نیچے سے خون کو پمپ کر کے اوپر بھیجتی ہیں۔ اچانک اٹھنے سے سر خالی ہو جائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ پنڈلیوں سے خون صحیح طرح پمپ ہو کر اوپر نہیں آ رہا اور یہ کاربوویج کی بھی علامت ہے۔ یہ Extremeties کوٹون اپ کرتی ہے۔ بلڈ سرکولیشن کی کمزوری اور عضلاتی طاقت کا ختم ہونا دور کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موت کے قریب کے لمحات میں نئی حرکت پیدا کرنے میں کاربوویج کام آتی ہے۔ اور زندگی کی ڈوبتی کشتی کو Kik Up کرتی ہے۔ کئی دفعہ نزع کی حالت میں مریض اچھا ہوا۔ اگرچہ بعد میں ختم ہو گیا یعنی اس کا فوری اثر لازمی ہوتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ اس کا بالکل اثر نہ ہوا ہو۔

ایک خاتون نے ایک مریضہ کا ذکر کیا ہے انہوں نے کاربوویج کے بارے میں میرا لیکچر سنا ہوا تھا۔ مریضہ کے جسم کا ردعمل ختم ہو گیا تھا۔ بے ہوشی تھی، انہوں نے اس کے منہ میں کاربوویج ڈال دی۔ چند منٹ میں قریب المرگ مریضہ میں جان پڑنی شروع ہو گئی اور مریضہ ہوش میں آ گئی۔ اب دوسری دواؤں کا اثر بہتر ہونا شروع ہو گیا ہے۔ یہ ہفتہ دس دن کی رپورٹ ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ کاربوویج جان بچانے والی دوا (Life Saving Drug) کے طور پر ہمیشہ پاس رکھیں۔

جب یہ صحیح علامتوں میں دی جائے تو اس کی ہر پوٹینسی ۳۰ ہو یا ہزار ہو یا لاکھ تک بھی کام کرتی ہے۔ حضور نے فرمایا ہومیو پیتھی میں ابھی یہ تحقیق تشنہ ہے کہ وہ کون سا رہنما اصول ہے جس سے پوٹینسی کا تعین کیا جا سکے۔ یہ سب سے مشکل کام ہے۔ کہیں چھوٹی پوٹینسی اثر کرتی ہے کہیں صرف بڑی پوٹینسی مؤثر ہوتی ہے اور چھوٹی پوٹینسی کا کوئی بھی اثر نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایا میں نے بہت مطالعہ کیا ہے لیکن اس بارے میں کوئی رہنما اصول نہیں مل سکا جس سے فیصلہ کیا جا سکے۔

کاربوویج زیادہ مادی شکل کی بیماریوں یعنی عضلات، معدے اور انتڑیوں کی خرابی میں استعمال ہوتی ہے۔ اگر زیادہ گہری بیماری نہ ہو تو Low پوٹینسی کام کرتی ہے یعنی ۳۰ کی طاقت میں اور زیادہ بڑی پوٹینسی اثر ہی نہیں کرتی۔ روزمرہ کی عضلاتی Mus-cular کمزوریوں میں ۳۰ سے ۲۰۰ تک کی پوٹینسی کارآمد ہوتی ہے۔ چوٹوں میں ۳۰ بھی اور ۲۰۰ پوٹینسی بھی کام کرتی ہے۔ مگر چوٹوں میں ۱۰۰۰ جو اثر کرتی ہے ویسا اور کوئی دوا اثر نہیں کرتی۔ بعض صورتوں میں بہت اونچی طاقت دینے میں احتیاط کی بھی ضرورت ہے۔ اب تک کا تجربہ یہ ہے کہ گہری بیماریوں میں اونچی طاقت نہ دی جائے۔ جب زندگی آخری نقطہ پر پہنچ رہی ہو یعنی روح تک پہنچ رہی ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زندگی کے نظام دفاع کو جب پیغام پہنچنے بند ہو جائیں تو بڑی طاقت بہتر ہے بہ نسبت چھوٹی کے۔ مثلاً سل کا مریض ہو جس کا مرض بہت آگے بڑھا ہوا ہو تو اسے اصولاً اونچی طاقت دینا غلط نہیں ہو گا۔ یعنی جہاں تک مرض کے تقاضے کا تعلق ہے اونچی پوٹینسی صحیح ہے لیکن ساتھ ساتھ مریض کی مجموعی طاقت بھی دیکھنی چاہئے۔ اگر مریض بہت کمزور ہو تو بڑی طاقت میں دینا نقصان دہ ہے کیونکہ اس صورت میں دوا جسم سے جتنی قوت مانگتی ہے وہ جسم کے پاس نہیں ہے۔

جو بیماریاں اعصاب کے نظام یا خلیوں میں تبدیلیاں لے آتی ہیں اور رفتہ رفتہ بڑھتے ہوئے کئی قسم کی کرانک Chronic بیماریوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ ہمیشہ ایسی صورت میں بیماری کی رفتار کو سامنے رکھ کر ۶ ماہ، سال یا چند سال تک بھی دوا دی جا سکتی ہے۔ پانچ چھ سال کا عرصہ بھی ہو سکتا ہے۔ جس بیماری میں اندرونی ساخت میں تبدیلیاں پیدا ہو جائیں وہاں مریض کو فوراً اچھا کرنے کے خیال سے ہائی پوٹینسی کا استعمال احمقانہ بلکہ ظالمانہ ہے۔ کینسر، ایڈز، گہری دماغی بیماریاں، سفلس وغیرہ کے اثرات ہڈیوں تک پہنچ چکے ہوں تو وہاں عام پوٹینسی کوئی اثر نہیں دکھاتی۔ کالی کارب میں پرانے مریضوں کے انگلیاں ہاتھ پاؤں مڑ کر اکٹھے ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں اگر کالی کارب علاج ہو تو پہلے کاربوویج دیں پھر کالی کارب شروع کرائیں۔ ایسے مریض کو اگر ایک لاکھ میں دے دیں تو اس کے لئے مریض کو سخت عذاب کی تکلیف ہو گی۔ جسم کی ساری اکانومی اٹھ کھڑی ہو گی۔ بعض بیماریاں وقت چاہتی ہیں۔

حضور نے فرمایا ہمارے اندر جو ڈی این اے ہے اس میں ساری زندگی کے لئے احکامات موجود ہیں۔ مثلاً دانت کے لئے یہ حکم ہے کہ کیلشیم ایک خاص وقت میں دانت بنائے۔ پھر جب بن جائے تو اس کے بنانے کی رفتار غیر معمولی طور پر کم ہو جائے گی لیکن رکے گی نہیں۔ ایک خاص معین رفتار سے دانت گھستے رہتے ہیں ان کو ساتھ ساتھ کیلشیم مہیا ہوتی رہتی ہے اور دانتوں کی گھسائی کے باوجود دانت اپنی جگہ پر قائم رہتے ہیں۔ اگر بڑھنے کا یہ سلسلہ نہ رہے تو ہڈیوں کا اور غدودوں کا کینسر لاحق ہو جاتا ہے۔ اس کا رجحان صحت مند جسموں میں بھی ہوتا ہے۔ اس سے محفوظ رکھنے کے لئے جس کا دفاعی نظام موجود ہے جو کینسر کے Cells کو مار رہا ہے۔ کوئی بیماری ایسی نہیں جس سے جسم نہ نمٹ سکے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ یہ اتفاق ہے کہ کبھی کبھی ہزاروں میں سے کینسر کا ایک مریض خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے۔ یہ بات بتاتی ہے کہ جسم میں علاج کی طاقت تھی جسے استعمال نہیں کیا گیا۔ یہ جو آخری حالت ہے روح کو بتانے کی کہ جسم کا دفاعی نظام کام نہیں کر رہا اس پیغام کے لئے بڑی پوٹینسی کی ضرورت ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا ہومیو پیتھی میں سب سے مشکل مرحلہ اونچی طاقت اور نیچی طاقت میں استعمال کا ہے۔ بعض ہومیو ڈاکٹروں کو چھوٹی پوٹینسی کی عادت ہے بعض کو غیر معمولی بڑی طاقت کی۔ عام پڑھنے والا بالکل کنفیوز ہو جاتا ہے۔ کاربوویج کی پوٹینسی Crisis کے وقت ۳۰ بھی ۲۰۰ بھی اور ۱۰۰۰ نے بھی کام کیا ہے۔ کرائسس کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے یہ سہولت رکھی ہے کہ فوری ری ایکشن ہو جاتا ہے۔ کرائسس کی دوائیں پورے علاج کا کام نہیں کرتیں۔ اس کے اثر کا چھوٹا سا دائرہ ہے۔ پھر اس کا کام ختم ہو جاتا ہے، پھر دوسری ادویہ دیں۔

حضور نے فرمایا، کاربوویج میں سخت سردی لگتی ہے لیکن مریض اس کے باوجود کھلی ہوا چاہتا ہے۔

کاربوویج بال جھڑنے میں بھی فائدہ مند ہے۔ اس میں نکسیر کا کرانک رجحان بھی ہے۔ بعض لوگوں کو ویسے خارش نہیں ہوتی لیکن بن ران میں خارش ہوتی ہے۔ بعض کے گلے بیٹھتے ہیں اس کا گلا شام کو بیٹھتا ہے۔ فاسفورس کا گلا بھی شام کو بیٹھتا ہے۔ بیلاڈونا اور فاسفورس میں ٹانسلز خراب ہوں تو گلا بیٹھتا ہے۔

اندر جلن اور باہر سردی کاربوویج کی خاص علامت ہے۔ کلکیریا کارب اس کے مشابہ ہے۔ دونوں میں کاربن ہے۔ کاربن زندگی کا سب سے اہم اور لازمی جزو ہے۔ زندگی کاربن کے بغیر متصور نہیں ہو سکتی۔ یہ زندگی کی بنیادی اینٹ ہے جس سے ڈی این اے اور آر این اے بنتے ہیں۔

کاربوویج میں ناسوروں اور گنگرین کا رجحان ہے۔ یہ کلکیریا کارب میں بھی ہے۔ دماغ رفتہ رفتہ ماند پڑ جاتا ہے۔ مریض غم اور خوشی سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔ زندگی سے عدم دلچسپی ہو جاتی ہے۔ خوشی کی خبر ہو یا غم کی، معمولی سا ردعمل دکھاتا ہے، ورنہ گم سم رہتا ہے۔ یہ پاگل پن کی وہ قسم ہے جس کو آسانی سے ٹھیک نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے مواقع پر اونچی طاقت مفید ہے۔ پہلے کم طاقت دے کر دیکھیں پھر اونچی طاقت میں دیں۔ جہاں زیادہ دوائیں ایک جیسی ہوں وہاں مزاج کو معلوم کریں۔ ہومیو پیتھک میں تشخیص بہت اہم ہے۔ ہومیو پیتھی سیکھنے کا صحیح اصول مزاج کے مطابق دوا دینا ہے۔

ضمناً حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سب سے اچھا ہومیو پیتھ وہ ہے جو ایلو پیتھی کا بھی ڈاکٹر ہو۔ اس معاملے میں ایلو پیتھ ڈاکٹروں کو چاہئے کہ وہ ہومیو پیتھی کے ساتھ محاذ آرائی ختم کر دیں۔ اس کو ساتھ جوڑ کر آگے بڑھیں۔ انگلستان میں اب اس سلسلے میں بہت رجحان ہو گیا ہے۔

کاربوویج میں دماغ بہت سست ہوتا ہے۔ اس کا سر درد اکثر گدی سے شروع ہوتا ہے۔ نیٹرم سلف (Nat.Sulph) بھی اس کی دوا ہے۔ اس کا حرام مغز (Medulla Oblongata) سے گہرا تعلق ہے۔ اس میں بھی گدی کے درد کا رجحان ہے۔ سردرد سارے سر سے شروع ہو کر گدی میں اکٹھا ہو جاتا ہے۔ کاربوویج کے سردرد کا اکثر نزلاتی بیماریوں سے تعلق ہے حالانکہ نزلاتی بیماریوں میں اکثر ماتھے میں درد ہوتا ہے۔

نیٹرم میور کی علامتیں چھوٹے چھوٹے ہتھوڑے سے سارے جسم پر پڑتے محسوس ہوتے ہیں۔ لیکن اس میں (کاربوویج میں) بڑے بڑے ہتھوڑے محسوس ہوتے ہیں۔ اس اعتبار سے یہ بیلاڈونا سے مشابہ ہے۔ اس کی دھمک نمایاں ہوتی ہے۔ دل کی ہر دھڑکن ہتھوڑا لگتی ہے۔ یہ علامت مسلز کے کمزور ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔

اس میں رات کا خوف آرسینک سے مشابہ ہے۔ بھوتوں کا خوف، ماتھوں پر ٹھنڈے پسینے آنا، کانوں سے سخت بدبودار مادہ خارج ہوتا ہے۔ اس کی پیپ میں بدبو کی غیر معمولی شدت ہے۔ اس میں کانوں کی بیماریاں بسا اوقات کسی بڑے بخار کے بعد ہوتی ہیں۔

کاربوویج میں دائمی نزلہ، اپھارہ، نزلہ اعصاب پر گرے۔ مسوڑھے دانت چھوڑ دیں۔ ہر قسم کی مسوڑھے کی پرانی بیماریاں شامل ہیں۔

خریداران الفضل سے گذارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرما کر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینیجر)

MOST AUTHENTIC INDIAN FOOD

GRANADA

TAKE AWAY

202 ROUNDHAY ROAD

LEEDS

TELEPHONE 0532 487 602

عکس نما

(پروفیسر محمد ارشد چوہدری)

۷۰ سالہ سرد جنگ سرمایہ دار کی فتح پر منتج ہو کر ختم ہو چکی ہے۔ بین الاقوامی سیاسی توازن بگڑ چکا ہے۔ نئی بندر بانٹ بعنوان نیو ورلڈ آرڈر کا آغاز ہو چکا ہے۔ نیو ورلڈ آرڈر کے ابتدائی تجربات حوصلہ افزاء رہے ہیں۔ عراق کی خوراک و ادویات کی ناکہ بندی کامیابی سے جاری و ساری ہے۔ عراقی حکومت کے بیان کے مطابق دس لاکھ عراقی بچے اور خواتین خوراک و ادویات کی نایابی کے باعث نیو ورلڈ آرڈر کی نذر ہو چکے ہیں۔ بوزنیا کا تجربہ بھی عملاً کامیاب ہو چکا ہے۔ مغرب اور مشرق دونوں بوزنیا کا ساتھ چھوڑ چکے ہیں۔ جدید سپر ہٹلرز (Super Hitlers) Solobodan اور Radovan اقوام متحدہ اور مغرب کی حفاظت اور چھتری تلے چنگھاڑ رہے ہیں۔ دنیا کو یہ سبق سکھایا جا رہا ہے کہ مغرب بہادر وہ شیر ہے جو جب چاہے انڈے دے اور جب چاہے بچے دے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

نیو ورلڈ آرڈر یہود و نصاریٰ کا مشترکہ منصوبہ ہے جس کا واحد مقصود اسلام کو Contain کرنا ہے۔ نیو ورلڈ آرڈر کا ایجنڈا بعینہ وہی ہے جو اس آیت کریمہ میں بیان ہوا ہے کہ، "یہود اور نصاریٰ ہر گز تجھ سے راضی نہیں ہونگے جب تک تو ان کی ملت کی پیروی نہ کرے"۔ (البقرہ.۱۲۱)۔ امریکن وزیر خارجہ کے بیان کے مطابق نیو ورلڈ آرڈر کا خاکہ (Blueprint) یہ ہے کہ یورپ کے صنعتی ممالک امریکہ کی قیادت میں کرہ ارض کا چارج سنبھال لیں اور Global Police کا کردار ادا کریں اور ہر مجرم ملک کو عبرتناک سزا دیں۔ ممکنہ جرائم کی فہرست یہ ہے:

(۱) غیر جمہوری طرز عمل: اس جرم کی تعریف وہ ہوگی جو مغرب بہادر فرمائے گا۔ گویا کہ:

Western words would mean what the west wants them to mean

(۲) بنیاد پرستی: یہودی بنیاد پرست، بنیاد پرست شمار نہیں ہونگے۔ عیسائی بنیاد پرست بھی سزا سے مستثنٰی ہونگے۔ ہندو بنیاد پرست کو بھی Immunity حاصل ہوگی۔ وغیرہ۔ بنیاد پرست سے مراد صرف مسلمان ہوگا

(۳) انسانی حقوق کی خلاف ورزی: یہ قانون بھی صرف اسلامی ریاستوں پر لاگو ہوگا۔

(۴) دہشت پسندی: اسلامی ممالک کے سوا کوئی ملک دہشت پسند نہیں ہے۔

(۵) منشیات کا کاروبار: یورپ اور امریکہ کے منشیات فروش نیو ورلڈ آرڈر سے مستثنٰی ہونگے اور بھی جسے بادشاہ سلامت (مغرب) چاہیں گے اس قانون سے مستثنٰی قرار دے سکیں گے۔

(۶) ایٹمی طاقت بننے کے خواب دیکھنا: ایٹمی طاقت بننے کے خواب دیکھنے والوں میں سے اسرائیل، ہندوستان، جنوبی افریقہ اور یورپین روسی ریاستیں (یوکرین اور لیٹویا) اور دیگر ممالک مجرم تصور نہیں کئے جائیں گے۔ صرف پاکستان، ایران، شام، لیبیا، مصر اور وسطی ایشیا کی مسلم ریاستیں وغیرہ مجرم تصور کی جائیں گی۔ شمالی ویتنام سے صرف مذاکرات کئے جائیں گے کیونکہ وہ ویت نام ہے۔

(۷) مغربی اقدار سے نفرت: مغربی تہذیب و تمدن کو ناپسند کرنے والے مجرم تصور ہونگے۔

(۸) مجرم ممالک کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جو عراق کے ساتھ کیا گیا ہے اور کیا جا رہا ہے۔

(۹) بوزنیا کی مثال بھی گستاخ اسلامی ممالک کو عبرت سکھانے کے لئے قائم کی جا رہی ہے۔

(۱۰) مغرب کے گستاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ مغرب کی شان میں گستاخی کرنے سے قبل عراق، بوزنیا اور چیچنیا وغیرہ کی مثالوں کو ذہن میں رکھیں۔

نیو ورلڈ آرڈر کے صدر امریکہ بہادر نے ایران کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دئے ہیں۔ فرد جرم مندرجہ بالا ایجنڈے کے عین مطابق ہے۔ نیو ورلڈ آرڈر کے ماہرین کے مطابق یہ خبر غیر متوقع نہیں تھی۔ کیونکہ نیو ورلڈ آرڈر کی پیدائش کے ساتھ ہی ان ملکوں کی فہرست شائع کر دی گئی تھی۔ جو نیو ورلڈ آرڈر کی ہٹ لسٹ پر ہیں اور ان کے متعلق مسلسل خبریں آتی رہی ہیں۔ آج کی لسٹ بھی انہی ممالک پر مشتمل ہے۔ صرف پاکستان کو فی الحال پیرول (Parole) پر رہا کر دیا گیا ہے۔ ان ممالک میں ایران، شام، لیبیا اور پاکستان شامل ہیں۔ ان کی دہشت پسندی کا ناقابل تردید ثبوت یہ ہے کہ نیو ورلڈ آرڈر کے صدر محترم امریکہ بہادر خود بنفس نفیس یہ الزام لگا رہے ہیں اور صدر محترم کی طرف جھوٹ منسوب کرنا بجائے خود ایک قابل تعزیر جرم ہے۔

یہ نیو ورلڈ آرڈر کی Phase 2 ہے۔ Phase 1 میں عراق، بوزنیا اور چیچنیا شامل تھے۔ اور Phase 3 لندن کے اکانومسٹ کی رپورٹ کے مطابق الجیریا سے شروع ہونے والی ہے۔ اس فیز میں الجیریا، مراکو، تیونس اور لیبیا کو شامل کیا جائے گا۔ اور اس کی کمان Spheres of Influence کے معاہدے کے مطابق فرانس کے سپرد کی جائے گی۔ فرانس نے بڑی محنت سے الجیریا کے دہشت پسند ملٹری حکومت کی پرورش و نگہداشت کر کے الجیریا میں قتل و غارت کا بازار گرم کیا ہے۔ اکانومسٹ کے مطابق فرانس خفیہ طور پر ۲۰ لاکھ الجیرین باشندوں کو سیاسی پناہ دینے کی تیاری کر رہا ہے۔ تاکہ ان ممالک میں مغرب کی عسکری مداخلت کا جواز پیدا کیا جا سکے۔ رپورٹ کے مطابق جرمنی ابھی تک اس مہم میں فرانس کا ساتھ دینے کے لئے پوری طرح تیار نہیں ہے۔ فرانس اکیلا اس مہم کے اخراجات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اسی رپورٹ کے مطابق اس مہم کا اگلا مرحلہ یوں ہوگا۔

☆ فرانس الجیریا پر الزام لگائے گا کہ الجیریا کی دہشت پسندی فرانس اور دیگر مغربی ممالک پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ اس لئے مغرب کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے ہمسایہ کے معاملات میں عسکری مداخلت کرے۔

☆ یہ جواز بھی پیش کیا جائے گا کہ الجیریا کی صورت حال کا اثر مصر، شام، سعودی عرب اور بقیہ مڈل ایسٹ پر پڑنے کی وجہ سے مغرب کے مفادات کو نقصان پہنچ رہا ہے اور مغرب پورے علاقے میں دخل اندازی کا حق دار ہے۔

☆ چونکہ تمام مسلمان ممالک ایک دوسرے کے حالات سے متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے شمالی افریقہ کا یہ معاملہ بین الاقوامی معاملہ ہے جس کا اثر ایران، افغانستان، پاکستان، کشمیر، تاجکستان، ترکمانستان، آذربائیجان اور دیگر وسط ایشیائی ریاستوں پر بھی پڑ رہا ہے۔

☆ اس طرح سے مغرب کے لئے مسلمان ملک کو عراق اور بوزنیا بنانے کا جواز پیدا ہو جائے گا۔

☆ چونکہ بعض اسلامی ریاستوں کے پاس ایٹمی اور کیمیائی ہتھیار ہیں یا کم از کم وہ یہ ہتھیار بنانے کی صلاحیت حاصل کر چکے ہیں۔ لہذا مغرب کو ان سے شدید خطرہ لاحق ہے۔ کیونکہ مسلمان ممالک بالعموم اینٹی ویسٹ ہیں۔ اس لئے ان سب کو عراق اور بوزنیا بنانا ضروری ہے۔ وغیرہ۔

ہمارا یہ تجزیہ افسانوی نہیں ہے بلکہ مغربی پریس کے تجزیات کا خلاصہ ہے۔ اگر مغرب کی قیادت امریکہ کے ہاتھ میں نہ ہوتی تو شاید یہ تفصیلات منظر عام پر نہ آتیں۔ کیونکہ امریکہ کوئی لگی لپٹی رکھے بغیر کھلے بندوں اس کا اظہار کر رہا ہے۔ کلنٹن اسلام کو نیو آرڈر کے وزن پر New Evil قرار دے چکا ہے۔ مڈل ایسٹ میں اپنے فوجی اڈے قائم کر چکا ہے۔ ترکی، عراق، لیبیا، شام، ایران، پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ عراق کو سبق سکھا چکا ہے۔ بوزنیا کو سبق سکھا رہا ہے۔ چیچنیا کو روس کا داخلی معاملہ قرار دے کر روس کی حوصلہ افزائی کر چکا ہے۔ پاکستان پر پابندیاں لگا چکا ہے۔ مڈل ایسٹ کے تیل پر قبضہ کر چکا ہے۔ اسرائیل کی بالا دستی قائم کر چکا ہے۔ اور اب ایران کی طرف متوجہ ہو چکا ہے۔ اور ساتھ ہی شام، لیبیا، لبنان وغیرہ کو دہشت گرد قرار دے چکا ہے۔ وغیرہ۔

ممکن ہے کہ یہ سب اتفاقات ہوں اور امریکہ کو واقعی مسلمان ممالک کے سوا کہیں اور دہشت گردی، انتہاپسندی، بنیاد پرستی اور دیگر عوارض نظر ہی نہ آتے ہوں۔ اور یہ محض ہمارا وہم ہی ہو کہ امریکہ پورے مغرب کو ساتھ لے کر اسلام کا تعاقب کر رہا ہے۔ ممکن ہے ٹائمز، نیوزویک، اکانومسٹ اور جرمن کنسٹس وغیرہ کی رپورٹیں محض افسانوی ہوں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ نیٹو میں اسلام زیر بحث آیا ہی نہ ہو اور یہ خبر سفید جھوٹ ہو، ہو سکتا ہے آئی آئی ایس ایس نے بھی اسلامک فیکٹر پر بحث کر کے Committee 3 تشکیل ہی نہ دی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ امریکہ محض دل لگی کر رہا ہو۔ ہو سکتا ہے عراق اور بوزنیا کے قصے محض پراپیگنڈا ہی ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ چیچنیا کا واقعہ روس کو پیش ہی نہ آیا ہو۔ ممکن ہے پاکستان کو ایف ۱۶ مل چکے ہوں۔ ممکن ہے کہ امریکی افواج گلف میں موجود ہی نہ ہوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایران کے Summons جاری ہی نہ ہوئے ہوں۔ ممکن ہے تمام اسلامی ممالک کو دہشت گرد قرار ہی نہ دیا گیا ہو اور یہ سب کچھ محض Fiction ہو اور تفریح طبع کے لئے یہ سامان مہیا کیا گیا ہو۔

قرآن کی پیش گوئی ہے کہ یہود و نصاریٰ صرف ایک ہی صورت میں مسلمانوں سے صلح کر سکتے ہیں اور وہ صورت یہ ہے کہ مسلمان ان کی ملت کی اتباع کریں۔ نیو ورلڈ آرڈر کے خالق بھی یہی فرما رہے ہیں کہ مسلمان مغرب کی اتباع کریں یا پھر عراق اور بوزنیا بننے کے لئے تیار رہیں۔ نیو ورلڈ آرڈر میں صراحتاً عمومی اتباع مغرب کا بھی ذکر ہے اور مغربی اقدار کی پیروی کا بھی۔ گویا کہ جب تک مسلمان عیسائی تہذیب اختیار نہ کریں وہ نیو ورلڈ آرڈر کے مجرم رہیں گے۔

درحقیقت اقوام متحدہ کی آڑ میں World Governments کے قیام کا ایک پرانا Zoinist منصوبہ ہے جو آج سے ایک صدی قبل تیار کیا گیا تھا۔ امریکہ اور مغربی یورپ غیر شعوری سطح پر یہود کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ یہ اتنی خطرناک یہودی سازش ہے کہ اگر مغرب کو اس کے ہولناک نتائج کا ادراک ہو جائے تو وہ اس منصوبے سے دست بردار ہو جائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہود مغرب کو اس دلدل میں پھنسا کر اس سے اپنی گزشتہ صدیوں کا حساب برابر کرنا چاہتے ہیں۔ یہودیوں پر مغرب نے بےپناہ مظالم ڈھائے ہوئے ہیں اور یہود ایک کینہ پرور قوم ہے جس کا حافظہ بہت لمبا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ مغرب کا سیاست دان یہ جانتے ہوئے بھی کہ خود اقوام متحدہ کا قیام بھی اسی یہودی منصوبے کا حصہ تھا جس کے تحت اقوام متحدہ کے نام پر Zoinist World Government کا قیام عمل میں لایا جانا تھا یہود کا آلہ کار بنا ہوا ہے۔

نیو ورلڈ آرڈر اپنی نوعیت کے اعتبار سے جدید Marxism اور Leninism ہے اور اس کے متوقع نتائج بھی اسی نوعیت کے ہونے ضروری ہیں جو کیمیونزم کی ۷۰، ۸۰ سالہ کوششوں کے بر آمد ہوئے ہیں۔ کیمونزم بھی دنیا کی مزعومہ بھلائی کے لئے طاقت کے زور سے اپنے نظریات دنیا پر مسلط کرنے کو ضروری سمجھتا تھا اور نیو ورلڈ آرڈر بھی عسکری طاقت کے بل پر دنیا کو راہ راست پر لانا چاہتا ہے۔ جس طرح کیمونزم ایک Self Defeating System ہونے کی وجہ سے ناکام ہوا اسی طرح نیو ورلڈ آرڈر بھی اپنی تباہی کے سامان اپنے اندر چھپائے ہوئے ہے۔ مارکس اور لینن نے بھی انسان کو محض گوشت پوست سمجھ کر انہیں ڈنڈے سے ہانکنے کی کوشش کی اور اسی لئے ناکام ہوئے کہ انسان اپنے اجزاء کے مجموعے سے بہت بڑا ہے۔ اور اب نام نہاد نیو ورلڈ آرڈر کے نقیب بھی ایک دفعہ پھر اسی جانی پہچانی راہ پر گامزن ہیں۔

اگر واقعی نیو ورلڈ آرڈر Neo—Communism ہے اور اس کا مقصد دنیا پر مغربی یا کرسچن تہذیب مسلط کرنا ہے تو میرے خیال میں یہ مغرب کی Biginning of the End والا معاملہ ہے۔ مغرب جن بین الاقوامی نفرتوں کے بیج بو رہا ہے ان کی فصلیں اسے خود ہی کاٹنا ہونگی۔ جن قوموں کو للکارا جا رہا ہے وہ مغرب سے کھلی گرم جنگ لڑنے کے اہل تو یقیناً نہیں ہیں لیکن وہ مغرب کی اس صلیبی نیو ورلڈ آرڈر کی دھجیاں بکھیرنے کے اہل ضرور ہیں۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

پالتو جانوروں سے لگنے والی بعض بیماریاں

بہت سے پالتو جانور ایسے ہیں جو انسانوں میں بیماریاں پھیلانے کا باعث ہیں۔ ایسی بیماریاں جو جانوروں سے انسانوں کو لگیں انہیں Zoonotic بیماریاں کہا جاتا ہے۔ یہ کوئی درجن بھر ہیں جن میں سے طاعون اور Rabies زیادہ معروف ہیں۔

Rabies زیادہ تر جنگلی جانوروں مثلاً چمگادڑوں اور لومڑی وغیرہ سے لگتی ہے۔ جبکہ طاعون ایک خاص قسم کا کیڑا جسے Flea کہتے ہیں سے لگتی ہے اور یہ Flea چوہوں وغیرہ میں رہتی ہے۔ یہ کتوں اور بلیوں پر بھی پائی جاتی ہیں لیکن کتوں سے طاعون براہ راست انسانوں کو نہیں لگ سکتی۔

Cat Scratch

بلی سے اگر زخم، خاص طور پر کھرچنے سے لگ جائے تو یہ بیماری لگ جاتی ہے۔ سالانہ ہزاروں افراد اس کا شکار ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی کھرچنے کے علاوہ کاٹنے اور چاٹنے سے بھی بیماری کا امکان ہوتا ہے۔ اس میں Lymph Nodes سوج جاتی ہیں۔ کھرچا ہوا حصہ ذرا سا سرخ ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔ یہ علامات دو تا چھ ہفتہ کے بعد خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ لیکن ایک تا دو فیصد کیسز میں یہ بیماری خطرناک صورت اختیار کر جاتی ہے اور انسان Coma میں بھی جا سکتا ہے۔

Round Worms, Hook Worms

یہ کتوں اور بلیوں کے فضلات سے انسانوں میں منتقل ہوتے ہیں۔ اگر کسی ایسی مٹی پر ہاتھ لگ جائے جو ان کرموں کی آماجگاہ ہو اور پھر ہاتھ دھوئے بغیر انہیں منہ میں ڈال لیا جائے تو یہ کرم انسانی جسم میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ Hook Worms کے لاروا جلد کے ذریعہ انسانی جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ وہاں جلد میں خارش ہوتی ہے۔ اندر جا کر یہ کرم مختلف جسمانی اعضاء حتی کہ آنکھوں وغیرہ پر بھی حملہ آور ہوتے ہیں اور بعض صورتوں میں پردہ بصارت یا Retina کو بھی بیمار کر دیتے ہیں۔

Ring Worms

یہ فنگس (Fungus) کی ایک قسم ہے جو کتوں اور بلیوں کے بالوں سے انسانی جلد پر حملہ آور ہوتی ہے۔ پاؤں میں یہ Athlete's Foot کا سبب بنتی ہے۔

Toxoplasmosis

یہ بیماری بلی کے فضلہ میں موجود Parasites سے ہوتی ہے جو چھوٹے چوہا نما جانوروں میں پایا جاتا ہے۔ یہ ایک سال تک Litter Box یا لان کی مٹی میں رہ سکتا ہے۔ انسانی ہاتھ لگنے پر ناخنوں کے نیچے لگی مٹی کے ذریعہ منہ سے جسم میں منتقل ہوتا ہے۔ ۹۰ فیصد افراد میں یہ کوئی علامت ظاہر نہیں کرتا۔ لیکن ۱۰ فیصد افراد میں بخار وغیرہ ہو جاتا ہے۔ حاملہ خواتین میں یہ خاص طور پر خطرناک ہے کیونکہ یہ اندر نشوونما پانے والے بچے پر اثرانداز ہوتا ہے۔

Bites

ہر سال ہزاروں افراد اپنے پالتو جانوروں سے اپنا آپ کٹوا لیتے ہیں۔

Psittacosis

یہ بیماری پرندوں سے پھیلتی ہے۔ پروں کے گند اور بیٹوں وغیرہ میں بیماری کے جراثیم موجود ہوتے ہیں اس سے کھانسی، سینے میں درد، بخار، الٹیاں وغیرہ آتی ہیں۔

Lyme Disease

Ticks جہاں کاٹیں وہاں ایک سرخ نشان پڑ جاتا ہے اور بخار، سردرد، کمزوری، جوڑوں اور پٹھوں میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ حاملہ خواتین میں یہ بیماری خطرناک ہو سکتی ہے۔

Salmonella

گھریلو، پالتو کچھوؤں سے یہ بیماری بچوں میں منتقل ہوتی ہے۔ ان کو ہاتھ لگانے کے بعد ہاتھ اچھی طرح دھو لینے چاہئیں۔

احتیاطیں

گھر میں جانور پالنے کی وجہ سے جو بیماریاں پھیل سکتی ہیں ان سے بچاؤ کے لئے درج ذیل احتیاطی اقدام مناسب ہونگے۔

(۱) کتوں کو Rabies کے ٹیکے لگوائیں۔
(۲) کتوں اور بلیوں کو باقاعدگی سے کرم کش ادویات کھلائیں۔
(۳) جانوروں کی تھوتھنی پر پیار مت کریں
(۴) اگر پرندے کم غذا کھا رہے ہیں اور ان کے پر گرے گرے سے ہوں تو یہ Psittacosis کی نشانی ہے۔ ان کو پکڑتے وقت دستانے پہنیں اور ڈربے کی صفائی کرتے وقت اگر ضرورت محسوس ہو تو منہ پر ماسک پہن لیں۔
(۵) اپنی پلیٹ سے کسی کتے یا بلی کو نہ کھانے دیں۔
(۶) بلی کا Litter Box روزانہ صاف کریں۔ اور تقریباً ابلتے ہوئے پانی سے اسے دھوئیں۔
(۷) جانوروں میں چیچڑیاں (Ticks) وغیرہ باقاعدگی سے چیک کرتے رہیں۔
(۸) جانوروں کے ڈاکٹر کو باقاعدگی سے جانوروں کا معائنہ کرواتے رہیں۔
(۹) جانوروں کو ہاتھ لگانے کے بعد ہاتھ اچھی طرح دھویا کریں۔

(ماخوذ از ریڈرز ڈائجسٹ، اگست ۱۹۹۵ء)

(مرسلہ: خلافت لائبریری ربوہ)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۵ء بروز ہفتہ قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم احسان احمد صاحب باجوہ، اسلام آباد (.U.K) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ آپ تقریباً نو (۹) سال برطانیہ میں مختلف جماعتی کاموں میں مصروف رہے۔ برطانیہ کے علاوہ بعض یورپین ممالک میں بھی جماعتی مشن ہاؤسز اور مساجد کے تعمیراتی کام سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ برین ہیمرج اور فالج کے اچانک حملہ کی وجہ سے ۱۲ اکتوبر کو آپ کی وفات ہوئی۔ اس موقعہ پر حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:۔

(۱) مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ممتاز مربی سلسلہ فیصل آباد۔
(۲) مکرم عبدالرشید ارشد صاحب مربی سلسلہ ربوہ۔
(۳) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ ہمشیرہ عبدالرشید ارشد صاحب، کراچی۔
(۴) مکرمہ امۃ الہادی صاحبہ اہلیہ عطاء الرحمان طاہر صاحب، کراچی۔
(۵) مکرم مبارک احمد صاحب، جرمنی۔
(۶) مکرمہ اللہ وسائی صاحبہ اہلیہ کریم بخش صاحب، ڈیرہ غازی خان۔
(۷) مکرم والد صاحب مکرم خلیل احمد چوہدری صاحب مربی سلسلہ سرگودھا۔
(۸) مکرم مرزا اعظم بیگ صاحب، کوئٹہ۔
(۹) مکرم آغا عبدالمجید صاحب، ڈیرہ غازی خان۔
(۱۰) مکرمہ والدہ محترمہ، چوہدری محمود احمد صاحب، کھاریاں۔
(۱۱) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ، زوجہ خدا بخش عابد صاحب، لاہور۔
(۱۲) مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر جاوید احمد صاحب، میرپور خاص۔
(۱۳) مکرم سید محمد شفیق شاہ صاحب کارکن جامعہ احمدیہ، ربوہ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

بقیہ:۔ عکس نما

خلاصہ کلام یہ کہ نیو ورلڈ آرڈر در حقیقت اسلام کو لگام دینے کا ایک منصوبہ ہے۔ Zoinist World Government کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ مغرب کے نقطہ نظر سے اس کے ابتدائی تجربات حوصلہ افزا ہیں۔ اب ایران کی باری ہے۔ اس کے بعد شام اور لیبیا کی۔ پاکستان کی باری کو فی الحال مؤخر کر دیا گیا ہے۔ افغانستان اور کشمیر کے متعلق یہ امید کی جا رہی ہے کہ وہ خود کشی کر لیں گے۔ وسط ایشیائی ریاستوں کو مغرب کے نئے اتحادی روس کی تحویل میں رکھا جا رہا ہے۔ الجیریا اور شمالی افریقہ میں زمین ہموار کی جا رہی ہے۔ ترکی کو فی الحال برداشت کیا جا رہا ہے۔

مغرب کو اسلام سے شدید خطرہ لاحق ہے۔ اسلامی بم، اسلامی دہشت گردی، اسلامی بنیاد پرستی، اسلامی انتہا پسندی اور اسلامی تہذیب۔ اس خطرے کے مختلف پہلو ہیں۔ اسلامی ممالک میں مغربی اقدار سے نفرت بڑھ رہی ہے۔ مغرب کے سیاسی اور اقتصادی مفادات خطرے میں ہیں۔ ان خطرات سے نمٹنے کے لئے خلیج ایران میں تیل کے کنوؤں پر پہرہ بٹھا دیا گیا ہے۔ ایران نے پہلے راؤنڈ میں مغرب کی انا کو ناقابل برداشت نقصان پہنچایا تھا۔ لیکن وہ نیو ورلڈ آرڈر کی پیدائش سے پہلے کی بات ہے۔ دوسرے راؤنڈ میں حساب برابر کر دیا جائے گا۔ لیبیا سے شمالی افریقہ کے Context میں نمٹا جائے گا۔ پاکستان کو بھارت کے حوالے کیا جائے گا۔ اور جب تک تمام اسلامی ممالک ملت مغرب کی اتباع نہیں کریں گے انہیں معاف نہیں کیا جائے گا کیونکہ خود قرآن بھی یہی اعلان کر رہا ہے کہ "لن ترضی عنک الیہود والنصاریٰ حتی تتبع ملتہم" اور یہود و نصاریٰ بھی اسلام کو یہی پیغام دے رہے ہیں کہ جان کی امان چاہتے ہو تو ملت مغرب کی پیروی کرو۔ اور اس کا حقیقی جواب وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بتلایا ہے کہ "تو ان سے کہہ دے کہ اللہ کی ہدایت ہی یقیناً اصل ہدایت ہے اور اگر تو اس علم کے بعد بھی جو تیرے پاس آ چکا ہے ان کی خواہشات کی پیروی کرے گا تو اللہ کی طرف سے نہ کوئی تیرا دوست ہوگا اور نہ مددگار"۔ پس مسلمانوں کے لئے ایک ہی راہ نجات ہے کہ وہ اللہ کی عطا کردہ ہدایت کی طرف لوٹیں اور وحی الٰہی کی سچی اتباع کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صبر اور دعائیں ہیں جن کے نتیجے میں اب ایک ایک سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھ آٹھ لاکھ سے زیادہ جماعت پیدا ہو رہی ہے اور یہی صبر ہے اور یہی توکل ہے جو کل اس تعداد کو بھی دگنا کر سکتا ہے اگر اللہ چاہے

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ۔ محمود احمد ملک)

★★ساہیوال کیس کے اسیران راہ مولا محترم محمد حاذق رفیق طاہر صاحب اور محترم عبدالقدیر صاحب کا کینیڈا پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا۔ محترم نسیم مہدی صاحب امیر جماعت نے دیگر احباب کے ہمراہ ایرپورٹ پر ان کا استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے اور پھر کاروں کے ایک جلوس کی صورت میں معزز مہمانوں کو مسجد بیت الاسلام لے جایا گیا جہاں احباب نے قطاروں میں کھڑے ہوکر اسیران راہ مولا کا استقبال کیا اور انہیں پھول پیش کئے۔ بعد ازاں مسجد بیت الاسلام میں ایک پروقار استقبالیہ تقریب کا بھی انعقاد ہوا۔ یہ رپورٹ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا جولائی ۹۵ء میں پیش کی گئی ہے۔

★★اسی شمارہ میں محترم مولوی محمد منشی خان صاحب آف نارووال (سیالکوٹ) کے حالات زندگی شائع ہوئے ہیں جو انکے بیٹے محترم عبداللطیف خان صاحب نے قلمبند کئے ہیں۔ حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ نے ایک بار انکے گاؤں میں تشریف لاکر تقریر کی جسے سن کر محترم منشی صاحب نے برادری کے ۴۰ افراد سمیت بیعت کرلی۔ مضمون نگار تاریخ بیعت کا ذکر بھی کردیتے تو زیادہ موزوں ہوتا۔ قبول احمدیت کے بعد محترم منشی صاحب قادیان جاکر معلمین کی کلاس میں شامل ہوگئے۔ آپ پنجابی کے اچھے شاعر تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بھی آپکا کلام سنا اور پسند فرمایا۔ آپ بہت فدائی مبلغ تھے اور اس راستہ میں متعدد بار شدید مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ ۱۹۷۱ء میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ مربیان میں دفن ہوئے۔

★★اس شمارہ کے انگریزی صفحات میں محترم نسیم مہدی صاحب امیر جماعت کینیڈا نے جماعت احمدیہ میں ہونے والے انتخابات سے متعلق اہم ہدایت بیان کی ہیں۔ سب سے پہلی چیز جو اس موقع پر پیش نظر رہنی چاہئے وہ تقویٰ ہے۔ ایسا شخص جس کا نام کسی عہدہ کے لئے پیش ہو اس کی شخصیت میں غیبت اور جھوٹ جیسی کمزوریاں نہیں ہونی چاہئیں بلکہ وہ ہمدرد، سچا اور نظام جماعت کی اطاعت کرنے والا اور خلافت سے محبت کرنے والا ہو اور قربانی کی روح رکھتا ہو کیونکہ جو شخص خود قربانی نہیں کرتا وہ دوسروں کو قربانی کرنے کے لئے کیسے ابھار سکتا ہے۔ اسی طرح انتخابات کے نتیجہ میں کسی کا سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرلینا اسے عہدے کا مستحق نہیں قرار دیتا بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح اور نظام جماعت کا فیصلہ آخری ہوگا اور یہ طریق کار ہی ہمارے نظام کا حسن ہے۔

★★ہفت روزہ "بدر" ۷ ستمبر میں متعدد جماعتی خبریں شائع ہوئی ہیں مثلاً جماعتہائے احمدیہ بھارت میں ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں تقاریب اور جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ، پنکال (اڑیسہ) کے قریب جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد جس میں ۳۰ ہندو معززین نے بھی شرکت کی۔ اسی طرح آنرا پورم (کیرلہ) میں ایک میڈیکل کیمپ کا اہتمام کیا گیا جس میں ۲۵۹ افراد کا مفت علاج کیا گیا اور قیمتی ادویہ بھی مفت تقسیم کی گئیں۔

★★اسی شمارے میں بعض اجتماعات کی رپورٹس بھی شائع ہوئی ہیں۔ آسنور کشمیر میں مجالس خدام الاحمدیہ کا صوبائی اجتماع ۱۱ و ۱۲ اگست کو منعقد ہوا جس میں ۳۴۲ خدام اور ۳۸۰ اطفال ۱۲ مجالس سے شامل ہوئے۔ اسی طرح کلکتہ میں مجالس اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کا مشترکہ یک روزہ اجتماع ۲۷ اگست کو نماز تہجد کے ساتھ شروع ہوا۔ اجتماع میں ۱۵۰ سے زائد احباب شامل ہوئے جن میں ۱۳ نو مبائع بھی شامل تھے جو داعی الی اللہ بننے کی تربیت لینے کے لئے کلکتہ آئے ہوئے تھے۔

اسی طرح صوبہ کرناٹک کی مجالس انصاراللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع ۳۰ جولائی کو منعقد ہوا اور لجنہ اماء اللہ کرناٹک کا دوسرا سالانہ اجتماع ۲۹ و ۳۰ اپریل کو منعقد کیا گیا۔

★★محترم چودھری محمد عبداللہ صاحب درویش ۳ اگست کو انتقال فرماگئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ آپ ۱۶ دسمبر ۱۹۱۳ء کو چودھری نور محمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ ستمبر ۴۷ء میں حفاظت مرکز کی خاطر قادیان آئے اور پھر یہیں کے ہورہے۔ آپ کو متعدد عہدوں مثلاً افسر لنگر خانہ، انچارج دفتر تحریک جدید، سیکرٹری بہشتی مقبرہ، آڈیٹر، محاسب، نائب ناظر اور نائب ناظر اعلیٰ کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ ۷۳ء میں ریٹائرڈ ہونے کے بعد بھی خدمت کا سلسلہ ۸۶ء تک جاری رہا۔ آپکی وفات کی خبر اور مختصر حالات زندگی محترم ملک صلاح الدین صاحب کے قلم سے "بدر" ۱۴ ستمبر میں شائع ہوئے ہیں۔

★★حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید اور ۱۹۵۸ء میں وقف جدید کی بنیاد رکھی اور وقف جدید کے بارے میں فرمایا "یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہوکر رہے گا، میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں میں اس فرض کو پورا کروں گا۔" اس ارشاد کا جاں فروش غلاموں پر گہرا اثر ہوا۔ چنانچہ ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر خان بہادر ملک صاحب خان نون مرحوم نے یہ پڑھ کر اچھی خاصی معقول رقم اس عرض کے ساتھ حضورؓ کی خدمت میں ارسال کی کہ "آپ نے کب اپنے مکان اور کپڑے بچاکر رکھے ہوئے ہیں جو اب بیچ دیں گے، مکان اور سامان تو ہم گناہ گاروں نے سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں،..... فی الوقت ایک حقیر رقم ارسال ہے"۔ اسی طرح ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر جب تحریک جدید کے ذریعہ حاصل ہونے والے اثمار پر حضورؓ کی تقریر سنی تو انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں عرض کی "تحریک جدید کی اہمیت کو میں نے نہیں سمجھا اور اس مد میں چند ہزار روپیہ سالانہ چندہ بالکل ناکافی ہے۔ نقد رقم میرے پاس نہیں ہے البتہ دو مربعہ اراضی اس راہ میں پیش کرتا ہوں۔" یہ پیشکش قبول ہوئی اور اراضی تحریک جدید کے نام منتقل کروالی گئی۔ محترم صاحب خان صاحب ۱۷ جولائی ۶۶ء کو وفات پاگئے۔ اپنی زندگی میں انہوں نے کسی غیبی تحریک کے نتیجہ میں ربوہ میں دو مساجد اپنے خرچ سے تعمیر کروائی تھیں۔ آپکا ذکر خیر محترم عبدالسمیع صاحب نون نے قلمبند کیا ہے جو "الفضل" ربوہ ۳ ستمبر میں شائع ہوا ہے۔

بقیہ [علماء سوء سے متعلق آنحضرتؐ کی پیش گوئیاں]

☆ روزنامہ جنگ لاہور نے ۴ فروری ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں حسب ذیل خبر شائع کی:

ربوہ کے شیطان
امام مسجد نے عزت لوٹ لی

ربوہ کے ریلوے اسٹیشن کے قریب واقع مسجد محمدیہ ختم نبوت کے مولوی نے مبینہ طور پر لاہور سے آئے ہوئے جوڑے کو بے ہوشی کی دوا کھلا کر خاتون کی عصمت لوٹ لی۔

مدعی کوٹ لکھ پت کے رہائشی محمد شفیع گوجر نے تھانہ ربوہ میں ایف آئی آر درج کراتے ہوئے کہا کہ میں اور میری بیوی ربوہ میں اینٹوں کے بھٹے پر کام کرنے والے ایک شخص سے اپنی رقم کی وصولی کے لئے آئے تھے مگر وہ نہ ملا۔ چنانچہ ہم شام کے وقت ریلوے اسٹیشن ربوہ کے مسافر خانہ میں بیٹھ گئے۔ اس دوران ریلوے اسٹیشن کے نزدیک مسجد محمدیہ ختم نبوت کا مولوی محمد شفیع اور اس کا ساتھی ہمارے پاس آئے۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ یہاں رات بسر کرنے کے لئے کوئی ہوٹل ہے۔ توانہوں نے کہا کہ یہاں کوئی ہوٹل نہیں ہے آپ ہمارے پاس رہ لیں۔ اتنے میں مولوی شفیع اور لطیف ہمارے لئے کھانا لائے۔ جس میں بے ہوشی کی دوا ملا دی گئی تھی جس کے کھاتے ہی ہم بے ہوش ہو گئے۔

اس دوران میں مولوی محمد شفیع نے میری بیوی سے زنا کیا۔ شفیع گوجر اور اس کی بیوی زاہدہ پروین نے نمائندہ جنگ کو بتایا کہ ہم پردیس میں آکر برباد ہوگئے۔ شیطانوں نے ہمیں لوٹ لیا۔

(روزنامہ جنگ لاہور، ۴ فروری ۱۹۹۲ء)

(بحوالہ ماہنامہ قیامت اسلام آباد، فروری، مارچ ۱۹۹۲ء صـ ۲۰)

☆ گاندھی کے اشارے پر دیوبندی ملاؤں نے تحریک خلافت اور تحریک ہجرت جاری کی جس نے برصغیر کے بہت سے مسلمانوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ چنانچہ جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں:۔

"تحریک خلافت کے زمانہ میں ہجرت کا رزولیوشن پاس کر دیا۔ اسی پر مسلمان لبیک کہہ کر اٹھ کھڑے ہوگئے۔ ہزاروں مسلمانوں کو بے خانماں کرا دیا۔ اس کا جو مسلمانوں کی ذات پر اثر ہوا اور ناقابل برداشت نقصان پہنچا وہ سب کو معلوم پھر ملازمتیں ترک کرنے کی تعلیم دی گئی جن کی متیں ماری گئی تھیں وہ چھوڑ بیٹھے۔ مسلمانوں نے تو چھوڑیں اور ہندوؤں نے ان جگہ کو پر کیا۔ بہت سے تو اب تک جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں بعض کے خطوط آتے ہیں لکھتے ہیں کہ اس وقت یہ حماقت ہو گئی تھی اب تک بے روز گاری ہے۔ سخت پریشانی ہے یہ ہیں بے اصول کاموں کے انجام اگر کوئی اصول ہوتا یا کوئی مرکز ہوتا توان لوگوں کو کیوں پریشانی ہوتی اور کیوں بددل ہوتے غرضکہ قدم قدم پر ناکامی اور ذلت گلوگیر ہو رہی ہے مگر پھر بھی آنکھیں نہیں کھلتیں"۔

(الافاضات الیومیہ حصہ اول صـ ۱۰۷)

جناب تھانوی صاحب نے ایک سلسلہ گفتگو میں اس رائے کا بھی اظہار کیا۔

☆ "جن کے ہاتھ میں مسلمانوں کی باگ ہے اصل ذمہ دار توان خرافات تحریکات کے وہ ہیں انہوں نے عوام بے چاروں کے دین و ایمان برباد کئے خصوص وہ علماء کہ جنہوں نے لیڈروں کے ہم خیال بن کر جھوٹے جھوٹے فتوے شائع کئے اور ہزاروں مسلمانوں کی ملازمتیں چھوڑوا دیں اور ہزاروں کی جانیں ضائع کرادیں..... اس دین فروشی کی کچھ حد ہے"۔

(الافاضات الیومیہ حصہ دوم صـ ۳۴، ۳۵۔ ناشر کتب خانہ امدادیہ کراچی)

☆ مولوی تاج محمود مدیر ہفت روزہ لولاک کی آخری تقریر کا ایک اقتباس جس میں واضح لفظوں میں اعتراف کیا گیا ہے کہ دین سے نئی نسل کی روگردانی کے ذمہ دار ہم علماء ہیں۔

"جب مولانا رو پڑی ایک مسجد میں لاؤڈ سپیکر لگا کر مجھ پر بمباری کریں اور میں مقابلے میں ان سے زیادہ پاور کا لاؤڈ سپیکر لگا کر ان پر بمباری کروں تو مجھے بتائیں کہ نئی نسل کیونکر دین سے گمراہ نہ ہوگی؟ نئی نسل ہماری آپس کی مقابلہ بازی، باہمی اختلاف و عناد اور ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگانے کے نتیجے میں علماء سے متنفر ہورہی ہے۔ آپ یقین کریں ہمارا طرز عمل دیکھ کر لوگوں نے مسجدوں میں آنا چھوڑ دیا ہے۔ "ہماری آپس کی گروہ بندی اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہی ہے"۔

(رسالہ لولاک، ۸ مئی ۱۹۸۷ء صـ ۱۷۸)

یہ چند شہادتیں جو دیوبندی لٹریچر سے بطور نمونہ لی گئی ہیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علماء سوء کے بارے میں پیش گوئیاں کمال شان کے ساتھ پوری ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک الفاظ کا کھینچا ہوا نقشہ فتنہ گر دیوبندی ملاؤں کی ہو بہو تصویر ہے!! ؎

ہمارے دین کا قصوں پہ ہی مدار نہیں
نشان ساتھ ہیں اتنے کہ کچھ شمار نہیں

اللہم صل علیٰ محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC

CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 0274 724 331/ 488 446
FAX 0274 730 121

مکتوب آسٹریلیا
دلچسپ خبریں

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

حکومتوں کی ایک دوسرے کے خلاف جاسوسی کاروائیاں

یوں تو حکومتیں ایک دوسرے کے خلاف جاسوسی کیا ہی کرتی ہیں لیکن کچھ عرصہ قبل ایک دو بہت دلچسپ واقعات اخباروں میں آئے ہیں۔ ذرا آپ بھی سن لیجئے۔

جاکرتہ انڈونیشیا میں جاپان اور آسٹریلیا کے سفارت خانے ایک دوسرے سے ۶۰۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ بظاہر تو یہ ناممکن سی بات لگتی ہے کہ آسٹریلیا کے سفارت خانے کے اندر کمرے کی کھڑکیاں بند کر کے دو آدمی باتیں کر رہے ہیں تو ۶۰۰ میٹر دور جاپان کے سفارت خانے میں وہ باتیں صاف سنائی دیں لیکن ایسا ہوا اور پتہ نہیں کتنی بار ہوا۔ جو طریق اس غرض کے لئے اپنایا گیا وہ یہ تھا کہ جاپانی سفارت خانے سے بعض شعائیں Infra Red Beam آسٹریلیا کے سفارت خانے کے ایک شیشہ کی بند کھڑکی پر پھینکی گئیں۔ اس کمرہ میں دو آدمی باتیں کر رہے تھے جس سے شیشہ میں ہلکا سا ارتعاش پیدا ہو رہا تھا۔ انفراریڈ شعائیں اس ارتعاش کو لے کر واپس جاپانی سفارت خانہ پہنچیں وہاں ان کو مختلف آلات -Processors and Filters میں سے جب گزارا گیا تو باتیں صاف سنی گئیں۔ آسٹریلیا والے جب جاسوسی سے متعلقہ عام معائنہ کر رہے تھے تو انہیں ان شعاؤں کا شک گزرا۔ چنانچہ انہوں نے کھڑکیوں پر ایسے خاص شیشے (Lens) لگا دئے جو انفراریڈ شعاؤں کو محسوس کر لیتے ہیں۔ چنانچہ ان کو پتہ لگ گیا کہ جاپانی سفارت خانے کے مختلف کمروں سے آسٹریلین سفارت خانے کے ایک خاص کمرے پر باقاعدہ شعائیں پھینکی جاتی ہیں۔ چنانچہ اس کا تدارک کر لیا گیا۔ حکومت آسٹریلیا کو شکایت ہے کہ ماسکو، بیجنگ، وارسا، بلغراد، انقرہ، ہنوئی، رنگون، جاکرتہ اور براسیلیہ میں ان کے سفارت خانوں کے خلاف جاسوسی کاروائیاں کی گئیں۔ دو مقامات پر ایسے سیف نصب کئے گئے تھے جو آسانی سے کھولے جا سکیں۔

اس کے بالمقابل کینبرا آسٹریلیا میں چین کے سفارت خانے کے خلاف امریکہ نے جاسوسی کے آلات آسٹریلیا کی ملی بھگت سے نصب کئے تھے۔ چین نے ۱۸ ملین ڈالر خرچ کر کے کینبرا میں اپنے سفارت خانہ کی عمارت بنائی۔ امریکہ نے پانچ ملین ڈالر لگا کر اس کے ہر کمرے میں Fiber Optical Listening Devices یعنی فائبر آپٹک کے سننے والے آلات نصب کروا دئے۔ وہاں کی ہر بات ایک باہر کے مقام پر پہنچتی تھی اور وہاں سے براہ راست امریکہ پہنچتی تھی۔ امریکہ اپنے کام کی باتیں رکھ لیتا اور دوسری آسٹریلیا کو بھی بتا دیتا۔ اس سودے میں آسٹریلیا کو گھاٹا رہا۔ کہتے ہیں آسٹریلیا نے چین کو سستے داموں گندم بیچنے کی بات چیت کی۔ امریکہ کو اس جاسوسی نظام کے ذریعہ علم ہو گیا اور اس نے مزید سستی کر کے (Subsidy دے کر) چین کو بیچ دی۔ پھر امریکہ اور آسٹریلیا میں اس معاملہ میں شکر رنجی بھی ہوئی۔

بہر حال حیرانی ہوتی ہے کہ ان قوموں کے کان کتنے لمبے ہیں۔ ایک بند کمرہ میں آسٹریلیا میں ایک بات ہوتی ہے اور وہ اس وقت ہزاروں میل دور امریکہ پہنچ جاتی ہے۔ خیال سے خیال پیدا ہوتا ہے کہ انسان کو خدا نے کیا کیا طاقتیں دی ہیں۔ ایک سائنس دان جب کان کی بناوٹ پر غور کر رہا تھا تو اچانک پکار اٹھا کہ وہ خدا جس نے یہ کان بنایا ہے اور اس کو قوت سماعت بخشی ہے۔ کیا وہ خود نہیں سنتا ہو گا؟ وہ ضرور سنتا ہے۔ وہ سمیع و بصیر ہے جو کچھ انسان کو ملا ہے اس کی ہلکی سے جھلک ہے۔

سڈنی میں عیسائیوں کے ٹی وی کا اجراء

کیتھولک چرچ کی ایک شاخ Jesuits سڈنی میں Pay T.V. کی کمپنی Foxtel سے دو چینل (پانچ گھنٹے فی ہفتہ) خریدنے کے لئے بات چیت کر رہی ہے۔ اس فرقہ کو Society of Jesus بھی کہا جاتا ہے اور اس کی بنیاد ۱۵۳۳ء میں Ignatius Loyola نے رکھی تھی۔ یہ فرقہ اپنے مشنری کاموں میں بہت فعال رہا ہے اور سولہویں اور سترھویں صدی عیسوی میں چین، شمالی و جنوبی امریکہ اور ہندوستان میں عیسائیت پھیلانے میں بہت سرگرم رہا ہے۔ ٹی وی کی کمپنی اکتوبر اور دسمبر ۱۹۹۵ء کے دوران کیبلوں کے ذریعہ ۲۰۰ چینل جاری کر رہا ہے۔

یہ پہلا موقعہ ہے کہ آسٹریلیا میں عیسائیوں کی طرف سے ٹی وی جاری کیا جائے گا۔ ان کو امید ہے کہ ۱۴۵۰ Catholic Parishes اور ۱۷۵۰ پرائیویٹ سکول ان کے چینل سے استفادہ کریں گے۔ اور ان کو فیس میں دس فیصد رعایت دی جائے گی۔ اپنے ٹی وی کا نام انہوں نے Life Vision Network رکھا ہے جس کے ڈائریکٹر نے کہا ہے کہ ان کا پروگرام سیکس اور تشدد (Sex and Violence) سے مبرا ہو گا۔ اس میں تعلیمی و تربیتی اور تفریحی پروگراموں پر مبنی دستاویزی فلمیں، عام فلمیں، خبریں اور فیملی پروگرام دکھائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ٹی وی امریکہ کے بعض Hot - Gospel Network کی طرح نہیں ہو گا۔ اس میں ایسے پروگرام پیش کئے جائیں گے جو آپ اپنے بچوں کو دکھا سکیں۔ — — — — — —

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے
کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA

Muslim TV AHMADIYYA

Programme Schedule for Transmission from London
27th October 1995 - 9th November 1995

Friday 27th October

11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith
12.00	M.T.A Variety: Seerat Hadhrat Musab bin Umair.
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 34, Part 1
1.00	MTA News
1.30	Friday Sermon, Live
2.40	Nazm
2.50	Mulaqat with Huzoor (Urdu).
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Qaseedah
4.55	Tomorrow's Programme

Saturday 28th October

11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith (English)
12.00	Bosian Desk: Question Answer Session with Bosnians and Albanian. 16/9/95, Koln, Germany. Part 1
1.30	MTA News
2.00	Children's Corner: Mulaqat with Huzoor.
3.05	Nazm
3.10	M.T.A Variety: A talk by sayyed Mir Mahmood Ahmad Nasir.
3.40	LIQAA MA'AL ARAB
4.40	Qaseedah
4.50	Tomorrow's Programme

Sunday 29th October

11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith (English)
12.00	Eurofile
12.30	Bosnia Desk: Question Answer Session with Busnians and Albanian. 16/9/95, Koln, Germany. Part 2 (final)
1.00	MTA News
1.30	Children's Corner - Lets learn Salat No. 10
2.00	Mulaqat with Huzoor. English
3.00	Nazm
3.05	M.T.A Variety. Sports
3.40	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Nazm

Monday 30th October

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Malfoozat
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 34, Part 2
1.00	MTA News
1.30	Around the Globe: A Visit to Norway
2.00	Natural Cure- Homeopathy lesson No. 118
3.05	Dil bar mera yehi hai, By: Ch. Hadi Ali Sahib
3.30	M.T.A Variety. Discussion on Ramadhan.
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Nazm and Tomorrow's Programs

Tuesday 31st October

11.30	Tilawat
11.45	Seerat-ul- Nabi (SAW)
12.00	Medical Matters
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 35 Part 1
1.00	MTA News
1.30	M.T.A Lifestyle. Cooking Lesson Al Maidah.
2.00	"Natural Cure" - Homoeopathy Lesson 119
3.05	M.T.A. Variety
3.40	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes & Nazm

Wednesday 1st November

11.30	Tilawat
11.45	Dars-E-Hadith
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 35 Part 2
1.00	MTA News
1.30	M.T.A Lifestyle. Sewing Class. Perahan.
2.00	Quran Class - Tarjumatul Quran 91
3.00	Nazm
3.05	M.T.A Variety - Islamic Adaab by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashid Sb.
3.40	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Thursday 2nd November

11.30	Tilawat
11.45	Dars-E-Mulfoozat
12.00	Medical Matters - With Dr. Mujeeb-Ul-Haq Khan Sb.
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 36 Part 1
1.00	M.T.A News
1.30	Around the Globe
2.00	Quran Class - Tarjumatul Quran Class No 91
3.00	Nazm
3.05	M.T.A Variety - Quiz Program from Nusrat Jahan Academy
3.30	"Children Corner" - Yassarhal Quran No. 7
4.00	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Friday 3rd November

11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith
12.00	M.T.A Variety: Nasiratul Ahmadiyya Sports day, Rabwah
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 36, Part 2
1.00	MTA News
1.30	Friday Sermon, Live
2.40	Nazm
2.50	Mulaqat with Huzoor (Urdu).
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Qaseedah
4.55	Tomorrow's Programme

Saturday 4th October

11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith (English)
12.00	Bosian Desk: Question Answer Session with Bosnians. 18/9/95, Gottingen, Germany. Part 1
1.30	MTA News
2.00	Children's Corner: Mulaqat with Huzoor.
3.05	Nazm
3.10	M.T.A Variety:
3.40	LIQAA MA'AL ARAB
4.40	Qaseedah
4.50	Tomorrow's Programme

Sunday 5th October

11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith (English)
12.00	Eurofile: A letter from London
12.30	Bosnia Desk: Question Answer Session with Busnians and Albanian. 18/9/95, Gotteingen, Germany. Part 2 (final)
1.00	MTA News
1.30	Children's Corner - Lets learn Salat No. 10
2.00	Mulaqat with Huzoor. English
3.00	Nazm
3.05	M.T.A Variety. Sports
3.40	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Nazm

Monday 6th November

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Malfoozat
12.00	Eurofile.
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 37, Part 1
1.00	MTA News
1.30	Around the Globe.
2.00	Natural Cure- Homeopathy lesson No. 120
3.05	Dil bar mera yehi hai, by Ch. Hadi Ali Sahib
3.30	M.T.A Variety: Quiz progrmme Hijri Shamsi, "Nobowat"
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Nazm and Tomorrow's Programs

Tuesday 7th November

11.30	Tilawat
11.45	Seerat-ul- Nabi (SAW)
12.00	Medical Matters
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 37 Part 2
1.00	MTA News
1.30	M.T.A Lifestyle. Cooking Lesson Al Maidah.
2.00	"Natural Cure" - Homoeopathy Lesson 121
3.05	M.T.A. Variety: M.T.A Variety: Seerat Of Sahabah Rasool s.a.w., "Hadhrat Musa'ab bin Omar
3.40	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes & Nazm

Wednesday 8th November

11.30	Tilawat
11.45	Dars-E-Hadith
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 38 Part 1
1.00	MTA News
1.30	M.T.A Lifestyle. Sewing Class. Perahan.
2.00	Quran Class - Tarjumatul Quran 92
3.00	Nazm
3.05	M.T.A Variety - Islamic Adaab by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashid Sb. No.3
3.40	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Thursday 9th November

11.30	Tilawat
11.45	Dars-E-Mulfoozat
12.00	Medical Matters - With Dr. Mujeeb-Ul-Haq Khan Sb.
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 38 Part 2
1.00	M.T.A News
1.30	Around the Globe
2.00	Quran Class - Tarjumatul Quran Class No 93
3.00	Nazm
3.05	M.T.A Variety: Quiz programme from Nusra Jehan Academy.
3.30	"Children Corner" - Yassarhal Quran No. 8
4.00	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Programmes or their timings may change without prior notice. We welcome viewers' comments about the quality of translation of the programmes. "Learning languages with Hazoor".

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 2 Friday, October 27, 1995 No. 43

شذرات

(م-ا-ح)

برطانیہ میں بسنے والے بریڈفورڈ کے جناب الیف ڈی فاروقی ایک دردمند مسلمان ہیں۔ پیپلز پارٹی کے چیف آرگنائزر اور ایک معروف سیاست دان ہیں جو اس ملک کے شہری مسلمانوں اور ایشیائیوں کے مسائل اور بہبود پر اظہار خیال فرماتے رہتے ہیں اور اس طرح اپنی بساط بھر اپنے ہم وطنوں کو رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ ہمیں آج تک موصوف کی نیک نیتی پر شک نہیں ہوا بلکہ ہم ان کے مداحوں میں شامل ہیں۔ چند دن ہوئے آنمحترم نے برطانوی مسلمانوں کو درپیش ایک مسئلہ پر قدم اٹھایا ہے اور نہایت فکر اور دلسوزی سے اس کے سارے پہلوؤں پر تبصرہ کیا ہے۔ یہ مضمون اس لائق ہے کہ اس کے کچھ حصے ہم اپنے قارئین کے علم میں لائیں۔ تحریر کا عنوان ہے:

"یہ خدا کا عذاب تو نہیں؟"

اور اس کے بعض مندرجات ذیل میں منقول ہیں:۔

"سالہاسال کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اس بار بھی گرمیوں کے موسم میں یہاں پاکستان کے سیاسی لیڈروں، علمائے کرام اور پیران عظام کا سیلاب آیا ہوا ہے۔ اور جلسوں جلوسوں اور کانفرنسوں کی گہما گہمی ہے"۔

"میں گزشتہ اکتیس برس سے برطانیہ میں رہ رہا ہوں۔ میں جب یہاں پہنچا تو پورے ملک میں دو تین علامے تھے۔ لیکن اب تو خود رو پودوں اور ککڑیوں کی طرح برطانیہ میں علاموں کا ریلا بڑھتا گیا ہے۔ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اپنے دستخط بھی صحیح طریقے سے نہیں کر سکتے ...... اکثر و بیشتر مساجد میں نیم خواندہ قسم کے بقلم خود مولوی صاحبان ہی جلوہ افروز نظر آئیں گے......اس افسوسناک صورت حال کا المناک پہلو یہ ہے کہ آج برطانیہ بھر کی تمام مساجد میں سیاست کا کاروبار پورے عروج پر ہے۔ مسجد سیاست کے لئے نہایت ہی سہل اور آسان جگہ ہے۔ یہاں لوگوں کے جذبات کو بآسانی انگیخت کیا جا سکتا ہے۔ گزشتہ پچیس سال میں سب سے ذلت آمیز جھگڑے اور فسادات مسجدوں میں ہی ہوئے ہیں۔ مسجدوں میں قتل بھی ہوئے۔ پولیس کا کتوں اور جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہونا، رمضان المبارک میں نمازیوں کا لوہے کے سریوں سے ایک دوسرے کو زخمی اور لہولہان کرنا اور مسجدوں کو تالے لگنا کسی کو یاد نہیں۔ بلکہ ایک مسجد کے صحن میں تو دیوار کھڑی کر کے اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا کہ لوگ علیحدہ علیحدہ اپنے رب کی عبادت کر سکیں۔ اس کے علاوہ لندن، مانچسٹر، بریڈفورڈ جیسے شہروں کے کچھ پیروں نے اس قدر افسوسناک حرکتیں کی ہیں جس سے برطانیہ میں بسنے والے مسلمانوں کی بہت رسوائی ہوئی ہے۔ ...... قارئین کرام۔ برطانیہ میں اکثریت ایسے پاپڑھیوں (علم کا نقاب اوڑھے ہوئے جاہل) کی ہے۔ یہ لوگ ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہیں۔ ان کے پاؤں فرقہ بندی کے شکنجے میں کسے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ اسلام کے نام پر بھی متحد نہیں ہو سکتے۔ گزشتہ اکتیس برس میں انہوں نے شاید ہی تین چار بار عیدیں اکٹھی منائی ہونگی۔ یہ لوگ فطرانوں کے لاکھوں پونڈ حاصل کرنے کے بعد لوگوں کو اکٹھی خوشیاں نہیں دے سکتے۔ جو آپس میں اتحاد نہیں کر سکتے وہ اتحاد بین المسلمین کا درس کس زبان سے دے سکتے ہیں .... میں سوچ رہا ہوں کہ **فرقہ بندی کی قباؤں کا تسلط خدا کا عذاب تو نہیں؟**"۔

(روزنامہ جنگ لندن، ۲۱ ستمبر ۱۹۹۵ء صفحہ نمبر ۵)

ہمیں جناب فاروقی صاحب کا تجزیہ حقائق پر مبنی اور ان کا سوال نہایت برمحل دکھائی دیتا ہے۔ اور وباؤں کی طرح اس تیزی سے پھیلنے والی بیماری کا باعث وہ جرثومہ ہے جسے انہوں نے ملا کے نام سے شناخت کیا ہے۔ پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان میں نام نہاد دینی مدرسوں کی صورت میں وہ فارم یا فیکٹریاں ہیں جو دن رات اس کی افزائش نسل کر رہی ہیں۔ ایک جائزے کے مطابق صرف پاکستان میں ہی ایسے ملا ساز مذہبی مدارس اور جامعات العلوم کی تعداد سوا لاکھ ہے اور حساب کا آسان سوال ہے کہ اگر ایک مدرسہ سال کے بعد صرف دس (۱۰) نوشگفتہ ملوٹوں کی دستار بندی کرے تو ملک بھر میں ساڑھے بارہ لاکھ طفیلیوں کا مزید اضافہ ہو جائے گا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت پاکستان کے شہروں اور قصبوں میں ہر بیس مسلمانوں کے پیچھے ایک ملا ہے جس کے نان ونفقہ کا بار یہ اٹھاتے ہیں اور اس کی جائز ناجائز بھی برداشت کرتے ہیں۔ اگر اس جنس کی پیداوار کی شرح پر قابو نہ پایا گیا تو وہ وقت جلد آتا ہے جب ہر کمانے والے شہری کی پشت پر ایک ملا مع اپنے کنبے کے سوار ہوگا اور یہ پیر تسمہ پا اس کا خون بھی چوسے گا اور اس سے بے گار بھی لے گا۔ فاروقی صاحب کا خدشہ درست ہے کیونکہ قوم کے جیسے اعمال ہونگے ویسا ہی عذاب ان کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔ اگر فرعون کی مصری رعایا کو جوؤں، مینڈکوں اور ٹڈیوں کی کثرت سے عذاب دیا جا سکتا تھا تو ان ملاؤں سے نفاذ شریعت کی توقع رکھنے والی ہماری قوم کو انہی ملاؤں، پیروں، شیوخ اور گدی نشینوں کی کثرت سے عذاب کیوں نہ دیا جائے۔ یہ پیراسائٹ ان کا لہو بھی پئیں گے اور ان میں امراض بھی پھیلائیں گے۔ البتہ فاروقی صاحب جیسے ملت کے خیر خواہ اس انجام سے بچنا چاہتے ہیں تو ابھی وقت ہے کہ حکومت کے محکمہ بہبود آبادی اور معاشرتی منصوبہ بندی کو آمادہ کریں کہ وہ اس تیزی سے بڑھتے ہوئے سرطان کے خلیوں کی تلفی اور ان جراثیم کی افزائش نسل کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات کریں۔ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ ابوالسرور چوہدری)

شراب کے استعمال اور فروخت میں اضافہ

(پاکستان): ایک اخباری اطلاع کے مطابق وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں گلی گلی شراب اور فحاشی کے اڈے کھل گئے ہیں۔ اسلام آباد میں شراب کے دھندے کو انڈسٹری کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے جہاں شراب فروش سرعام شراب فروخت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ شراب فروشوں نے اپنے گاہکوں کو "ہوم سروس" کی سہولت بھی دے رکھی ہے۔ موبائل فون پر رابطہ کرنے کے ۵ منٹ بعد شراب گاڑیوں کے ذریعے گاہک تک آسانی سے پہنچا دی جاتی ہے۔ عورتوں کے فحاشی کے اڈے بھی شہر میں جگہ جگہ قائم ہیں۔

ادھر صوبہ پنجاب کے دارالخلافہ لاہور کی ایک خبر کے مطابق شراب پر پابندی کے باوجود اس کے استعمال اور فروخت میں اضافہ ہوا ہے اور گزشتہ سال لاہوریے قانونی طور پر ساڑھے تیرہ کروڑ روپے سے زائد کی شراب پی گئے جبکہ سال ۹۴ء، ۹۳ء میں تقریباً ساڑھے گیارہ کروڑ روپے کی شراب فروخت ہوئی تھی۔

یاد رہے کہ لاہور میں شراب قانونی طور پر صرف تین ہوٹلوں کو فروخت کرنے کی اجازت دی گئی ہے جہاں پرمٹ رکھنے والوں کو شراب فروخت کی جاتی ہے۔ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب کے ذرائع کے مطابق ان ہوٹلوں سے گزشتہ سال ۱۳ کروڑ ۵۶ لاکھ روپے سے زائد شراب فروخت کی گئی۔

☆☆

یورپ میں پہلے عیسائی ٹی وی چینل کا آغاز

(برطانیہ): اکتوبر سے برطانیہ میں عیسائیوں کا ایک ٹی وی چینل شروع ہو رہا ہے جس کے انچارج Colin Dye ہونگے۔ کولن ڈائی کا تعلق لندن کے کنزنگٹن (Kensington) ٹمپل چرچ سے ہے۔ اخباروں کو بیان دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کرسچین چینل شیطانی قوتوں کے خلاف جہاد کرے گا۔ اس وقت برطانیہ میں ٹی وی کا بیشتر حصہ شیطان کے قبضہ میں ہے۔

کرسچین ٹی وی میوزک اور بچوں کے پروگرام کے علاوہ روزانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیغام نشر کرے گا۔ یورپ کے سب سے پہلے کرسچین چینل کے اوقات سردست صبح چار بجے سے سات بجے صبح تک ہونگے۔ ان کا خیال ہے کہ یورپ کے ۶۳ ملین لوگ اس پروگرام سے استفادہ کریں گے۔

جنوری ۹۶ء سے پروگرام Live ہونگے اور ۲۴ گھنٹے روزانہ چلیں گے۔ ان پروگراموں میں کرسچین عبادات بھی دکھائی جائیں گی۔ خاص طور پر ایسی عبادات جن میں معجزاتی طور پر شفا حاصل ہوگی۔ مثلاً ایک پروگرام میں اناؤنسر مائیک کو کانوں کے پاس گھمائے گا تو بہرہ سننے لگے گا یا کوئی اور بیماری دور ہو جائے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ اس وقت کمپنی کے پاس صرف ۶۵۰۰۰ پونڈ بجٹ ہے۔ جبکہ سالانہ خرچ ۱ء۶ ملین پاؤنڈ ہوگا۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ پروگراموں کا خرچ ۱۴۶۱ پاؤنڈ فی گھنٹہ ہوگا جو بہت سستا بتایا جاتا ہے۔

☆☆

شادی کی شرح کم طلاق کی شرح زیادہ

(اٹلی): اٹلی کے قومی اعداد و شمار کے انسٹی ٹیوٹ کی ایک رپورٹ کے مطابق اٹلی میں گزشتہ سال شادیوں کی تعداد میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ یہ کمی ۱۹۹۳ء کی نسبت گزشتہ سال ۲ء۶ فیصد ہے اس طرح ۱۹۹۴ء میں ملک بھر میں شادیوں کی کل تعداد دو لاکھ پچاسی ہزار ایک سو بارہ رہ گئی ہے جو ۱۸۶۱ء سے اب تک کسی سال میں اتنی کم نہیں ہوئی جبکہ طلاق کی شرح ۱۹۹۳ء کی نسبت گزشتہ سال ۱۵ء۳ فیصد بڑھ گئی ہے۔ اس کے علاوہ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لوگوں میں چرچ شادیوں کا رواج کم ہو رہا ہے اور سول میرج کا رواج بڑھ رہا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۹۴ء میں چرچ میں جانے والے جوڑوں کی تعداد میں ۳ء۸ فیصد کمی واقع ہوئی ہے جبکہ اسی مدت کے دوران سول میرج میں ۳ء۱ فیصد اضافہ ہوا ہے۔

☆☆

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد